

خاص نمبر

# عمرو اور شہنشاہ افراسیاب قید میں



Pakistanipoint  
Waqar  
Fizeem

بچوں کے لئے عمر و عیار کی انتہائی دلچسپ کہانی

خاص نمبر

# عمرو اور شہنشاہ افراسیاب قید میں

سید علی حسن گیلانی

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ ملتان  
یاک گیٹ

## ذہین دوستو!

السلام علیکم۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔  
عمرو عیار اور شہنشاہ افراسیاب کے مشترکہ سلسلے کا میرا  
تیسرا ناول ”عمرو اور شہنشاہ افراسیاب قید میں“ آپ کے  
ہاتھوں میں ہے۔ اس سے پہلے بھی اس طرز کے دو  
ناول آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان دونوں ناولوں میں عمرو  
عیار اور شہنشاہ افراسیاب کی مہم تو ایک ہی ہوتی ہے  
جہاں ان کی بیگمات بھی ان کے ساتھ موجود تھیں لیکن  
ان دونوں ناولوں میں عمرو عیار اور شہنشاہ افراسیاب ایک  
دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔ جبکہ موجودہ ناول میں یہ  
دونوں ازلی دشمن اور ان کی بیگمات مہم کے شروع سے  
ہی ایک دوسرے سے دوستی کر لیتے ہیں اور مزے کی  
بات یہ کہ عمرو عیار اور اس کی بیگم چاند تارا، شہنشاہ  
افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو پر پھولوں کی پتیاں نچھاور  
کرتے ہیں اور شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیگم ملکہ  
حیرت جادو ان دونوں کو قیمتی انگوٹھیاں دیتے ہیں۔ کیوں  
ہے نا حیرت انگیز اور مزے کی بات لیکن یہ سب کیسے

ناشران ----- محمد ارسلان قویشی

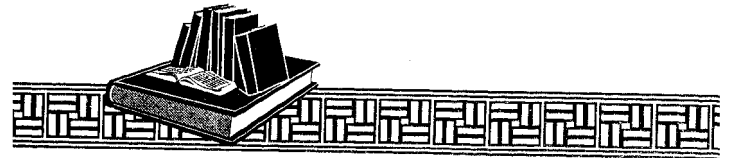
----- محمد علی قویشی

ایڈوائزر ----- محمد اشرف قویشی

کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری

طابع ----- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 75/-



Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441  
Phone 061-4018666

ہوا کہ ایک دوسرے کے بدترین دشمن ایک دوسرے سے دوستی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ تو آپ کو ناول پڑھنے سے ہی معلوم ہو گا۔

میری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے نئے انداز کے ناول لکھوں جو آپ نے اس سے پہلے نہ پڑھے ہوں۔

اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

اللہ حافظ

سید علی حسن گیلانی

ہر طرف طویل پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا اور یہ پہاڑ سرمئی رنگ کے تھے۔ ان پہاڑوں پر شدید گرمی تھی کیونکہ چٹیل اور خشک پہاڑ تھے اور ان پر کہیں بھی سبزے کا نام و نشان نہیں تھا اور یہ بہت ہی ویران اور خوفناک جگہ تھی جہاں سفر کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا کیونکہ دور دور تک کہیں بھی پینے کے لئے پانی نہیں تھا اس لئے یہاں کسی قسم کے جانور نہیں تھے جن کا شکار کر کے ان سے بھوک مٹائی جا سکے اس لئے اسے وادی موت کہا جاتا تھا کیونکہ بھول کر بھی یہاں آنے والے مسافر کو سوائے موت کے اور کچھ نہیں ملتا تھا۔

ان پہاڑوں کے طویل سلسلے کے وسط میں سیاہ رنگ کا بڑا سا محل بنا ہوا تھا جو مکمل طور پر سیاہ پتھروں

سے بنا ہوا تھا۔ یہ محل سیاہ نگری کے سب سے طاقتور جاکار جادوگر کا تھا جو اس نے انسانی آبادی سے کوسوں دور اس ویران اور موت کے پہاڑی سلسلے میں بنایا تھا بے شمار غلام، کنیزیں، دیو اور پریاں اس کی خدمت کے لئے محل میں موجود تھیں اور جاکار جادوگر نے سیاہ محل کے باہر گیارہ خوفناک اور الجھے ہوئے طلسمات بنا رکھے تھے جن کو فنا کئے بغیر کوئی بھی جاکار جادوگر کے سیاہ محل کے اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ چاہے وہ طاقتور دیو یا پری ہو یہ طاقتور انسان ہو وہ ان سات طلسمات کو فنا کئے بغیر موت پہاڑیوں کے وسیع سلسلے کے اس سیاہ محل میں داخل نہیں ہو سکتا تھا جب تک جاکار جادوگر خود نہ چاہے۔

لیکن یہ سیاہ محل جاکار جادوگر نے ابھی حال ہی میں جادو کے زور پر بنایا تھا اور اس کی غلام طاقتیں جادو کے زور سے انسانی دنیا سے کئی نوجوان مردوں اور نوجوان عورتوں کو لے آئی تھیں اور پرستان سے کئی دیو اور پریوں کو بھی جادو کے زور سے اغوا کر کے لایا گیا تھا اور ان سب کے ذہنوں کو جادو کے زور سے

جاکار جادوگر نے اپنا مطیع اور غلام بنا لیا تھا۔ اس وقت بھی جاکار جادوگر اپنے خاص محل میں بیٹھا پریوں اور نوجوان حسین لڑکیوں کا رقص دیکھ رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں بڑا سا کوزہ تھا جو شراب سے لبالب بھرا ہوا تھا اور جاکار جادوگر مزے سے شراب پی رہا تھا۔

پریوں اور حسین لڑکیوں میں یہ فرق تھا کہ پریوں کے کندھوں پر پر لگے ہوئے تھے اور ان کے قد بھی آدم زاد لڑکیاں اور پریاں دونوں ہی کافی حسین اور نرم و نازک تھیں اور جاکار جادوگر کے روبرو محو رقص تھیں جسے بڑی دلچسپی سے شراب پیتے ہوئے جاکار جادوگر دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔ یہاں جاکار جادوگر کے محل میں موجود آدم زاد مرد سب ہی بٹے کٹے دراز قد اور طاقتور پہلوان نما تھے اور دیو تو ویسے ہی بہت ہی لمبے قد کے خوفناک شکلوں والے اور کجیم شجیم تھے اور ان سب نرم و نازک پریوں آدم زاد لڑکیوں، کجیم شجیم دیو اور بٹے کٹے آدم زاد مردوں کے چہروں پر جاکار جادوگر کے لئے عقیدت

اور احترام تھا جیسے واقعی یہ ان سب کا آقا ہو۔  
 جاکار جادوگر سیاہ دنیا کا بہت ہی طاقتور جادوگر تھا  
 اس نے کئی سال تک سیاہ دیوتا کی عبادت کی تھی اور  
 سیاہ دیوتا نے اس کی عبادت سے خوش ہو کر اسے کئی  
 طاقتور جادو عطا کئے تھے۔ یہ جادو اتنے طاقتور تھے کہ  
 جاکار جادوگر طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب سے بھی  
 آسانی سے ٹکر لے سکتا تھا۔

”مزه آ رہا ہے اور ناچو، خوب ناچو، تم سب میرے  
 غلام اور میری کنیریں ہو میرا دل خوش کرنا اور میرے  
 حکم کو ماننا تم سب کا فرض ہے۔“ جاکار جادوگر نے  
 مسکراتے ہوئے کہا۔

کافی دیر پریاں اور آدم زاد حسین لڑکیاں اس کے  
 سامنے رقص کرتی رہیں پھر جاکار جادوگر نے اپنا ہاتھ  
 اوپر اٹھایا تو سب پریوں اور لڑکیوں نے اس کے  
 سامنے سرخم کیا اور اس کے کمرے سے باہر نکل گئیں  
 اور ہٹے کٹے مردوں اور کچھ دیو بھی اس کے سامنے  
 سرخم کر کے اس کے کمرہ خاص سے باہر نکل گئے۔  
 ”میں خود آدم زاد ہوں اس لئے کسی پری کے

بجائے آدم زاد لڑکی سے ہی شادی کروں گا لیکن میری  
 خواہش ہے کہ لڑکی نوجوان ہونے کے ساتھ بے حد  
 حسین ہو اور ساتھ ہی بہت بڑی جادوگرنی بھی ہو۔“  
 جاکار جادوگر نے ان سب کے باہر جانے کے بعد خود  
 سے کہا۔

”اوہ ہاں مجھے اس کے لئے کاجاری سے مشورہ لینا  
 چاہئے وہ مجھے اچھا مشورہ دے گی۔ جاکار جادوگر نے  
 اس بار چوہنکتے ہوئے خود سے کہا اور تین بار ہاتھ اوپر  
 کر کے ایک منتر پڑھا تو یکنخت کمرے میں گھٹا ٹوٹ  
 اندھیرا چھا گیا لیکن کچھ دیر کے بعد پھر کمرے میں  
 روشنی ہو گئی۔ اب اس کمرے میں ایک انتہائی خوفناک  
 شکل کی لڑکی موجود تھی جس کا رنگ مکمل طور پر سرخ  
 تھا اور چہرہ بہت خوفناک تھا جس کے منہ سے خون  
 رس رہا تھا اور سر پر بالوں کی جگہ سانپ کلبلا رہے  
 تھے۔

”کیا حکم ہے آقا آپ نے کاجاری کو کیوں یاد کیا  
 ہے۔“ اس خوفناک شکل کی لڑکی نے کہا۔  
 ”کاجاری تم جانتی ہو کہ ہم نے سیاہ دنیا سے نکل



اگر یہاں موت کی وادی میں اپنا سیاہ محل بنایا ہے اور انسانی دنیا سے حسین نوجوان لڑکیوں اور طاقتور نوجوان مردوں اور پرستان سے طاقتور دیو اور حسین پریاں اغوا کرائی ہیں۔ پھر میں نے اپنے جادو کے زور سے ان کے ذہنوں کو اپنے تابع کر لیا ہے اور اب یہ سب میرے لئے اپنی جان بھی دے سکتے ہیں۔“ جاکار جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا ایسا ہی ہے جب تک آپ خود ان کے ذہنوں پر سے جادو کا اثر ختم نہیں کریں گے یہ آپ کو اپنا آقا ہی سمجھیں گے اور آپ کے لئے اپنی جان بھی دے سکتے ہیں یا پھر جب تک آپ کو موت نہیں آ جاتی اس وقت تک ان کے ذہن آپ کے قبضے میں ہی رہیں گے۔“ کاچاری نے کہا۔

”یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔ یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ میرے مرنے سے ان سب کے ذہن میرے جادو سے آزاد ہو جائیں گے لیکن کون بدبخت مجھ جیسے طاقتور جادوگر کو مار سکتا ہے۔“ جاکار جادوگر نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

”معاف کرنا آقا لیکن اس دنیا میں دو ہستیاں ایسی ہیں جو آپ جیسے طاقتور جادوگر سے ٹکرانے اور آپ کو مارنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔“ کاچاری نے کہا تو جاکار جادوگر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

”کون ہیں یہ دونوں بدبخت اور کیا یہ دونوں مجھ سے بھی بڑے جادوگر ہیں۔“ جاکار جادوگر نے پوچھا۔  
 ”آقا ان میں ایک تو طلسم ہوشربا کا شہنشاہ ہے جو آپ سے زیادہ طاقتور تو نہیں ہے لیکن بہت بڑا جادوگر ہے اس لئے تو جادوگروں کی سب سے بڑی اور طاقتور نگری طلسم ہوشربا کا شہنشاہ ہے اور جہاں تک دوسری ہستی کی بات ہے تو وہ کوئی جادوگر نہیں بلکہ آدم زاد ہے اور اس کا نام خواجہ عمرو ہے۔“ کاچاری نے کہا۔

”حیرت ہے۔ کیا یہ کوئی بہت نامی گرامی طاقتور پہلوان ہے۔“ جاکار جادوگر نے حیرت سے پوچھا۔  
 ”نہیں آقا۔ یہ کوئی طاقتور پہلوان نہیں ہے البتہ بہادر ضرور ہے اگر جسامت کی بات کی جائے تو منحنی سا بوڑھا ہے لیکن اس کے پاس ایک کراماتی تھیلا ہے

جسے یہ زنبیل کہتا ہے اس تھیلے میں بے شمار کراماتی چیزیں ہیں جن کی مدد سے عمرو اب تک سینکڑوں بڑے بڑے جادوگروں دیوؤں، پریوں اور ظالم جنوں کا خاتمہ کر چکا ہے اور جادوگروں کا تو ازلی دشمن ہے۔ کاجاری نے اسے عمرو کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو یہ دونوں میرے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں لیکن کیا شہنشاہ افراسیاب اور عمرو ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔“ جاکار جادوگر نے پوچھا۔

”ہاں آقا۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے دشمن بھی ہیں اور کئی بار ایک دوسرے کو نقصان بھی پہنچا چکے ہیں اور زیادہ نقصان عمرو نے پہنچایا ہے جو جادوگر نہ ہونے کے باوجود اپنی عیاری اور کراماتی چیزوں کی بدولت ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔ شہنشاہ افراسیاب بھی بہت طاقتور جادوگر ہے جس کی ایک بیٹی بھی ہے جو نوجوان اور بے حد حسین ہے اور عمرو کی وجہ سے اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب اور اپنی ماں ملکہ حیرت جادو کی باغی ہو چکی ہے۔“ کاجاری نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا نام ہے اس نوجوان آدم زاد لڑکی کا جو شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی ہے اور بے حد حسین ہونے کے ساتھ بہت بڑی جادوگرنی بھی ہے۔“ اس بار جاکار جادوگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”آقا اس کا نام شہزادی ساسان جادو ہے جو واقعی بہت ذہین اور بے حد حسین ہونے کے ساتھ بہت بڑی جادوگرنی بھی ہے جس کی شادی چند دنوں بعد سرمئی طلسم نگری کے بادشاہ ماچھو جادوگر کے نوجوان بیٹے رامون جادوگر سے ہو رہی ہے۔“ کاجاری نے کہا۔

”مجھے آئینہ روشن میں اس حسین اور جوان جادوگرنی کی شکل دکھاؤ۔“ جاکار جادوگر نے اس بار حکم دیا۔

”جو حکم آقا۔“ کاجاری نے کہا اور سامنے کمرے کی دیوار پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو اچانک دیوار پر ایک آئینہ سا بن گیا جس میں شہزادی ساسان جادو نظر آ رہی تھی وہ اپنی کنیزوں کے ساتھ باغ میں سیر کر رہی تھی۔

”ارے واہ۔ کالے شیطان کی قسم یہ تو واقعی بے حد



لیا ہو اور شہزادی ساسان جادو سے شادی رچا لی ہو۔  
 ”لیکن آقا میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ شہنشاہ  
 افراسیاب یہ کبھی نہیں ہونے دے گا کیونکہ اس کی بیٹی  
 جوان ہے اور آپ شہنشاہ افراسیاب کی عمر کے ہیں وہ  
 کیسے چاہے گا کہ اس کی بیٹی کی شادی ایک بوڑھے  
 سے ہو جبکہ اس کی شادی ایک نوجوان جادوگر سے ہو  
 رہی ہے۔“ کاچاری نے حیرت سے کہا۔

”کاچاری تم میری بڑی طاقت ہو کرایسی احمقانہ  
 باتیں کر رہی ہو۔ میں نے شہنشاہ افراسیاب سے کوئی  
 منت نہیں کرنی بلکہ اپنے جادو کے زور سے اسے ختم  
 کر دینا ہے اور اس کی بیوی حیرت جادو کو بھی مار دینا  
 ہے پھر اپنے طاقتور جادو کے زور پر شہزادی ساسان  
 جادوگر کی ذہن پر بھی قبضہ کر لینا ہے اس طرح وہ  
 میری غلام اور بیوی بن کر رہے گی میری طاقتیں  
 افراسیاب اور اس کی بیوی حیرت جادو سے کہیں زیادہ  
 طاقتور ہیں۔“ جاکار جادوگر نے اس بار غصے سے کہا تو  
 کاچاری سہم گئی۔

”ہاں آقا آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آپ کو

حسین اور نوجوان لڑکی ہے۔ کیا یہ واقعی جادوگر نی ہے۔  
 جاکار جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے  
 چہرے پر شہزادی ساسان جادو کے لئے پسندیدگی کے  
 تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ہاں آقا۔ یہ طلسم ہوشربا کے شہنشاہ اور ملکہ حیرت  
 جادو کی بیٹی ہے اور خود بھی بہت بڑی جادوگر نی ہے۔“  
 کاچاری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ اب یہ رامون جادوگر کی نہیں بلکہ  
 میری مجھ جیسے مہان جادوگر کی بیوی بنے گی۔“ جاکار  
 جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو آقا کیا آپ اس نوجوان اور حسین جادوگر نی  
 کے لئے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب سے ٹکر لیں  
 گے۔“ کاچاری نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں اب طلسم ہوشربا پر بھی میرا قبضہ ہو گا۔ پھر  
 وہاں افراسیاب اور حیرت جادو کا حکم نہیں بلکہ میرا اور  
 میری حسین بیوی ساسان جادوگر نی کا حکم چلے گا۔“  
 جاکار جادوگر نے نخوست بھرے انداز میں اس طرح  
 مسکراتے ہوئے کہا جیسے اس نے طلسم ہوشربا پر قبضہ کر

شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ اس کے ازلی دشمن خواجہ عمرو کو بھی مار دینا چاہئے کیونکہ عمرو اور اس کا سردار امیر حمزہ روشنی کی بہت بڑی طاقتیں ہیں اور عمرو کے مرنے سے روشنی کی بڑی طاقت سردار امیر حمزہ کی گویا آدھی طاقت ختم ہو جائے گی اور عمرو کے مرنے سے جادوگروں کے ساتھ عام انسانی دنیا پر بھی آپ کا تسلط ہو جائے گا ورنہ عمرو جیسا خطرناک انسان آپ کے لئے خطرہ ضرور بن سکتا ہے بلکہ آپ کالے شیطان کی دنیا سے کالی بدروحوں کو بلوا لیں وہ آسانی سے طلسم ہو شربا اور سردار امیر حمزہ کی فوجوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں اور ان دونوں طاقتوں کو فنا کر بھی کر سکتی ہیں پھر پوری دنیا پر آپ کا ہی قبضہ ہو گا۔“ کاچاری نے اسے مشورہ دیا تو جاکار جادوگر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

”بہت خوب تم نے مجھے بہت ہی اچھا مشورہ دیا ہے مجھے واقعی کالے شیطان کی دنیا سے کالی بدروحوں کو بلوا لینا چاہئے لیکن اس کے لئے مجھے سات دن کاسیاء عمل کرنا ہو گا پھر کالے شیطان کی دنیا سے کالا دیوتا کالی بدروحوں کو میرے پاس بھیج دے گا۔“ جاکار

جادوگر نے کہا۔

”یہ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں آقا۔“ کاچاری نے اس بار ادب سے سرخم کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے کاچاری۔ تم جا سکتی ہو اب مجھے واقعی ان دونوں بڑی طاقتوں سے نمٹنے کے لئے کالے شیطان کی دنیا سے کالی بدروحوں کو بلانا پڑے گا۔ مجھے اس دنیا کی بڑی طاقتوں سے نمٹنے کے لئے یہ عمل کرنا ہی پڑے گا۔“ کاچار جادوگر نے کہا تو کاچاری نے ادب سے سر ہلا دیا اور اس کے سامنے پھر سے سرخم کر دیا اور دھواں بن کر غائب ہونے لگی اور جیسے ہی کاچاری غائب ہونے لگی۔ کمرے میں ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا تھا۔

”خواب۔ چلو کسی طلسماتی مہم میں چلتے ہیں کافی دن ہو گئے ہیں کسی طلسماتی مہم پر نہیں گئے۔“ چاند تارا نے اپنے شوہر عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ہاں طلسمی مہمات تو جیسے گھڑے کی مچھلی ہے جسے ہم آسانی سے پکڑ کر سر کر سکتے ہیں۔“ عمرو نے حیرت سے چاند تارا کی طرف دیکھ کر کہا۔

”لیکن جتنے بھی خوفناک طلسمات ہوں میرے خاوند کے لئے تو گھر کی باندیوں جیسے ہی ہیں جو خود ہاتھ باندھے کھڑی ہو جاتی ہیں اور میرا خاوند آسانی سے انہیں فنا کر کے وہاں سے نایاب خزانے حاصل کر لیتا ہے۔“ چاند تارا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو بھی مسکرا دیا۔ چاند تارا نے اس کی تعریف کی تھی۔

اپنی موٹی عقل اور غصے کی بے حد تیز بیوی کو خوشگوار موڈ میں دیکھ کر عمرو کو بے حد حیرانگی بھی ہو رہی تھی اور خوشی بھی کیونکہ بہت ہی کم چاند تارا کا موڈ اچھا ہوتا تھا ورنہ عموماً تو چاند تارا بے چارے عمرو کو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ چونکہ چاند تارا پاتال کے سیاہ پرتوں والی خوفناک مہم اور اس کے بعد طلسم ہفت شکل والی مہم میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ طلسماتی دنیا کا سفر کر چکی تھی جہاں انہیں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا پھر کہیں جا کر طلسمات فنا ہوئے تھے۔ ان دونوں طلسماتی مہمات میں چاند تارا نے دیکھ لیا تھا کہ اس کا خاوند عمرو واقعی بے حد بہادر اور عقل مند انسان ہے اسی لئے چاند تارا عمرو سے اب اتنا نہیں الجھتی تھی ہاں عمرو خود کسی بات پر اسے غصہ دلائے تو پھر غصے میں آ کر وہ عمرو کی دھنائی کر دیتی تھی۔

”ہاں بیگم۔ تمہاری بات درست ہے کیونکہ ان دونوں خطرناک طلسماتی مہمات میں تم نے میرا بہت ساتھ دیا تھا اور ان مہمات میں کامیابی کی وجہ سے تمہاری ہمت بھی بڑھ گئی ہے لیکن میں تھکا ہوا ہوں

اور میں نے اس بات کو محسوس کر لیا ہے جب تک میرے پیارے سے ہاتھوں سے میرے معصوم سے اور دنیا کے سب سے غریب اور کنگال خاوند کے سنبھالنے پر جوتے نہ پڑیں اسے سکون نہیں ملتا اور میرے ہاتھوں کی درگت اس کے سر پر مالش کا کام دیتی ہے۔ چاند تارا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمرو کا دل چاہا کہ رو پڑے لیکن اپنی بیوی کو ہنستا دیکھ کر رونے والے انداز میں ہنسنے لگا۔

”بیگم صبر کرو اگر کوئی طلسماتی مہم سامنے آئی تو تمہیں ہوا بھی نہیں لگنے دوں گا اور وہاں ملنے والے خزانوں میں سے ایک دمڑی بھی تمہیں نصیب نہیں ہو گی۔“ عمرو نے دل میں کہا لیکن بظاہر چاند تارا جیسی غصیلی اور موٹی عورت کے سامنے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگا۔ اس سے پہلے کہ عمرو یا چاند تارا میں سے کوئی مزید بات کرتا ان کے خاص خادم نے آ کر اطلاع دی کہ سردار امیر حمزہ کا خاص درباری آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ سردار امیر حمزہ نے فوراً خواجہ عمرو اور مالکن دونوں کو طلب کیا ہے۔

اس لئے ابھی تو میں صرف آرام کرنا چاہتا ہوں۔“ عمرو نے کہا۔

”لیکن اس بار اگر میں کسی طلسمی مہم میں تمہارے ساتھ شامل ہوں اور طلسم کی تباہی کے بعد خزانے ملیں تو تمہیں مجھے حصہ دینے پر بخار ہو جاتا ہے اور تم اکیلے ہی ہڑپ کرنے کے چکروں میں ہوتے ہو لیکن اب منہ دھو رکھنا۔ اگر کسی طلسماتی مہم میں تم گئے تو میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی اور تمہاری بھرپور مدد کروں گی لیکن آخر میں اگر کوئی خزانہ ہاتھ لگا تو پھر یکساں تقسیم ہو گا ورنہ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی۔“ اس بار چاند تارا نے غصے سے کہا تو اسے غصے میں آتا دیکھ کر عمرو کا سانس سوکھ گیا۔

”ارے ہاں ہاں کیوں نہیں تمام خزانے ہیں ہی میری بیگم کے لئے اور اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ چاند تارا اپنے حسین ہاتھوں سے انہیں سیٹے۔“ عمرو نے دل میں چاند تارا کو کوستے ہوئے لیکن بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب میرے خاوند کا دماغ ٹھکانے آیا ہے

”حیرت ہے سردار کو میرے ساتھ میری بیوی سے کیا کام پڑ گیا ہے۔“ عمرو نے حیرت سے کہا۔  
 ”معلوم نہیں خواجہ لیکن سردار امیر حمزہ نے طلب کیا ہے تو اب جانا ہی پڑے گا۔“ چاند تارا نے بھی حیرت سے کہا۔  
 ”ٹھیک ہے تم سردار امیر حمزہ کے درباری کو کہو کہ ہم ابھی تھوڑی دیر میں آتے ہیں۔“ عمرو نے خادم کی طرف دیکھ کر کہا تو وہ ادب سے سر ہلا کر واپس چلا گیا۔  
 ”چلو بیگم تیار ہو جاؤ میں بھی کپڑے تبدیل کر لوں پھر سردار سے مل لیتے ہیں نجانے انہوں نے میرے ساتھ تمہیں کیوں طلب کیا ہے آخر ایسی کیا بات ہے۔“ عمرو نے کہا تو چاند تارا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں تیار ہو کر سردار امیر حمزہ کے دربار کی طرف روانہ ہو گئے اور جب وہ دونوں دربار میں پہنچے تو ان دونوں کی آمد پر سردار امیر حمزہ نے دربار برخاست کر دیا۔  
 ”جی پیر و مرشد۔ فرمائیں آپ نے مجھ ناچیز اور

میری بیگم کو کس لئے طلب فرمایا ہے۔“ عمرو نے ادب سے پوچھا۔ چونکہ چاند تارا سردار امیر حمزہ سے ڈرتی تھی اس لئے وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔  
 ”خواجہ عمرو ایک نئی مہم سامنے آ گئی ہے اور اس مہم میں ایک بار پھر تمہارے ساتھ تمہاری بیگم کو بھی جانا ہو گا۔“ سردار امیر حمزہ نے پریشانی سے کہا۔  
 ”سردار میری جان آپ پر قربان۔ آپ مجھے کچھ پریشان لگتے ہیں کیا کوئی خاص بات ہے اور پاتال کے سیاہ پرتوں والی مہم کے بعد پھر کون سی ایسی مہم سامنے آ گئی ہے جس میں میری بیگم کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے۔“ عمرو نے سردار امیر حمزہ کو پریشان دیکھ کر تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔  
 ”عمرو ہمارے پیر و مرشد ہمیں رات خواب میں نظر آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے جو باتیں کی ہیں انہیں سن کر میں واقعی پریشان ہو گیا ہوں اس لئے تم دونوں کو طلب کیا ہے کیونکہ انہوں نے جو مسئلہ بتایا ہے اس کا تعلق طلسم ہوشربا سے بھی ہے جس کی وجہ سے شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت

جادو بھی شدید خطرے ہیں بلکہ موت کے منہ میں جا سکتے ہیں۔“ سردار امیر حمزہ نے پھیکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”سردار۔ یہ تو اچھی خبر ہے اور آپ کو تو خوش ہونا چاہئے لیکن آپ الٹا پریشان ہو رہے ہیں جیسے وہ ہمارے ازلی دشمن نہ ہوں بلکہ درینہ دوست ہوں۔“ عمرو نے حیرت سے کہا اور چاند تارا بھی حیرت سے سردار امیر حمزہ کو دیکھنے لگی کہ سردار امیر حمزہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

”لیکن عمرو اگر میں کہوں کہ تمہیں ایک خطرناک طلسماتی مہم میں جانا ہے جس میں تمہاری بیگم کا بھی تمہارے ساتھ ہونا لازمی ہے اور اس خطرناک طلسماتی مہم سے پہلے تمہاری اور تمہاری بیگم کی طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو سے دوستی ہونا ضروری ہے۔“ سردار امیر حمزہ نے کہا تو عمرو شدید الجھن میں پڑ گیا کہ آخر سردار امیر حمزہ کیسی باتیں کر رہے ہیں اور کس لئے اپنے ازلی دشمنوں سے دوستی کرنے کی بات کر رہے ہیں۔

”پیر و مرشد۔ مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں اگر آپ مجھے کسی طلسماتی مہم میں مجھے خواجہ عمرو کے ساتھ بھیجنا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ خوشی ہے کیونکہ میں اپنے خاوند خواجہ عمرو کے ساتھ اس سے پہلے دو بار طلسماتی مہمات میں حصہ لے چکی ہوں اور کچھ دیر پہلے میں خواجہ سے اسی بارے میں ہی بات کر رہی تھی لیکن سردار یہ اپنے ازلی دشمنوں سے دوستی کرنے کی بات مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔“ چاند تارا نے بھی شدید حیرت اور الجھن سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ سیاہ شیطانی دنیا کا ایک بہت ہی خطرناک جادوگر جس کا نام جاکار جادوگر ہے وہ سیاہ دنیا سے نکل کر یہاں آ چکا ہے اور وہ طلسم ہوشربا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس نے سیاہ شیطانی دنیا کی سیاہ بدروحوں کو بلانے کا سات دن کا عمل شروع کر دیا ہے اور اسے چھ دن بھی گزر چکے ہیں اور اس کا خوفناک عمل پورا ہونے میں بہت کم ہی وقت رہ گیا ہے اور اب کل شام تک اگر اس جاکار

جادوگر کی طلسم نگری میں جا کر وہاں اس کے خطرناک طلسمات کو فنا کر کے جاکار جادوگر کا خاتمہ نہ کیا گیا تو وہ اپنے خوفناک عمل سے سیاہ بدروحوں کو بلا لے گا اور سیاہ بدروحوں کے ذریعے جہاں وہ طلسم ہو شرابا پر قبضہ جمائے گا وہاں روشنی کی دنیا کا راستہ روکنے کے لئے وہ سیاہ بدروحوں کے ذریعے ہمارے لئے بھی خطرناک ثابت ہو گا۔ ہماری فوجیں بھی سیاہ بدروحوں جیسی انتہائی خطرناک مخلوق کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی اس لئے تم دونوں کو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے ساتھ دوستی کرنی ہو گی اور ایک ساتھ مل کر جاکار جادوگر کے طلسمات کو فنا کر کے جاکار جادوگر تک پہنچنا ہو گا اور اس بدبخت کا خاتمہ کرنا ہو گا جو شہنشاہ افراسیاب سے بھی بڑا جادوگر ہے بلکہ سامری جادوگر اور جمشید جادوگر جو مرچکے ہیں ان سے بھی بڑا جادوگر ہے اور وہ دنیا کے لئے خطرہ بن چکا ہے۔

سردار امیر حمزہ نے بدستور پریشانی سے کہا۔

”سردار پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا یہ ضروری ہے میں اپنی بیوی کو بھی خوار کروں اور دوسری بات یہ ہے

کہ میں کیوں ان منحوسوں سے دوستی کروں میں شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیگم پر درجنوں بار لعنت بھیج کر اپنی ہی صلاحیتوں کے بل پر اس مہم میں جاتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس جاکار جادوگر کو اس کے کان سے پکڑ کر آپ کے قدموں میں لا پھینکوں گا وہ بھی کل شام سے پہلے۔“ عمرو نے اپنا سینہ ٹھوکتے ہوئے کہا۔

”نہیں خواجہ ہم نے تم سے جیسا کہا ہے تمہیں ویسا ہی کرنا پڑے گا کیونکہ میرے مرشد نے مجھے کہا ہے کہ اس مہم میں چار انسانوں کا ایک ساتھ ہونا لازمی ہے اور وہ بھی ایسے انسان جو خطرناک طلسمات میں جاکر بہادری سے اسے فنا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور چونکہ تمہاری بیگم پہلے بھی دو خطرناک طلسماتی مہمات میں تمہارا بھرپور ساتھ دے چکی ہے کیونکہ شہزادی سورنگ پری اور اس کے منگیترا ارژنگ دیونے تمہاری بیوی کو کئی کرامتی چیزیں دے رکھی ہیں جن کی بدولت چاند تارا تم سے علیحدہ ہونے پر بھی ان چیزوں سے طلسمات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔“ سردار امیر حمزہ نے



سختی سے عمرو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔  
 ”کیا مطلب سردار۔ مگر میری بیوی طلسمات میں مجھ سے علیحدہ کیسے ہو سکتی ہے۔“ عمرو نے حیرت سے پوچھا۔

”یہی بات تو مجھے بھی سمجھ نہیں آئی لیکن میرے مرشد نے مجھے کہا ہے کہ وہاں کے طلسمات چار ایسے افراد فنا کر سکتے ہیں جو اکٹھے دو طلسماتی مہمات میں سفر کر چکے ہوں اور اتفاق سے پاتال کی سیاہ پرتور والی مہم اور طلسم ہفت شکل والی مہم تک چاروں اکٹھے کام کر چکے ہو اور خطرناک طلسمات کو بھی فنا کر چکا ہوں اور چونکہ طلسم ہوشربا میں شہنشاہ افراسیاب اور ملک حیرت جادو کی شہنشاہیت بھی مشکل میں ہے اور انہیں بھی معلوم ہو چکا ہو گا وہ دونوں بھی تم سے دوزخ کرنے خواہشمند ہوں گے۔“ سردار امیر حمزہ نے کہا۔

”سردار واقعی میرے اور شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھوں بے شمار طلسم فنا ہوئے ہیں اور میری بیوی چاند تارا اور افراسیاب کی بیوی حیرت جادو بھی ہمارے ساتھ مل کر دو بار خطرناک طلسماتی مہمات کو فنا کر چکی ہیں لیکن

وہ ہم سے دوستی کرنے اور اس خطرناک طلسمی مہم میں جانے پر راضی ہو جائیں گے۔“ عمرو نے پوچھا۔  
 ”ہاں وہ ایسا ضرور کریں گے لیکن میں پھر کہہ رہا ہوں کہ اس عجیب و غریب اور خطرناک طلسماتی مہم میں تم سب کا دوستانہ انداز میں ہی سفر کرنا لازمی ہے اور تم میاں بیوی دو افراد ہونے کی وجہ سے بھی یہ طلسماتی مہم سر نہیں کر سکو گے اس لئے چاروں کا ایک ساتھ دوستانہ انداز میں ہونا لازمی ہے۔“ سردار امیر حمزہ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے سردار۔ مجھے منظور ہے میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں مجبوری کے تحت آپ ہم دونوں کو ان بدبختوں سے دوستی کرنے کا کہہ رہے ہیں تو فکر نہ کریں میں شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی کے ساتھ دوستی کر کے اس مہم میں جاؤں گا اور میری بیوی بھی اس خطرناک طلسماتی مہم میں میرے ہمراہ ہو گی۔“ عمرو نے کہا۔

”سردار آپ فکر نہ کریں آپ کے حکم پر ہم ضرور عمل کریں گے اور میں اپنے خاندان کا بھرپور ساتھ دوں

گی کیونکہ واقعی میرے پاس بھی کرامتی چیزیں موجود ہیں جن کی مدد سے میں اکیلی ہونے پر بھی طلسم کا خاتمہ کر سکتی ہوں کیونکہ اب میرا حوصلہ بہت بڑھ چکا ہے۔ اس بار چاند تارا نے بھی جوش بھرے لہجے میں کہا۔

”سردار۔ کیا اس مہم کے آخر میں کوئی خزانہ بھی ملے گا یہ خالی ہاتھ ہی آنا پڑے گا۔“ عمرو نے اپنی عادت کے مطابق کہا تو سردار امیر حمزہ کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

”عمرو یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میرا وعدہ ہے اگر تم دونوں کامیاب لوٹے تو میں تم دونوں کو ایک ہزار ایک ہزار سرخ اشرفیوں کی تھیلیاں دوں گا۔“ سردار امیر حمزہ نے کہا تو ان کی بات سن کر عمرو اور چاند تارا دونوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو آج کل بہت خوش تھے کیونکہ ان کی اکلوتی بیٹی شہزادی ساسان جادو ان کی پسند کے مطابق سرمئی طلسم نگری کے بادشاہ ماچھو جادوگر کے نوجوان بیٹے رامون جادوگر سے شادی کرنے پر راضی ہو گئی تھی۔ شہزادی ساسان جادو کو رامون جادوگر سے ملوایا گیا تھا جو شہزادی ساسان جادو کو پسند آ گیا تھا اور اس نے رامون جادوگر سے شادی کی حامی بھر لی تھی جس کی وجہ سے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو دونوں بہت خوش تھے۔

”شکر ہے اب شادی کو صرف چند دن باقی ہیں۔“

ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں بیگم شکر ہے عمرو اور اس کی موٹی بیوی نے

ہماری بیٹی کی جان چھوڑ دی ہے اور رامون جادوگر ہماری بیٹی کے لئے ہر لحاظ موزوں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔  
اس سے پہلے کہ ملکہ حیرت جادو کچھ بولتی اچانک ان کے کمرہ خاص میں سامری کا پتلا نمودار ہوا جسے دیکھ کر یہ دونوں چونک گئے۔

”پتلا سامری تم یہاں۔ کہو کس لئے اچانک یہاں آئے ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے پوچھا۔  
”شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو تم دونوں کی بادشاہت خطرے میں ہے اور تمہاری بیٹی کی شادی بھی رامون جادوگر سے نہیں ہو سکے گی۔“ سامری کے پتلے نے کہا تو دونوں حیرت اور خوف کی شدت سے اچھل پڑے۔

”کیا مطلب پتلا سامری یہ تم کیا کہہ رہے ہو آخر ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور ہماری بیٹی کی شادی کیسے رک سکتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو دونوں نے ایک ساتھ پریشانی سے کہا۔  
”اس کے لئے تم دونوں کو کوکاب کا عمل کرنا ہو گا

جس سے تم دونوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب کیوں کر ممکن ہے اس لئے دیر مت کرو اور جلدی سے کوکاب کا عمل کرو کیونکہ وقت کم رہ گیا ہے ورنہ تمہارے ساتھ عمرو اور اس کی بیوی کی جان بھی چلی جائے گی۔“ پتلا سامری نے کہا تو دونوں حیرت سے پہلے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

”ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی پتلا سامری۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ وضاحت سے بتاؤ۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”بس مجھے جو بتانے کا حکم تھا وہ میں نے تم دونوں کو بتا دیا ہے اور اب تم دونوں دیر مت کرو اور کوکاب کا عمل شروع کر دو تاکہ حالات جان سکؤ۔“ پتلا سامری نے کہا اور ان کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔

”ارے سامری پتلے سنو تو سہی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بے تابی سے کہا لیکن پتلا سامری غائب ہو چکا تھا۔

”اوہ۔ شہنشاہ یہ پتلا سامری ہم دونوں کو کس الجھن

میں ڈال کر چلا گیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہاں بیگم ہم دونوں اچھے بھلے خوش تھے مگر اس نے ہمیں بہت ہی زیادہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے کہ ہماری شہنشاہیت خطرے میں ہے اور ہماری بیٹی کی شادی بھی رامون جادوگر سے نہیں ہو سکے گی کہیں یہ سب سازش منحوس عمرو کی تو نہیں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بدستور الجھن بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں آقا آپ نے خود سنا ہے کہ سامری کے پتلے نے کہا ہے کہ عمرو اور اس کی بیوی بھی کسی خطرے میں ہیں۔ عمرو اور اس کی بیوی کے کسی مشکل میں ہونے سے ہمیں کوئی غرض نہیں بلکہ یہ تو ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کہ یہ دونوں منحوس خاص کر عمرو کسی مشکل کا شکار ہے۔ یہ کوئی اور ہی خاص اور خطرناک معاملہ ہے جس کی وجہ سے سامری کے پتلے نے ہمیں آگاہ کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جلد ہی ہمیں کوکاب کا عمل کرنا ہے تاکہ حقائق سے آگاہی حاصل ہو سکے کہ آخر بات کیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو

نے پریشانی سے پہلو بدل کر کہا۔

”ہاں بیگم۔ اس لئے ہمیں فوراً کوکاب کا عمل کرنا چاہئے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ٹھیک ہے تو پھر واقعی ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے اور ابھی اور اسی وقت کوکاب کا عمل پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اب دونوں اپنے کمرے میں سر کے بل ہو کر کوئی خاص عمل پڑھنے لگے جن سے ان دونوں کے چہرے سرخ ہوتے چلے گئے کیونکہ الٹا ہونے کی وجہ سے خون سر کی طرف آ رہا تھا۔ یہ دونوں کافی دیر کوکاب کا خاص عمل پڑھتے رہے اور پھر ایک ساتھ پھونک مار دی تو کمرے میں مکمل تاریکی چھا گئی اور پھر آہستہ آہستہ دھیمی سی روشنی پھیلنے لگی۔ اب دونوں سیدھے ہو گئے اور بیٹھ گئے کیونکہ انہوں نے کوکاب کا عمل کامیابی سے پڑھ لیا تھا۔ اس وقت ان کے کمرے میں ایک سیاہ رنگ کا بہت بڑا سانپ نمودار ہو گیا جس کی آنکھیں خون کی مانند سرخ تھیں اور اس کے

منہ سے پھنکاریں نکل رہی تھیں۔

”کیا بات ہے شہنشاہ اور ملکہ عالیہ۔ آپ دونوں نے مجھے سیاہ دنیا سے کیوں طلب کیا ہے۔“ ان کے سیدھا ہو کر بیٹھنے کے بعد سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی جو بہت بھاری اور خوفناک تھی لیکن ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب بغیر کسی خوف کے بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ یہ ان کی ہی ایک بہت خطرناک اور غلام طاقت تھی۔

”سیاہ دنیا کے کوکاب سانپ ہمیں آقا سامری کے پتلے نے تمہیں بلانے کے لئے کہا ہے آقا سامری کے پتلے کے مطابق ہم دونوں کی شہنشاہیت بھی خطرے میں ہے اور ہماری بیٹی کی شادی بھی مشکل کا شکار ہے تم تفصیل بتاؤ کہ کیا معاملہ ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بے تابی سے پوچھا البتہ پریشانی اس کے چہرے پر عیاں تھی۔

”شہنشاہ اور ملکہ عالیہ آقا سامری نے جو اطلاع آپ کو بھجوائی ہے وہ درست ہے واقعی آپ دونوں کی شہنشاہیت خطرے میں ہے اور طلسم ہوشربا پر کسی اور

کی حکومت ہونے کا خدشہ ہے اور اس صورت میں آپ دونوں کی بھیانک موت ہو گی البتہ آپ کی بیٹی کی زندگی کسی خطرے میں نہیں ہے۔ بس اس کی شادی رامون جادوگر سے نہیں بلکہ ایک اور بہت ہی طاقتور ترین جادوگر سے ہو جائے گی جو جادو میں آپ دونوں سے بھی کہیں بڑا جادوگر ہے وہ طلسم ہوشربا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور آپ کی بیٹی شہزادی ساسان جادو سے شادی رچانا چاہتا ہے۔“ کوکاب سانپ نے ادب سے کہا تو دونوں کے چہرے خوف سے لرز گئے۔

”کوکاب سانپ تفصیل سے بتاؤ وہ کون جادوگر ہے جو ہماری بیٹی سے شادی کرنے کے باوجود ہم سے دوستی کرنے کے بجائے ہمیں مارنے کے چکروں میں ہے اور وہ ایسا کیوں چاہتا ہے۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے خوف بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ملکہ اور شہنشاہ بات دراصل یہ ہے کہ جاکار جادوگر جو سیاہ شیطان کی دنیا کے بہت بڑے جادوگر ہیں جن کا مقابلہ آپ دونوں مل کر بھی نہیں کر سکتے کیونکہ جاکار جادوگر کو سیاہ دنیا کے شیطانی دیوتا نے

طلسمات ہیں۔“ کوکاب سانپ نے کہا۔  
 ”لیکن عمرو کی بیوی چاند تارا کو کیوں وہ اپنا دشمن  
 سمجھ رہا ہے حالانکہ وہ تو بس دو بار ہی طلسمی مہمات  
 میں شامل ہوئی ہے اور ان دونوں طلسمی مہمات میں ہم  
 دونوں بھی ان دونوں کے ساتھ شریک تھے۔“ اس بار  
 شہنشاہ افراسیاب نے الجھن سے پوچھا۔

”شہنشاہ دراصل سیاہ محل میں جانے کی یہی شرط  
 ہے اس سیاہ محل کے جو گیارہ نئے انداز کے خوفناک  
 طلسمات ہیں وہاں ایسے چار افراد ہی جا سکتے ہیں  
 جنہوں نے اکٹھے دو بہت ہی خوفناک طلسماتی مہموں  
 میں حصہ لیا ہو اور انہیں فنا کیا ہو اور اتفاق یہ کہ اس  
 پوری دنیا میں آپ چاروں افراد یعنی آپ دونوں اور  
 آپ دونوں کے ازلی دشمن خواجہ عمرو اور اس کی بیگم ہی  
 ایسے ہیں جو طلسم کے اصول کے مطابق اس نئے طرز  
 کے طلسمات میں جا سکتے ہیں۔“ کوکاب سانپ نے کہا  
 تو دونوں کے منہ سے طویل سانس نکلا۔

”کیا مطلب یہ تم بار بار نئے طرز کے طلسمات کہہ  
 رہے ہو آخر وہ طلسمات کیا ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے

بے حد خطرناک اور بڑے جادو منتروں سے نواز رکھا  
 ہے اور وہ اس دنیا میں کچھ دن پہلے ہی آیا ہے اور  
 دنیا پر قبضہ کرنے کے چکروں میں ہے اور اسے معلوم  
 ہوا ہے کہ اگر دنیا میں قبضہ برقرار رکھنا ہے اور  
 جادوگروں کی سب سے بڑی نگری یعنی طلسم ہوشربا پر  
 براجمان ہونا ہے تو آپ دونوں کا خاتمہ کرنا ہو گا اور  
 چونکہ جاکار جادوگر روشنی کی دنیا پر بھی قبضہ جمانے کے  
 خواب دیکھ رہا تھا اس کے لئے اس نے عمرو اور اس  
 کی بیگم چاند تارا کو بھی ختم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔“  
 کوکاب سانپ نے کہا۔

”کیا وہ اتنا ہی طاقتور ہے کہ وہ ہم سے بھی ٹکر  
 لے سکتا ہے اور عمرو جیسے دنیا کے سب سے خطرناک  
 اور جادوگروں کے ازلی دشمن کا بھی خاتمہ کر سکے گا۔“  
 ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

”ہاں ملکہ عالیہ۔ اس نے انسانی دنیا سے بہت دور  
 ویران اور سنسان پہاڑیوں میں اپنا سیاہ محل بنا رکھا  
 ہے۔ عام انسانوں کا اس سیاہ محل تک پہنچنا ہی محال  
 ہے اور وہاں سیاہ محل میں داخل ہونے کے لئے گیارہ

پوچھا۔

”ملکہ مجھے یہ معلوم نہیں ہے لیکن اتنا آپ کو بتا دوں اگر آپ چاروں نے دوستوں کی حیثیت سے ان طلسمات میں قدم نہ رکھا تو وہ طلسمات آپ چاروں کی موت کا سبب بن جائیں گے۔“ کوکاب سانپ نے کہا۔

”لیکن کیوں ہم اپنے ازلی دشمنوں سے دوستی کریں اور چلو ہم ان سے دوستی پر کسی طرح راضی بھی ہو جائیں تو کیا وہ اس کے لئے تیار ہوں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔

”ہاں شہنشاہ، میری معلومات کے مطابق ان دونوں کو بھی اس طلسم کی ساری معلومات مل چکی ہیں اور وہ اس سیاہ محل کے طلسمات میں جانے سے پہلے سچے دل سے آپ سے دوستی کرنے پر راضی ہیں اور یہی آپ سب کے لئے بہتر ہے کیونکہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ اس طلسم میں جانے کے بعد اگر کسی وجہ سے آپ چاروں میں سے کوئی ایک بھی مر گیا تو طلسم کچھ اس اصول کے بنے ہوئے ہیں کہ باقی تین افراد ان

طلسمات کو فنا نہیں کر سکتے بس چاروں کا ایک ساتھ دوستانہ انداز میں ہونا لازمی ہے پھر کہیں جا کر محنت اور ذہانت سے آپ چاروں موت کے منہ سے نکل سکتے ہیں۔ ورنہ جاکار جادوگر جو ایک خطرناک عمل پڑھ رہا ہے اور اس کا عمل کل شام تک پورا ہو جائے گا اور پھر سیاہ شیطان کی دنیا سے سیاہ بدروہیں نکل آئیں گی جن کا مقابلہ کرنا نہ آپ کا اور آپ کی فوج کے بس کی بات ہے اور نہ ہی آپ کے ازلی دشمنوں سردار امیر حمزہ اور خوجہ عمرو اور ان کی فوج کے بس کی۔“ کوکاب نے کہا تو دونوں یہ سن کر لرز گئے۔

”لیکن اگر ہم اس طلسم کے لئے نہیں نکلتے اور جاکار جادوگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کیا ہماری بیٹی اس جاکار جادوگر سے شادی کرنے پر راضی ہو جائے گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

”ملکہ اگر آپ طلسم کو فنا کرنے کے لئے نہیں نکلتے تو جیسے ہی جاکار جادوگر اپنے خوفناک کالے عمل سے سیاہ بدروہوں کو اس دنیا میں لائے گا تو پھر آپ واقعی کسی طرح اس کے جادو کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور



وہ آپ دونوں کا خاتمہ کر کے طلسم ہوشربا پر قابض ہو جائے گا اور جہاں تک آپ دونوں کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کی بات ہے تو جاکار جادوگر کسی نوجوان اور بے حد حسین لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جو شہزادی ہونے کے ساتھ ساتھ اور بہت بڑی جادوگرنی بھی ہو اور شہزادی ساسان جادو میں اسے وہ تمام خصوصیت نظر آگئی ہیں اور وہ انہیں مارنے کے بجائے ان سے شادی رچانا چاہتا ہے۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ شہزادی ساسان جادو اس سے شادی پر راضی کیسے ہوگی تو جاکار جادوگر کالے جادو کا بہت بڑا ماہر ہے اور بڑے سے بڑے جادوگر کا ذہن بھی اپنے کالے عمل سے اپنے تابع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے چنانچہ آپ کی بیٹی اس کے خطرناک جادو کے اثر سے اس کی بیوی کیا غلام بننے پر بھی خوشی سے راضی ہو جائے گی اور اس حالت میں وہ آپ کو بھول جائے گی۔“ کوکاب سانپ نے کہا تو دونوں مزید خوفزدہ ہو گئے۔

”اس بد بخت جاکار جادوگر کی عمر کیا ہے؟“ شہنشاہ

افراسیاب نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔  
”شہنشاہ وہ عمر میں آپ سے بھی کچھ سال بڑا ہے۔“ کوکاب سانپ نے کہا تو اس بار شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے چہرے غصے سے سرخ بھی ہو گئے۔

”وہ بڑھا کھوسٹ ہماری معصوم سی بیٹی کو اپنے کالے سحر میں لے کر اس سے شادی بلکہ ایک لحاظ سے اپنا غلام بنانا چاہتا ہے میں اس کا خون پی جاؤں گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ہاں ہم مرجائیں گے لیکن اپنی بیٹی کی اس بڑھے کھوسٹ سے شادی نہیں ہونے دیں گے۔“ اس بار ملکہ حیرت جادو نے غصے سے منھیاں بھینچ کر کہا۔

”لیکن شہنشاہ اور ملکہ عالیہ اگر سیاہ بدروحیں اس دنیا میں آگئی تو پھر آپ کی موت یقینی ہے پھر تو آپ شہزادی ساسان جادو کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔“ کوکاب سانپ نے کہا تو ایک بار پھر خوف اور پریشانی کے تاثرات ان کے چہروں پر غالب ہوتے چلے گئے۔

بار سردار امیر حمزہ نے ہمیں کافی الجھن میں ڈال دیا ہے جو ہمیں اپنے دشمنوں سے سچے دل سے دوستی کرنے کا کہہ رہے ہیں مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ چاند تارا نے کہا۔

”چاند تارا۔ حیران تو میں بھی ہوں لیکن الجھا ہوا بھی ہوں کیونکہ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ طلسمات واقعی بہت عجیب اور خوفناک ہوں گے ورنہ سردار ہمیں اس طرح اپنے دشمنوں سے سچے دل سے دوستی کرنے اور ان کے ہمراہ طلسم کے خاتمے کا ہرگز نہ کہتے۔“ عمرو نے ہونٹ بھیچے ہوئے کہا۔

عمرو کو محسوس ہو گیا تھا کہ یہ نئے طلسمات واقعی عجیب اور خوفناک ہوں گے جس میں چار افراد کے لئے جنہوں نے پہلے بھی دو بار اکٹھے خطرناک طلسماتی مہم میں حصہ لے رکھا ہو گا یکجا ہو کر وہاں سیاہ محل میں جا کر ان گیارہ طلسمات کا خاتمہ کرنا ضروری تھا۔

”خواجہ ہم اس طرح کرتے ہیں شہزادی سورنگ پری اور شہزادے ارژنگ دیو کے دی گئی انگوٹھیوں کو رگڑ کر انہیں بلا لیتے ہیں اور ان سے مزید معلومات لے لیتے

اڑن قالین ہوا میں اڑ رہا تھا اور اس پر عمرو اور چاند تارا بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ طلسماتی مہم تھی اس لئے عمرو گھوڑے کے سفر کی بجائے اپنی کرامتی چیزوں کو استعمال کر سکتا تھا۔ سردار امیر حمزہ کی باتیں سننے کے بعد وہ اور چاند تارا دونوں نے ان سنسان پہاڑیوں میں سیاہ محل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور دونوں اڑن قالین پر بیٹھے سفر کر رہے تھے۔ چونکہ سفر کافی طویل تھا اس لئے گھوڑوں پر ممکن ہی نہیں تھا۔ اگر وہ گھوڑوں پر سفر کرتے تو انہیں مہینوں لگ جاتے۔

”خواجہ یہ ہمارا تیسرا طلسماتی سفر ہے اور شہزادی سورنگ پری اور اس کے منگیتر شہزادہ ارژنگ دیو کی دی ہوئی کرامتی چیزیں میرے جھولے میں ہیں لیکن اس

ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی اچھا مشورہ دے دیں۔  
چاند تارا نے کہا۔

”ہاں بیگم تم نے درست مشورہ دیا ہے کیونکہ واقعی کچھ باتیں سردار ہمیں نہیں بتا سکے تھے وہ ہم ان دوست دیو پری کی جوڑی سے پوچھ سکتے ہیں۔“ عمرو نے چونکتے ہوئے اور چاند تارا کو تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اب عمرو نے زنبیل سے ایک انگٹھی نکالی اور چاند تارا نے اپنے جھولے سے ایک انگٹھی نکالی اور دونوں نے ایک ساتھ انہیں رگڑا اور پھر سے انہیں واپس رکھ دیا۔ کچھ ہی دیر میں انہیں دور سے ایک قوی ہیکل اور کچم شحیم سفید رنگ کا دیو اور ایک دراز قد اور نرم و نازک اور حسین پری مختلف سمتوں سے اڑتے ہوئے ان کے اڑن قالین کی طرف آتے دکھائی دیئے اور کچھ ہی دیر میں دونوں ان کے قالین پر پہنچ گئے اور ان کے ساتھ قالین پر بیٹھ گئے کیونکہ قالین کافی بڑا تھا۔

”کیا بات ہے خواجہ تم اور تمہاری بیوی دونوں اڑن

قالین پر کہاں جا رہے ہو۔ آگے تو سنگلاخ اور خشک ویران پہاڑوں کا طویل ترین سلسلہ ہے۔“ شہزادی سورنگ پری نے حیرت سے لیکن مسکراتے ہوئے پوچھا تو عمرو ان دونوں کو سردار امیر حمزہ سے ملاقات اور ان کی باتیں بتانے لگا۔ عمرو کی باتیں سن کر ان دونوں نے چند لمحوں کے لئے آنکھیں بند کر لیں۔

”ہماری معلومات کے مطابق جاکار جادوگر واقعی دنیا کے لئے خطرہ بن چکا ہے کیونکہ اس شیطان نے انسانی دنیا سے کئی حسین لڑکیوں اور بڑے کٹے نوجوان مردوں کو اپنی کالے عمل کی بدولت اغوا کر لیا ہے اور پرستان سے بھی اس بد بخت نے کئی حسین پریوں اور طاقتور دیوؤں کو اغوا کر لیا ہے اور اپنے کالے عمل سے انہیں اپنا غلام بنا لیا ہے جس کی وجہ سے پرستان اور کوہ قاف میں کھلبلی مچي ہوئی ہے۔“ آنکھیں کھول کر شہزادے ارژنگ دیو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”جاکار جادوگر واقعی دنیا کے لئے خطرہ بن چکا ہے اور جہاں وہ طلسم ہوشربا پر قابض ہونا چاہتا ہے وہاں روشنی کی دنیا میں بھی اپنے کالے سیاہ سائے بھیجنا چاہتا

ہے اگر ایسا ہو گیا تو وہ بد بخت طاقتور ہو کر پرستان پر بھی قابض ہو جائے گا کیونکہ سیاہ بدروحیں واقعی کالے شیطان کی بہت خوفناک مخلوق ہے جس سے دنیا خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ شہزادی سورنگ پری نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”تو کیا ہمیں اس بار سچے دل سے اپنے ازلی دشمنوں سے دوستی کرنی پڑے گی۔“ عمرو نے پہلو بدل کر پوچھا۔

ہاں خواجہ مطلب کے لئے گدھے کو باپ بنانے کے مترادف اب ہمیں ایسا کرنا ہی پڑے گا۔ چاند تار نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو بھی اپنی بیوی چاند تار کی بات پر ہنس پڑا۔

”کیا آپ دونوں کی طاقتیں ان طلسمات میں نہیں جھانک سکتیں آخر یہ عجیب طلسم ہیں کیا۔“ چاند تار نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں، ہماری پراسرار جناتی طاقتیں ان سیاہ طلسمات میں نہیں جھانک سکتی۔ اس بار شہزادے ارژنگ

دیو نے کہا تو شہزادی سورنگ پری نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیا ہم ان طلسمات میں مارے تو نہیں جائیں گے۔“ چاند تارا نے پھر پوچھا۔

”شہزادی چاند تارا تمہارے خاوند خواجہ عمرو کے ہاتھوں اب تک سینکڑوں خطرناک طلسمات فنا ہو چکے ہیں اور یہ تمہارے ساتھ ہے اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بے شک آپ دونوں کے ازلی دشمن ہیں لیکن ان کے ہاتھوں بھی بے شمار طلسمات فنا ہو چکے ہیں اس لئے اس سے پہلے کہ جاکار جادوگر اپنے عمل میں کامیاب ہو کر سیاہ بدروحوں کو بلا لے اسے ہلاک کرنا ہو گا اور ہمیں معلوم ہے جاکار جادوگر سیاہ بدروحوں سے طلسم ہو شرابا پر قبضہ کرتا ہے یا نہیں کرتا اس سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن جاکار جادوگر پوری دنیا کے لئے خطرہ بن جائے گا اس لئے آپ دونوں کو اپنے دشمنوں سے مجبوری کے تحت ہی سہی سچی دوستی کر کے ان طلسمات میں جلد داخل ہونا ہو گا تاکہ سیاہ عمل کے پورا ہونے سے پہلے ان

طلسمات کا خاتمہ کر کے جاکار جادوگر کا خاتمہ کیا جا سکے۔“ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو اور چاند تارا نے ان کی باتوں کو سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”شہزادہ ارژنگ تم ہاتال کے سیاہ پرتوں والے ہولناک طلسمات میں تو گھس گئے تھے اور وہاں میری اور شہنشاہ افراسیاب کی مدد کی تھی لیکن یہاں تم نے ہماری کوئی خاص مدد نہیں کر رہے ہو۔“ عمرو نے شہزادے ارژنگ دیو کی طرف دیکھ کر کہا۔ (اس کے لئے طلسمات سے بھر پور ناول ”عمرو اور شہنشاہ افراسیاب خطرے میں“ ضرور پڑھیئے)

”ہاں خواجہ عمرو میں وہاں جا سکتا تھا جبکہ میں جاکار جادوگر کے طلسم میں گھسنا تو درکنار اس کے اندر بھی نہیں جھانک سکتا اور میرے خیال میں سورنگ پری کی بھی طاقتیں ان طلسمات کے اندر نہیں جھانک سکتی کیونکہ یہ طلسمات جو کچھ دن پہلے بنائے گئے ہیں۔ نئے طرز کے عجیب طلسمات ہیں۔“ شہزادے ارژنگ دیو نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو عمرو اور چاند تارا

نے طویل سانس لئے لیکن خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”کوئی بات نہیں آپ دونوں کا بہت شکریہ ہم آپ کی باتوں پر عمل کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہم اس نابکار جادوگر کے طلسمات کو فنا کر ہی دیں گے۔“ اس بار چاند تارا نے کہا۔

”شہزادی چاند تارا اور خواجہ عمرو ہماری پراسرار جناتی طاقتیں بے شک جاکار جادوگر کے ان طلسمات میں تو نہیں جھانک سکیں لیکن اتنا ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ مجبوراً ہی سہی ان طلسمات میں داخل ہونے سے پہلے آپ دونوں کو اپنے ازلی دشمنوں کے ساتھ مخلص ہو کر دوستی کرنی ہوگی پھر چاروں طلسم میں داخل ہونا۔“ اس بار شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

”لیکن شہزادی سورنگ پری کیا ہمارے ازلی دشمن ہم سے دوستی کرنے پر راضی ہو جائیں گے۔“ عمرو نے پوچھا۔

”ہاں خواجہ عمرو ہماری پراسرار جناتی طاقتوں کے مطابق شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو بھی جاکار

ان دونوں کو سلام کرتے ہوئے اب ایک ساتھ اٹھے، شہزادے ارژنگ دیو نے اپنی منگیت شہزادی سورنگ پری کا ہاتھ تھاما اور دونوں ان سے اجازت لے کر اڑتے ہوئے یہاں سے روانہ ہو گئے اور کچھ ہی دیر بعد ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

”بیگم یہ طلسمی مہم کچھ زیادہ ہی انوکھی ہے کیونکہ پہلے سردار امیر حمزہ جو ہمیں کبھی بھی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سے دوستی کرنے کا نہیں کہہ سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا کرنے کے لئے کہا اور اب شہزادی چاند تارا اور شہزادے ارژنگ دیو نے بھی اسی بات پر زور دیا ہے۔“ عمرو نے کہا۔

”ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو پھر میں تمہیں کہہ چکی ہوں کہ مطلب کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے ہمیں ان سے دوستی کے لئے صرف ہاتھ نہیں بڑھانا چاہئے کچھ اور بھی کرنا چاہئے۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں تمہاری بات دل کو لگتی ہے اس طرح کرتے ہیں کہ ان کا پھولوں سے استقبال کرتے ہیں آخر

جادوگر کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اور وہ آپ سے دوستی کرنے اور طلسمات کو آپ دونوں کے ساتھ مل کر فنا کرنے کے لئے چل پڑے ہیں اور وہ آپ کو سیاہ محل کے طلسمات سے پہلے پہاڑوں میں مل ہی جائیں گے کیونکہ ویسے بھی جاکار جادوگر جیسا بوڑھا جادوگر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی بیٹی شہزادی ساسان جادو سے شادی کرنے کے چکر میں ہے اور دونوں کو اس بات کا شدید غصہ ہے اور وہ سیاہ محل اس طرف چل پڑے ہیں۔“ اس بار شہزادے ارژنگ دیو نے کہا تو عمرو اور چاند تارا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”ٹھیک ہے آپ دونوں کا بہت بہت شکریہ آپ ہمارے لئے یہاں آئے ہم پوری کوشش کریں گے کہ جاکار جادوگر کا خاتمہ اس کے سیاہ محل کے پورا ہونے سے پہلے ہی کر دیں۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی سورنگ پری اور شہزادے ارژنگ دیو نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں آئے تو علیحدہ علیحدہ تھے غالباً دونوں ہی مختلف سمتوں میں تھے لیکن

”بیگم، اس کا مطلب یہ ہے کہ سیاہ محل سے پہلے جو گیارہ طلسمات ہیں یہیں سے ان کی حد شروع ہوتی ہے اور یہاں منحوس جاکار جادوگر نے کچھ ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ ان طلسمات کو فنا کئے بغیر کوئی سیاہ محل میں داخل نہ ہو سکے۔“ عمرو نے کہا تو چاند تارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمرو نے قالین سمیٹا اور اسے زنبیل میں رکھ دیا اور دونوں آگے بڑھنے لگے اور ابھی تھوڑا ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک حیرت زدہ ہو گئے اور ان کی آنکھوں میں خوف نمودار ہو گیا۔

گدھوں کو باپ بنانا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ شہنشاہ افراسیاب کو تمہارا سر اور ملکہ حیرت جادو کو تمہاری ساس بنانا ہے۔“ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا تو چاند تارا بھی ہنس پڑی۔

”لیکن ساس اور سر کے لئے پھول کہاں سے آئیں گے۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”بیگم اس کی فکر نہ کرو تمہارا خاوند عیار زماں شعلہ تپاں اور برق رواں ہے اس کی زنبیل میں ہر چیز کا حل موجود ہے اور پھولوں کے ہار میری زنبیل میں موجود ہیں۔“ عمرو نے فخریہ انداز میں کہا تو چاند تارا مسکرانے لگی۔

”ٹھیک ہے پھر اپنے نئے والدین کے لئے انہیں نکال ہی لو۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو نے زنبیل سے پھولوں کے دو ہار نکال کر ایک چاند تارا کو دے دیا۔ کچھ دیر بعد اڑن قالین نے انہیں سنسان اور ویران پہاڑوں کے درمیان اتار دیا۔

”لگتا ہے اس اڑن قالین کی حد یہیں تک تھی۔“ چاند تارا نے کہا۔



کوکاب سانپ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو معلومات دینے کے بعد واپس چلا گیا تھا اور اس کے جانے کے بعد ان کے چہرے جو کچھ دیر پہلے خوشی سے پھولے ہوئے تھے اب خوف سے زرد پڑ گئے تھے۔

”بیگم بیرہ غرق ہو اس جاکار جادوگر کا سیاہ دنیا کا باسی ہونے کے باوجود ہمارا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اور حد یہ کہ ہماری بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن پھر بھی ہمارا خاتمہ کرنا چاہتا ہے ایسے بدبخت جادوگر کو لازمی ہلاک کرنا پڑے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے خوفزدہ ہونے کے باوجود غصے سے کہا۔

”لیکن اس کے لئے ہمیں ان منحوسوں سے دوستی

کرنی پڑے گی اور پھر سیاہ محل کے طلسمات میں داخل ہونا پڑے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”بیگم ہم خود سیاہ طلسمات میں جا کر اس بدبخت کے طلسمات کا خاتمہ کر دیں گے ہمیں نہیں ان شیطانوں سے دوستی کرنی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

”نہیں شہنشاہ ایسا مت کریں کیونکہ ہمیں سامری پتلے نے کوکاب سے بات کرنے کا مشورہ ایسے ہی نہیں دیا اور کوکاب بار بار نئے انداز کے طلسمات کا ذکر کر رہا تھا جہاں ہم چاروں کا ہونا لازمی ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”پھر ایسا کرتے ہیں کہ کتاب سامری سے ہی آخری مشورہ کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی ایسی بات بتا دے جس سے صرف ہم دونوں ہی اس نابکار جاکار جادوگر کے طلسم میں داخل ہو کر اسے فنا کر سکیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چنانچہ شہنشاہ افراسیاب نے

کتاب سامری کو منتر پڑھ کر منگوا دیا اور اسے کھول دیا۔  
 ”کتاب سامری ہمیں بتایا جائے کہ سیاہ جادو کے  
 طلسمات میں اگر ہم دونوں جا کر اسے فنا کرنا چاہیں تو  
 کوئی حرج تو نہیں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔  
 ”شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو تمہیں کونسا  
 سانپ جیسی زبردست طاقت نے کئی بار باور کرایا ہے  
 پھر بھی تمہیں کیوں سمجھ نہیں آ رہا۔ آخر تم دونوں کو کیا  
 ہو گیا ہے اور خبردار اس سیاہ طلسم میں تم دونوں میاں  
 بیوی اکیلے ہرگز مت جانا بلکہ تمہارے ازلی دشمن بھی  
 تمہارے ساتھ جائیں گے اور تم دونوں نے سچے دل  
 سے ان سے دوستی کرنی ہے کیونکہ وہ طلسمات ہی کچھ  
 اس طرز کے ہیں کہ تم چاروں کا ایک ساتھ ہونا  
 ضروری ہے۔“ کتاب سامری میں الفاظ لکھے ہوئے  
 آ گئے۔

”مگر کیا وہ بھی ہم سے دوستی کرنے پر تیار ہو  
 جائیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے طویل سانس لیتے  
 ہوئے سوال کیا۔  
 ”شہنشاہ اور ملکہ تم دونوں کی عقل پر کیوں پردہ پڑ

گیا ہے۔ کونسا سانپ کو ہم نے تم بلانے کا مشورہ  
 دیا تھا اور جب اس نے یہ بات تم دونوں سے کہہ  
 دی ہے کہ وہ بھی مجبوری کے تحت ہی سہی لیکن تم  
 دونوں سے مخلص انداز میں دوستی کرنے پر تیار ہیں  
 کیونکہ اس کے بغیر نہ تم کامیاب ہو سکتے ہو نہ ہی وہ  
 دونوں کیونکہ جادوگر کے سیاہ طلسمات کی شرط ہی  
 کچھ ایسی ہے کہ چار ایسے افراد جو کم از کم دو بار  
 بہت ہی خوفناک طلسماتی دنیا میں ایک ساتھ سفر کر چکے  
 ہوں اور ان طلسمات کو فنا بھی کر چکے ہوں صرف وہی  
 ان طلسمات میں داخل ہو سکتے ہیں اور اب تک تم  
 دونوں کو ان ویران پہاڑیوں پر پہنچ جانا چاہئے ورنہ دیر  
 کرنے پر سب کے لئے مشکل کھڑی ہو جائے گی۔“  
 کتاب سامری میں پھر الفاظ ابھر آئے۔

”ٹھیک ہے کتاب سامری ہم دونوں بھی روانہ ہو  
 جاتے ہیں اور جیسا کہا گیا ہے ویسے ہی کریں گے ہم  
 دونوں مر جائیں گے لیکن اپنی پیاری اور معصوم بیٹی  
 شہزادی ساسان جادو کی شادی اس نامراد بوڑھے جادوگر  
 جادوگر سے کبھی نہیں ہونے دیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب

نے کتاب سامری بند کرتے ہوئے کہا۔

”چلیں شہنشاہ اب ہمیں جلدی روانہ ہو جانا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ عمرو اور اس کی بیوی بھی وہاں پہنچ چکے ہوں گے اور ہمارے استقبال کے لئے پھولوں کے ہار لئے کھڑے ہوں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بھی مسکرانے لگا۔

”ایسا تو خواب میں ہی ہو سکتا ہے ملکہ ورنہ حقیقت میں تو یہ ممکن نہیں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن جس طرح بار بار ہمیں اپنے ان دونوں سے دوستی کرنے کا کہا گیا ہے لازمی انہیں بھی ایسا کہا گیا ہو گا اور وہ ہم سے دوستی کرنے پر تیار ہوں تاکہ اکٹھے جا کر ان طلسمات کو فنا کر سکیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”اچھا اگر ایسا ہو گیا اور واقعی انہوں نے ایسا کیا تو ہمیں بھی انہیں تحفے دینے چاہئیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”شہنشاہ اگر ایسا ہوا تو ہم دونوں ان دونوں دشمن نما دوستوں کو سیاہ ہیروں کی انگوٹھیاں تحفے میں دیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے ہنستے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بھی ہنس پڑا۔

”اچھا چلو اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو زور سے ہنس پڑی۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما اور منتر پڑھا اور اپنے کمرۂ خاص سے غائب ہو گئے اور دونوں فضا میں اڑتے ہوئے ان ویران پہاڑوں کی طرف بڑھنے لگے جہاں جاکار جادوگر کا سیاہ محل تھا۔ دونوں کی آنکھیں بند تھیں اور کافی دیر دونوں اڑتے رہے پھر ان کے قدم زمین سے ٹک گئے تو ان دونوں نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

”ہونہ۔“ لگتا ہے ہم اس سیاہ محل کے قریب پہنچ چکے ہیں جہاں ہمارے نئے دوست بھی کہیں قریب ہی موجود ہوں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بھی مسکرانے

گلے میں ڈال دیا۔ اس کے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ تھی اور یہی کام چاند تارا نے ملکہ حیرت جادو کے ساتھ کیا اور جیسے ہی اس کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا نہ چاہتے ہوئے بھی زبردستی چہروں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں اور یہی کچھ ایک دوسرے کے ازلی دشمنوں عمرو اور شہنشاہ افراسیاب نے بھی کیا اور زبردستی چہروں پر مسکراہٹ لے آئے۔

”بہت مہربانی عمرو عیار اور چاند تارا ہم بھی آپ کے لئے تحفے لائے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اپنی جیب میں سے سیاہ رنگ کے قیمتی ہیرے کی ایک انگوٹھی نکالی اور عمرو کے حوالے کر دی اور ملکہ حیرت جادو نے بھی چاند تارا کو سیاہ قیمتی ہیرے کی انگوٹھی پیش کی۔ عمرو اور چاند تارا کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ان کے ازلی دشمن انہیں اتنے قیمتی تحفے دیں گے۔ ویسے تو عمرو بے شمار بار طلسم ہوشربا میں بھیس بدل کر گیا تھا اور کئی بار شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے خزانے لوٹ چکا تھا لیکن یہ پہلی بار تھا کہ شہنشاہ

لگا۔ پھر دونوں ان ویران اور سنگلاخ پہاڑوں میں آگے بڑھنے لگے تو اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک جگہ بھڑکتی ہوئی آگ جل رہی تھی اور اس آگ سے کچھ ہی دور عمرو اور چاند تارا بھی کھڑے تھے اور ہونٹ بھیجنے آگ کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار تھے۔

دراصل عمرو اور چاند تارا بھی اس آگ کے الاؤ کو دیکھ کر چونکے تھے اور ان کے چہروں پر قدرے خوف طاری ہو گیا تھا لیکن پھر انہوں نے خود کو نارمل کر لیا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے عمرو اور چاند تارا کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار دیکھے تو حیرت کی شدت سے ان کے منہ کھل گئے کیونکہ ملکہ حیرت جادو نے تو ویسے ہی مذاق میں شہنشاہ افراسیاب سے کہا تھا لیکن یہاں تو حقیقت میں بھی ایسا ہی تھا۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو عمرو اور چاند تارا کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

جیسے ہی یہ دونوں ان کے قریب پہنچے عمرو نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پھولوں کا ہار شہنشاہ افراسیاب کے

افراسیاب اور اس کی بیوی ان کے شدید دشمن ہونے کے باوجود مسکراتے ہوئے خود عمرو اور اس کی بیوی چاند تارا کو قیمتی ہیروں کی انگوٹھیاں تحفے میں دے رہے تھے۔

”شہنشاہ افراسیاب جس طرح ہمیں سختی سے کہا گیا ہے کہ تمہارے اور تمہاری بیگم کے ساتھ مخلص انداز میں دوستی کر کے سیاہ محل کے طلسمات میں جانا ہے اسی طرح تمہیں بھی باور کرا دیا گیا ہو گا۔“ عمرو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرے خیال میں اب ہمیں اندر چلنا چاہئے کیونکہ بد بخت جاکار جادوگر سب کے لئے خطرہ ہے اور اگر ہم نے وقت پر اسے قابو نہ کیا تو وہ سیاہ بدروحوں کو بلا لے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”لیکن یہ آگ کا الاؤ، اس کی سمجھ نہیں آ رہی یہ کس مقصد کے لئے ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”میرے خیال میں یہی طلسم کے اندر جانے کا راستہ ہے اور ہمیں آگ میں سے ہی گزر کر اندر جانا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو تینوں چونک کر

اسے دیکھنے لگے۔

”بہت خوب ملکہ حیرت جادو تم واقعی بہت کائیاں ہو میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ بعض طلسم آغاز سے ہی خطرناک حالت میں شروع ہوتے ہیں۔“ عمرو نے تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”پھر تو ہمیں کسی کرامتی چیز کے سہارے اندر جانا ہو گا ورنہ یہ طلسمی آگ آغاز میں ہی ہمارا خاتمہ کر دے گی۔“ چاند تارا نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم دونوں کے پاس کرامتی چیزیں ہیں اور ہمارے پاس جادو ہے تم اپنی چیزوں سے کام چلاؤ اور ہم اپنے جادو سے کام چلاتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو عمرو اور چاند تارا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمرو نے اپنی زمبیل سے سفید رنگ کی ایک گولی نکال لی اور چاند تارا نے شہزادہ ارژنگ دیو اور شہزادی سورنگ پری کے دیئے ہوئے تحفوں میں سے جن میں ایک جھولا بھی شامل تھا اس میں سے سبز رنگ کی ایک ٹکلی نکالی اور اپنے منہ میں رکھ لی جیسے اسے اس کی اہمیت کا اچھی طرح معلوم ہو۔

”بہت خوب عمرو تمہارے پاس تو زمییل ہے لیکن تمہاری بیگم کے پاس بھی حیرت انگیز چیزیں ہیں جن سے یہ کام چلا سکتی ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بھی مسکرانے لگا۔

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے منتر پڑھا تو ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا ایک رومال آ گیا جسے اس نے اپنے سر پر باندھ دیا اور شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک ٹوپی آ گئی جو اس نے اپنے سر پر پہن لی۔

”چلو اب یہ آگ جو طلسمی ہے یا اصلی ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔“ عمرو نے کہا اور آگے بڑھنے لگا تو اسے دیکھ کر چاند تارا بھی چلنے لگی اور ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب بھی آگے بڑھے اور چاروں آگ کے قریب آ کر تھوڑا جھجکے پھر بھرتی ہوئی آگ کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ چاروں جیسے ہی آگ کے اندر داخل ہوئے یلکھت ان چاروں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ چاروں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلتی گئیں اور چاروں نیچے گرتے چلے گئے۔

چاروں تیزی سے نیچے گرتے چلے جا رہے تھے اور کچھ دیر بعد یہ چاروں چھپا کے سے پانی میں جا گرے لیکن حیرت انگیز طور پر ان کے کپڑے نہیں بھیکے تھے البتہ پانی میں گرنے سے چوٹیں لگنے سے بچ گئے تھے۔ پانی اتنا گہرا نہیں تھا اس لئے تھوڑی سے محنت سے یہ چاروں پانی کے جوہر سے باہر نکل آئے۔

”حیرت ہے۔ واقعی طلسمات کا آغاز ہی عجیب انداز میں ہوا ہے اور پانی میں گرنے کے باوجود ہمارے کپڑے بھی سکیلے نہیں ہوئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاکار جادوگر واقعی بہت بڑا جادوگر ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے حیرت سے کہا۔

”ہاں واقعی۔ یہ بہت الجھی ہوئی طلسماتی دنیا ہے

”ہاں بالکل میرے پاس شب چراغ ہیرا ہے وہ میں نکال لیتا ہوں۔“ عمرو نے کہا۔

”اور میرے پاس سرخ بنوں کی مشعل ہے جس سے میں کام چلا سکتا ہوں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی کہا۔ اب عمرو نے شب چراغ ہیرا نکال لیا اور شہنشاہ افراسیاب نے منتر پڑھ کر سرخ رنگ کی مشعل نکال لی جس کا شعلہ کافی بڑا تھا اور اس سے تیز روشنی پھوٹ رہی تھی۔

”چلو آگے بڑھتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”میرے خیال میں افراسیاب تم اپنی مشعل اپنی بیوی حیرت جادو کو دے دو اور میں خواجہ سے شب چراغ ہیرا لے لیتی ہوں اور تم دونوں اپنے ہاتھوں میں تلواریں پکڑ لو۔ ایسا نہ ہو کہ اس اندھیرے غار میں کوئی طلسمی بلا چھپی ہو اور یکجہت ہم پر حملہ آور ہو جائے اور ہمارے پاس بچاؤ کا موقع ہی نہ رہے۔“

چاند تارا نے مشورہ دیا۔

”ہاں چاند تارا تم درست کہتی ہو اور واقعی تمہارا دماغ طلسمات کی دنیا میں آکر بہت چلتا ہے اور یہ

اور ہمیں یہاں بہت احتیاط سے ان طلسمات کو فنا کرنا ہو گا۔“ عمرو نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اب چاروں چونکہ اس طلسمی جوہر کے پانی سے باہر نکل چکے تھے اس لئے آگے بڑھنے لگے جہاں ان کے سامنے ہر طرف اونچے پہاڑ تھے۔ چاروں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک پہاڑی میں ایک بہت بڑے غار کا دہانہ دکھائی دیا۔

”میرے خیال میں یہی غار اس طلسم کے شکن کی طرف جاتا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی لگتا ہے کیونکہ ہمیں یہاں اور ایسی کوئی قابل ذکر چیز نظر نہیں آئی۔“ عمرو نے بھی کہا۔

”لیکن اس غار میں تو گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے۔“ چاند تارا نے کہا۔

”یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے چاند تارا تمہارے اور عمرو کے پاس لازماً ایسی کرامتی چیزیں ہوں گی جس سے تم گھٹا ٹوپ تاریکی میں روشنی کر سکتے ہو اور ہم تو ویسے ہی جادوگر ہیں ہم جادو سے جادوئی مشعلیں حاصل کر سکتے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔



میری بہت مدد کرتی ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور شب چراغ ہیرا چاند تارا کے حوالے کر دیا۔  
 ”ہاں یہ ہم چاروں کی تیسری مشترکہ طلسماتی مہم ہے اور واقعی ان سات طلسمات میں میری بیگم چاند تارا نے بھی کئی بار میری بھرپور مدد کی تھی ورنہ میں مارا جاتا۔“ عمرو نے اپنی زنبیل سے ایک تلوار نکالتے ہوئے کہا۔

یہی کچھ میرے ساتھ ہوا تھا اور ملکہ حیرت جادو جیسی بے حد ذہین بیوی کی وجہ سے میں کئی خطرناک طلسمات میں مرنے سے بچ گیا تھا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی اپنی بیوی کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور جادو سے ایک تلوار حاصل کر کے اپنے ہاتھ میں پکڑ لی۔  
 اپنے اپنے خاوندوں کی تعریف پر چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔  
 طلسمات کی وجہ سے ایک دوسرے کے ازلی دشمن ایک دوسرے سے یہاں گہری دوستی رکھے ہوئے تھے۔ اب چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو شب چراغ ہیرے اور طلسمی مشعل کی تیز روشنی میں غار کے اندر داخل ہو

گئیں اور عمرو اور شہنشاہ افراسیاب ان کے پیچھے مستعد ہو کر چلنے لگے۔ غار میں واقعی گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا لیکن سرخ مشعل اور خاص کر شب چراغ ہیرے کی وجہ سے یہاں کافی روشنی ہو گئی تھی۔ غار بالکل خالی تھا بس سنگلاخ چٹانیں ان سب کا منہ چڑا رہی تھیں۔ مگر یہ چاروں غار میں آگے بڑھتے رہے کچھ دیر چلنے کے بعد یہ چاروں غار سے نکل آئے جہاں ایک وسیع عریض کھلا میدان تھا۔ یہ چاروں حیرت سے اس میدان کو دیکھنے لگے کہ پہاڑوں کے دامن میں یہ اتنا وسیع عریض میدان کہاں سے آگیا لیکن وہ جانتے تھے کہ یہ طلسمات کی دنیا ہے اور یہاں کسی بھی وقت کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ چاروں اس وسیع میدان میں کچھ آگے ہی بڑھے تھے کہ اچانک تیز آندھی چلنے لگی۔ آندھی اتنی شدید تھی کہ یہ چاروں خود کو سنبھال نہ پا رہے تھے۔

عمرو نے اپنی بیوی کا ہاتھ تھام لیا کیونکہ عمرو تو منحنی سا تھا لیکن اس کی بیوی بہت موٹی تھی۔ ملکہ حیرت جادو چونکہ دہلی پتلی تھی اور اس طوفان میں خود کو نہ

سنبھال پا رہی تھی اس لئے اس نے شہنشاہ افراسیاب کا ہاتھ تھام لیا۔ اب چاروں رک گئے کیونکہ اس تیز ترین طوفانی ہواؤں میں انہیں آگے بڑھنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔

”معلوم نہیں یہ کیسا طلسم ہے جس کا ابھی کوئی سرا ہی نہیں ملا لیکن لگتا ہے یہ تیز آندھی ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر کے ہی دم لے گی۔“ عمرو نے چلاتے ہوئے کہا کیونکہ آندھی کا شور بہت زیادہ تھا۔

اچانک ان سب کے دماغ چکرانے لگے جیسے بے ہوش ہونے لگے ہوں اور ایسا ہی ہوا۔ یہ چاروں نیچے گرتے چلے گئے اور ان کے دماغ تاریک ہوتے چلے گئے۔ پھر پہلے ملکہ حیرت جادو کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ چاند تارا بھی کسمسا کر اٹھ رہی تھی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور پھر ایک منظر دیکھ کر دونوں حیرت کی شدت سے تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

”ارے یہ کیا یہ شہنشاہ افراسیاب اس پنجرے میں کیسے قید ہو گئے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

اور خواجہ عمرو بھی موٹی سلاخوں والے پنجرے میں قید ہے یہ کیا اسرار ہے۔“ چاند تارا نے بھی پریشانی سے کہا کیونکہ واقعی عمرو اور شہنشاہ افراسیاب دو الگ الگ پنجروں میں قید تھے جو بہت مضبوط تھے۔

”عجیب طلسم ہے ہم دونوں آزاد ہیں لیکن ہم دونوں کے خاوند قید ہو چکے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ دونوں پریشانی سے اپنے اپنے خاوند کو دیکھنے لگیں جو قیدی بن چکے تھے۔ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب بے ہوش تھے۔

چاند تارا نے عمرو اور ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کو آوازیں دے کر اٹھانے کی کوشش کی لیکن دونوں گہری بے ہوشی میں تھے۔ اب چاند تارا آگے بڑھی اور جیسے ہی اس نے سلاخ کو ہاتھ لگایا اسے زور کا جھٹکا لگا اور اسی دوران ملکہ حیرت جادو نے بھی شہنشاہ افراسیاب کو جگانے کے لئے جیسے ہی سلاخ کے قریب جا کر اسے ہاتھ لگایا تو اسے بھی زور دار جھٹکا لگا اور دونوں کے منہ سے دردناک چیخیں نکل گئیں۔

”ارے یہ کیا ایسا لگتا ہے جیسے لوہے کی سلاخوں

روشن تختی سے سوال کیا۔

”چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ ان سیاہ طلسمات کے ہر طلسم میں کبھی دو فرد اور کبھی تین فرد طلسم کے قیدی بن سکتے ہیں اور آزاد رہ جانے والے افراد یا فرد کو طلسم کو فنا کرنا ہو گا اور پھر نیا طلسم شروع ہو جائے گا اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اب دوبارہ سلاخ کو ہاتھ نہ لگایا جائے ورنہ طلسم بہت خطرناک ہو جائے گا اور طلسم کے قیدی عمرو اور افراسیاب کو تب تک ہوش نہیں آئے گا جب تک طلسم سیاہ کا پہلا طلسم فنا نہیں ہوتا۔“ روشن تختی پر سنہری حروف ابھر آئے۔

”تو کیا اب مجھے اور حیرت جادو کو طلسم کا توڑ ڈھونڈ کر اسے فنا کرنا ہو گا۔“ چاند تارا نے نیا سوال کیا۔

”ہاں۔ اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ دوسرے طلسم میں تم دونوں میں سے بھی کوئی طلسم کا قیدی بن سکتا ہے اور یہ آگے کے طلسمات میں بھی ہوتا رہے گا۔“ روشن تختی پر حروف ابھرے تو دونوں کانپ گئیں۔

”یہ تو واقعی نئے انداز کے طلسمات ہیں اور حقیقت

میں انتہائی تیز بھڑکتی ہوئی آگ دہک رہی ہو۔“ چاند تارا نے کراہ کر اٹھتے ہوئے کہا اور ملکہ حیرت جادو بھی پریشانی سے اور کراہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”اب کیا کریں حیرت جادو نہ ہی تمہارا خاوند ہوٹر میں آ رہا ہے اور نہ ہی خواجہ کو ہوش آ رہا ہے یہ تو ہم بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکی ہیں۔“ چاند تارا نے پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہاں کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ارے ہاں میرے پاس ایک روشن تختی ہے میں اس سے پوچھتی ہوں۔“ چاند تارا نے کہا اور اپنے جھولے جسے اس نے کندھے سے لٹکا رکھا تھا میں سے ایک چھوٹی سی تختی نکال لی۔ ملکہ حیرت جادو غور سے چاند تارا کے ہاتھ میں موجود اس چھوٹی سی تختی کو دیکھنے لگی۔

”اے روشن تختی مجھے بتایا جائے کہ خواجہ عمرو اور افراسیاب کیسے قیدی بن گئے ہیں اور کیوں ہوش میں نہیں آ رہے اور یہ طلسم آخر ہے کیا۔“ چاند تارا نے

میں بہت ہی خوفناک ہیں جہاں ہم میں سے کوئی بھی کسی طلسم کا قیدی بن سکتا ہے جس طرح اس پہلے طلسم میں خواجہ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب قیدی بن چکے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے بھی روشن تختی پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ لی تھی۔

”اب کیا کریں کیونکہ جو کرنا ہے ہم دونوں نے کرنا ہے غالباً اسی لئے ہمیں بار بار دوستی کرنے کا کہا گیا تھا تاکہ ان نئے طرز کے خوفناک طلسمات کا مقابلہ کیا جاسکے۔“ چاند تارا نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں اب تمہاری روشن تختی کے مطابق ہم ان لوہے کی سلاخوں کو دوبارہ ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے اور اب جب تک ہم دونوں کے ہاتھوں طلسم فنا نہیں ہوتا خواجہ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب متواتر بے ہوش اور قیدی ہی رہیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو چاند تارا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اب دونوں نے یاس بھری نظروں سے اپنے اپنے بے ہوش اور قیدی خاوند

کو دیکھا اور آگے بڑھنے لگیں۔ ان کے ہوش میں آنے کے بعد منظر بدل چکا تھا اور میدان کے بجائے اب وہ کسی پہاڑی درے میں موجود تھیں۔

”میرے خیال میں ہمیں طلسم ایسے نہیں ملے گا مجھے کھما کا جادو کرنا پڑے گا اس سے طلسم ظاہر ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جادوگر بنی ہو اور میں نے اپنی روشن تختی سے اپنے ساتھ تمہاری بھی جتنی رہنمائی کرنی تھی کر دی اب تم بھی کچھ کرو تاکہ اس منحوس طلسم کو فنا کر سکیں۔“ چاند تارا نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کھما کا کامیتر پڑھنے لگی اور کچھ دیر بعد اپنی آنکھیں کھول کر اس نے زمین پر ہاتھ کا اشارہ کیا تو اس میں سے یلخت آگ نکلی اور یہ آگ ایک حسین اور نوجوان لڑکی میں تبدیل ہو گئی جس کا رنگ سفید تھا۔

”کیا حکم ہے ملکہ آپ نے کھما کی کو کیوں طلب کیا ہے۔“ اس لڑکی نے ادب سے کہا۔

”کھما کی مجھے بتاؤ کہ اس طلسم کا توڑ کیا ہے اور

ہم کیسے اسے فنا کر سکتے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے حکم دیتے ہوئے پوچھا۔

”ملکہ حیرت جادو آپ کو اور چاند تارا کو اس پہلے طلسم میں اپنے اپنے ہاتھوں سے خون نکال کر گیارہ قطرے زمیں پر پھینکنا ہوں گے جس سے طلسم کا توڑ ظاہر ہو جائے گا اور پھر اس طلسم کو فنا کرنا ہو گا۔“ کشما کی نے ادب سے کہا۔

”لیکن یہ طلسم ہو گا کیا اور ہم اسے کیسے فنا کر سکتے ہیں اور کیا اس طلسم اور آگے کے طلسمات میں ہمارے جادو اور چاند تارا اور خواجہ عمرو کی کرامتی چیزیں کام کریں گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا تو چاند تارا چونک گئی کیونکہ گزشتہ دونوں خطرناک طلسمات خاص کر پاتال کے سیاہ پرتوں والے طلسم فشاں جادو کے طلسمات میں کئی بار ان کے جادو اور کرامتی چیزوں نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

”ہاں ملکہ آپ اور شہنشاہ افراسیاب کے جادو اور آپ دونوں کے ازلی دشمن جو ان طلسمات میں آپ کے دوست بن کر ساتھ آئے ہیں ان کی کرامتی چیزیں

ان کا ساتھ دیں گی۔“ کشما کی نے کہا تو ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا نے سکھ کا سانس لیا۔

”کیا کوئی اور حل نہیں ہے۔ کیا ہمیں اپنے خون کی بھیجٹ ضرور دینی ہوگی۔“ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں ملکہ بغیر خون کی قربانی کے طلسم کا توڑ نہیں ظاہر ہو گا۔“ کشما کی نے کہا تو چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے طویل سانس لئے۔

”ملکہ یہاں ان طلسمات کو فنا کرنے کے لئے مخصوص اوقات رکھے گئے ہیں اس لئے آپ دونوں کو دیر نہیں کرنی چاہئے ورنہ مخصوص وقت گزرنے پر طلسم آپ دونوں کو فنا کر دے گا اور چونکہ آپ دونوں کے ہاتھوں طلسم فنا نہیں ہو گا تو خواجہ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب بھی مارے جائیں گے۔“ کشما کی نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جاسکتی ہو اب ہمیں طلسم کو فنا کرنے کے لئے قربانی دینی ہی ہوگی۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو کشما کی نے ادب سے سرخم کیا اور غائب ہو گئی۔

”چلو چاند تارا کچھ رہنمائی تمہاری روشن بخشتی نے کر

دی ہے اور کچھ رہنمائی میری غلام طاقت نے کی ہے۔ اب ہمیں اس طلسم کو فنا کرنے کے لئے اپنے خون کی قربانی دینی ہوگی۔“ ملکہ حیرت جادو نے منتر پڑھ کر ایک چاقو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے حیرت جادو لیکن یہ سن کر دل گھبرا رہا ہے کہ یہ طلسمات واقعی بہت عجیب طرز کے ہیں اگلے طلسم میں معلوم نہیں کون ہوش میں رہتا ہے۔“

چاند تارا نے اپنے جھولے سے ایک چاقو نکالتے ہوئے ہونٹ بھیج کر کہا۔

”اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ملکہ حیرت جادو نے اپنی ایک انگلی کو چرکہ لگاتے ہوئے کہا۔“ چاند تارا نے بھی یہی کیا اور دونوں نے دانت پر دانت جمائے درد کو برداشت کیا اور گنتی کرتے ہوئے گیارہ بار اپنے اپنے خون کے قطرے زمین پر پھینکے تو اچانک وہ دونوں کانپ اٹھیں کیونکہ جیسے ہی گیارہویں بار ان دونوں کا خون نیچے گرا تھا اچانک انہیں غرانے کی آواز سنائی دی اور یکنخت دو قد آور شیر ان سے کچھ فاصلے پر نمودار ہو گئے۔ شیر واقعی قوی ہیکل تھے۔

”جلدی کرو چاند تارا اپنی کوئی تلوار وغیرہ نکال لو۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگرچہ یہ طلسمی شیر ہیں لیکن پھر بھی ہم پر بھاری پڑ سکتے ہیں اور ہمیں چیر پھاڑ سکتے ہیں۔“

چاند تارا نے اپنے جھولے سے ایک چھوٹی سی تلوار نکالتے ہوئے کہا جو اس کے ہاتھ میں آتے ہی کافی بڑی ہو گئی تھی۔

یہ تلوار اسے شہزادی سورنگ پری نے دی تھی اور کہا تھا کہ یہ سیاہ تلوار اس کے ہاتھ میں آ کر خود بڑی ہو جائے گی اور اس کی کاٹ سے پتھر بھی کٹ سکتا ہے۔ ملکہ حیرت جادو نے بھی منتر پڑھ کر طلسم جمشید کی تلوار حاصل کر لی تھی۔ اب دونوں جیسے ہی ہوشیار ہوئیں دونوں قوی ہیکل شیر غراتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔

”چاند تارا گھبرانا نہیں ہے اپنے اعصاب پر قابو رکھو ورنہ اصلی نہ ہونے کے باوجود یہ شیر ہم پر حاوی ہو سکتے ہیں البتہ اصلی شیر ہوتے تو ہم دونوں کو پھر بے حد مشکل ہوتی۔“ ملکہ حیرت جادو نے چاند تارا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

شہنشاہ افراسیاب کو جب ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیگم ملکہ حیرت جادو بے ہوش تھی اور ایک پنجرے میں قیدی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمرو اور چاند تارا بھی ساتھ ہی دو پنجروں میں قید اور بے ہوش تھے۔ شہنشاہ افراسیاب اٹھا اور اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کے قریب جا کر اسے آوازیں دینے لگا لیکن ملکہ حیرت جادو کو ہوش نہ آیا۔

”حیرت ہے یہ تینوں پنجروں میں قید کیسے ہو گئے اور میری آوازوں سے بھی نہیں اٹھ رہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے کہا اور ایک منتر پڑھنے لگا تو کچھ دیر بعد ہی سیاہ رنگ کا ایک بوڑھا وہاں نمودار ہوا جس کا وجود دھویں کے اندر تھا۔

”حیرت جادو فکر نہ کرو اب میرا حوصلہ بڑھ چکا ہے۔“ چاند تارا نے کہا اور اسی دوران دونوں شیر غراتے ہوئے ان کے سر پر پہنچ گئے اور غراتے ہوئے ان پر چھلانگ لگائی تو بے اختیار دونوں کے منہ سے خوف بھری چیخیں نکل گئیں لیکن دونوں نے اپنے ہاتھوں میں موجود تلواریں آگے کر دی تھیں اور تلواریں ان شیروں کے پیٹ میں گھستی چلی گئی تھیں۔

شیروں کے منہ سے زور دار دھاڑیں نکلیں اور شیر وں کی دھاڑوں سے بے اختیار ان کے ہاتھوں سے تلواریں نکلتی چلی گئیں اور دونوں بے اختیار خوف سے چلاتے ہوئے کاٹنے لگیں کیونکہ ان کے سامنے دو قوی ہیکل شیر تھے۔ اچانک شیر ایک بار پھر غرائے اور پھر دھماکے سے دونوں شیروں کے جسم پھٹتے چلے گئے۔ ان دونوں شیروں کے دھماکے سے پھٹنے کے بعد اچانک ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی انتہائی تیز ہوا چلنے لگی اور اس ہوا کے چلنے سے ان دونوں کے دماغ میں تاریکی پھیلتی چلی گئی تھی۔

”کیا حکم ہے آقا آپ نے مجھے کس لئے طلب کیا ہے۔“ اس سیاہ رنگ کے بوڑھے نے ادب سے کہا۔  
 ”باسون یہ میری بیوی بے ہوش کیسے ہوئی ہے اور پنجرے میں کیوں قید ہے اور میرے دونوں دشمن بھی قیدی ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔

”آقا آپ اس وقت دوسرے طلسم میں ہیں اور پہلا طلسم ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا کی وجہ سے فنا ہو چکا ہے اور پہلے طلسم کا توڑ تھا کہ وہاں طلسماتی شیروں کے پیٹ میں ایک ساتھ وار کیا جائے اور یہی کچھ ہوا تھا۔ اب آپ دوسرے طلسم میں ہیں اور آپ کو اکیلے ہی اسے فنا کرنا پڑے گا۔“ باسون نے کہا اور شہنشاہ افراسیاب کو دیگر تفصیل بتانے لگا۔

”اوہ۔ یہ تو بہت ہی خطرناک طلسمات ہیں کہ ہر طلسم کو ایک یا دو افراد فنا کریں گے جبکہ باقی افراد بے ہوش اور قید میں رہیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے کہا۔

”آقا۔ آپ کے دونوں دشمن بے ہوش ہیں اور اگر میں چاہوں تو اس قید خانے میں جا سکتا ہوں اور

ان دونوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں لیکن۔“ باسون نے کہا۔  
 ”تم کیا کہنا کیا چاہتے ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”آقا۔ اگر ان دونوں کا خاتمہ ہو گیا تو پھر آپ دونوں بھی انہی طلسمات میں ہلاک ہو جائیں گے۔“ باسون بوڑھے نے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اپنے دشمنوں جن سے ہم نے طلسمات میں داخل ہونے سے پہلے دوستی کی ہے انہیں ختم کرنے میں اتنے بے تاب ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

”معذرت آقا میں نے تو بس آپ کو معلومات دی ہے۔“ باسون بوڑھے نے اس بار خوفزدہ لہجے میں کہا۔  
 ”ٹھیک ہے لیکن یہ بتاؤ کہ اس طلسم کا توڑ کیا ہے مجھے کیا کرنا پڑے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔

”آقا۔ یہاں سے آگے بڑھیں گے تو کچھ دیر بعد آپ کو طلسم کا توڑ خود ہی مل جائے گا۔“ باسون بوڑھے نے کہا۔



”یہ کیا بات ہوئی وہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن تم اس معاملے میں میری کیا مدد کر سکتے ہو“۔ شہنشاہ افراسیاب نے پھر غصے سے پوچھا۔

”آقا آپ یہاں سے ایک سو اکیس قدم آگے جائیں گے اور پھر بائیں طرف رخ کر کے آنکھیں بند کر کے مزید ستر قدم آگے بڑھیں گے تو آپ کو ایک غار نظر آئے گا اسی غار میں دوسرے طلسم کا توڑ موجود ہو گا“۔ باسون نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو“۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو باسون بوڑھا دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

”اُف کیسی طلسماتی دنیا ہے جہاں تین افراد تک بے ہوش ہو سکتے ہیں مجھے عمرو کی طرف سے فکر نہیں ہے کیونکہ اس بد بخت کے ہاتھوں اب تک بے شمار خطرناک طلسمات فنا ہوئے ہیں اور میں اور میری بیوی بھی اپنے طاقتور جادو کی وجہ سے طلسم کو فنا کر دیں گے لیکن اگر کسی طلسم میں عمرو کے ساتھ میں اور میری بیوی بھی قیدی اور بے ہوش ہو گئے تو معلوم نہیں چاند تارا اس طلسم کو فنا کر بھی پائے گی یا نہیں“۔ شہنشاہ

افراسیاب نے پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے خود سے کہا۔

شہنشاہ افراسیاب نے اپنی بے ہوش بیوی اور عمرو اور چاند تارا کی طرف دیکھ کر طویل سانس لیا اور گن کر قدم اٹھاتے ہوئے احتیاط سے آگے بڑھنے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ طلسمات کی دنیا میں تھوڑی سی غلطی ہی بھی ایک موت کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسے ہی ایک سو اکیس قدم پورے ہوئے شہنشاہ افراسیاب نے اپنی آنکھیں بند کیں اور بائیں طرف گھوم کر بدستور آنکھیں بند کئے آگے بڑھنے لگا اور جیسے ہی اس کے ستر قدم پورے ہوئے تو اپنی آنکھیں کھول دیں اور وہ حیرت کی شدت سے اچھل پڑا۔ کیونکہ پہلے یہاں شہنشاہ افراسیاب کو دور دور تک کوئی پہاڑ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اب اسے سامنے ایک پہاڑ میں ایک بہت بڑا غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ ہاں طلسمات کی دنیا میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ شہنشاہ افراسیاب نے خود سے کہا اور اب احتیاط سے آگے بڑھنے لگا۔ غار کے اندر داخل ہوا تو وہاں اندھیرا تھا اس لئے شہنشاہ افراسیاب نے

جادو کے ذریعے جادوئی مشعل حاصل کی اور آگے بڑھنے لگا۔

شہنشاہ افراسیاب بہت خوش تھا کہ طلسماتی دنیا میں اس کا جادو مکمل طور پر کام کر رہا تھا ورنہ گزشتہ طلسم ہفت شکل والی مہم میں اس کا اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو کا جادو بعض جگہ ناکام ہو گیا تھا اور پاتال کے سیاہ پرتوں والے طلسم فشاں جادو کی طلسمی مہم میں تو اکثر جگہ ان کے جادو ناکام ہوئے تھے اور جگہ جگہ اپنے خون کی بھینٹ دینے کے بعد انہوں نے اس خوفناک مہم کو فنا کیا تھا اور اس مہم کا تصور کر کے شہنشاہ افراسیاب خوف سے کانپ گیا تھا لیکن اب اپنے جادو کے مکمل طور پر ساتھ ہونے پر خوش تھا۔

کچھ دیر بعد شہنشاہ افراسیاب اس غار سے باہر نکل گیا۔ اب شہنشاہ افراسیاب نے دیکھا کہ وہ ایک ریگستان میں ہے جہاں سفر کرتے ہوئے اس کے پاؤں ریت میں ڈھنس رہے تھے۔ یہ بدبخت کیسا طلسم ہے یہاں ریت ہی ریت ہے اور یہاں چلنا بھی محال ہے۔ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے کہا۔ شہنشاہ

افراسیاب کو اطمینان تھا کہ اس کا جادو یہاں مکمل کام کر رہا ہے اس لئے کسی مشکل کی صورت میں اپنے جادو سے وہ مدد لے سکتا تھا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد شہنشاہ افراسیاب کو بے زاری ہونے لگی اور تھکاوٹ بھی محسوس ہونے لگی تھی اس لئے اب وہ طلسم کو کوسنے لگا تھا۔ اچانک شہنشاہ افراسیاب کو تیز آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب چونک گیا۔

”اوه لگتا ہے میں دوسرے طلسم کے توڑ کے قریب پہنچ گیا ہوں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے کہا اور ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا تو یہ دیکھ کر خوف سے اس کا چہرہ زرد ہو گیا کہ تین قوی ہیکل اڑیل بھینسے صحرا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور ان تینوں اڑیل بھینسوں کے نتھوں سے جھاگ اور غرا ہٹیں نکل رہی تھیں جیسے شدید غصے میں ہوں۔

”اوه۔ یہ بدبخت بھینسے کہاں سے آگئے یہ تو میرا کچومر نکال دیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔ تینوں بھینسے ڈکراتے ہوئے تیزی سے شہنشاہ افراسیاب کی طرف ہی آ رہے تھے۔ شہنشاہ

افراسیاب یہ دیکھ کر گھبرا گیا اور ریت پر بھاگنے لگا لیکن اس کے پیر بار بار ریت میں ڈھنس رہے تھے جس سے اسے بھاگنے میں دشواری ہو رہی تھی اور اس کے برعکس تینوں بھینسے اس کے قریب ہوتے جا رہے تھے۔

”ادہ اس طرح تو میں ان بدبختوں کا شکار بن جاؤں گا اور تینوں بھینسے ٹکریں مار مار کر میری تکہ بوٹی کر دیں گے اور بھیا تک ترین موت اس طلسم میں میرا مقدر بن جائے گی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ان تینوں بھینسوں کو اپنے قریب آتے دیکھ کر پریشانی سے کہا اور ایک منتر پڑھا تو اس کے ہاتھ میں طلسم سامری کی تلوار اور طلسم جمشید کی ڈھال آ چکی تھی۔

شہنشاہ افراسیاب سمجھ گیا تھا کہ اگر یہ ان بھینسوں سے مقابلہ نہیں کرتا تو یہ اسے ہلاک کر دیں گے اس لئے اس نے بروقت ان سے مقابلے کا سامان جادو سے حاصل کر لیا تھا۔ تلوار سامری اور جمشید جادو کی ڈھال جیسے زبردست جادوئی ہتھیار حاصل کر کے شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر مسکراہٹ ریگ گئی۔ اب تینوں بھینسے ڈکراتے ہوئے اس کے پاس پہنچ چکے تھے اور

تینوں بھینسوں نے ایک ساتھ شہنشاہ افراسیاب کو ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن شہنشاہ افراسیاب چپختا ہوا تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔

اسی دوران ایک بھینسا تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور سر کی بھرپور ٹکر اس کے پیٹ میں مارنے کی کوشش کی لیکن آخری لمحات میں بے اختیار شہنشاہ افراسیاب نے طلسم جمشید کی ڈھال آگے کر دی اور ایسا کرنا اس کی زندگی کا ضامن بن گیا ورنہ اس اڑیل بھینسے کی ٹکر سے اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آتیں۔ جیسے ہی طلسم جمشید کی جادوئی ڈھال بھینسے کو لگی بھینسے کے منہ سے تیز آواز نکلی لیکن اسے کچھ اثر نہ ہوا۔ یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب پریشان ہو گیا۔ اب تین اطراف سے بھینسے اس کے گرد پھیل گئے اور پھر ڈکراتے ہوئے اور نتھوں سے جھاگ نکالتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔

”ارے بدبختو ایک ایک کر کے مجھ سے مقابلہ کرو میں تم تینوں سے ایک ساتھ کیسے لڑ سکتا ہوں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تیز لہجے میں کہا لیکن بھینسے کہاں اس کی

بات سننے والے تھے۔

شہنشاہ افراسیاب ہوشیار ہو گیا اور جیسے ہی تین اطراف سے بھینسے اس کی طرف بڑھے شہنشاہ افراسیاب موٹا ہونے کے باوجود جان بچانے کی غرض سے تیزی سے ایک طرف ہو گیا اور ایک بھینسے کی ٹکڑ سے بال بال بچا اور بھینسا اپنی ہی رو میں آگے دوسرے بھینسے سے جا ٹکرایا اور جیسے ہی دونوں کے سینگوں کی ٹکڑ ہوئی تو چنگاریاں نکلیں لیکن دونوں بھینسے تیزی سے الگ ہو گئے۔ تیسرا بھینسا تیزی سے اچھل کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف لپکا لیکن پھر آخری لمحات میں شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار طلسم سامری کی تلوار آگے کی تو تلوار بھینسے کی آنکھ میں گھستی چلی گئی اور ایک زور دار دھماکہ ہوا اور قوی ہیکل بھینسا اس طرح پھٹ کر فنا ہو گیا جیسے اس کے اندر ہوا بھری ہوئی ہو۔

شہنشاہ افراسیاب نے قدرے سکھ کا سانس لیا لیکن ابھی بھی دو بھینسے باقی تھے جو سرخ انگارہ آنکھوں سے شہنشاہ افراسیاب کو گھورتے اور ڈکراتے ہوئے ایک

ساتھ شہنشاہ افراسیاب کی طرف دوبارہ لپکے تو شہنشاہ افراسیاب نے تلوار سامری اور ڈھال جمشید ایک ساتھ آگے کر دیئے۔ دونوں بھینسے ایک ساتھ ڈھال اور تلوار سے ٹکرائے۔

یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کانپ گیا کہ طلسم سامری کی تلوار ایک بھینسے کے پیٹ میں پوری گھس چکی تھی لیکن بھینسے کو کچھ اثر نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس کے پیٹ سے خون نکلا تھا کیونکہ یہ تینوں طلسمی بھینسے تھے جن میں ایک تو فنا ہو گیا تھا لیکن ان دونوں میں سے ایک اتنی زبردست جادوئی تلوار پیٹ میں گھسنے کے باوجود زخمی تک نہیں ہوا تھا جو کہ شہنشاہ افراسیاب کے ہوش اڑا دینے کے لئے کافی تھا۔ شہنشاہ افراسیاب ادھر ادھر اچھل کود کر کے تھک گیا تھا کیونکہ وہ اپنے ازلی دشمن عمرو اور اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کی طرح دبلا پتلا تو نہیں تھا کہ بار بار اچھل کود کرتا۔

”بدبختو تم مرتے کیوں نہیں کس مٹی کے بنے ہوئے ہو“ شہنشاہ افراسیاب نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی دوران ایک بار پھر ان دونوں میں سے ایک بھینسا اس

کے قریب پہنچا تو شہنشاہ افراسیاب نے تلوار کا وا پوری قوت سے اس کی گردن پر کیا لیکن تلوار ۱۲ طرح اچکی جیسے کسی پتھر پر لگی ہو حالانکہ طلسم سامر کی تلوار میں اتنی طاقت تھی کہ فولاد کو بھی کاٹ کر ر دیتی تھی لیکن یہاں معاملہ الٹا ہوا تھا جسے دیکھ کر اہل شہنشاہ افراسیاب کا خوف سے برا حال ہو گیا۔

بھینسے کو تو کچھ نہیں ہوا تھا لیکن زور دار جھٹکے۔ اس کے ہاتھ سے تلوار سامری چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ شہنشاہ افراسیاب جیسے ہی تلوار اٹھاتے کے۔ جھکا دوسرا بھینسا تیزی سے ڈکراتے ہوئے اس طرف لپکا تو شہنشاہ افراسیاب نے تیزی سے سیدھا کر طلسم جمشید کی ڈھال آگے کر دی تو ڈھال کا حصہ اس بھینسے کی آنکھ میں لگا تو ایک بار پھر زور دھماکہ ہوا اور دوسرا بھینسا بھی پھٹ گیا اور اس نظروں سے غائب ہو گیا۔

”اوہ اب سمجھا ان بد بختوں کی موت آنکھ میں کرنے سے ہوتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے دوسرے طلسمی بھینسے کے فنا ہونے کے بعد مسکراتے ہوئے

اور تیزی سے نیچے جھک کر طلسم سامری کی تلوار اٹھانے لگا تو اسی دوران تیسرا بھینسا غصے سے اس کی طرف لپکا اور شہنشاہ افراسیاب کو ٹکڑے مارنے کی کوشش کی مگر جھکا ہونے کے باوجود شہنشاہ افراسیاب نے اس کے آگے طلسم جمشید کی ڈھال کر دی کیونکہ ایک تو شہنشاہ موٹا تھا اس لئے اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ تیزی سے ایک طرف ہو جاتا۔ اس بھینسے کی ٹکڑے ڈھال پر پڑنے کے باوجود شہنشاہ افراسیاب ریت پر جا گرا اور اسے ایسا لگا جیسے اس کے بدن میں آگ بھر گئی ہو اور شہنشاہ افراسیاب کٹے ہوئے بکرے کی مانند تڑپنے لگا۔

بھینسا ایک بار پھر اس کی طرف بڑھا تو شہنشاہ افراسیاب شدید تکلیف میں ہونے کے باوجود پوری قوت سے ایک طرف ہو گیا کیونکہ طلسم سامری کی تلوار کے ساتھ اب طلسم جمشید کی ڈھال بھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ چکی تھی۔ یہ شہنشاہ افراسیاب کی خوش نصیبی تھی کہ برق رفتاری سے ایک طرف ہونا شہنشاہ افراسیاب کے لئے سود مند ثابت ہوا اور بھینسا اپنی

ہی رو میں آگے بڑھ گیا تو شہنشاہ افراسیاب اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہو اور تیزی سے طلسم سامری کی تلوار کی طرف لپکا۔ یہ شہنشاہ افراسیاب کی خوش قسمتی تھی کہ ڈھال کی وجہ سے وہ بھینے کی ٹکر سے بچ گیا ورنہ اس کا بھر کس نکل چکا ہوتا اور اس کی موت سے طلسم کے تینوں بے ہوش قیدی بھی طلسم کا شکار ہو جاتے۔

شہنشاہ افراسیاب موٹا ہونے کے باوجود تیزی سے طلسم سامری کی تلوار تک پہنچ ہی گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تھوڑی سی غفلت اس کی موت کا سبب جائے گی۔ طلسم سامری کی تلوار جیسے ہی اس کے ہاتھ میں آئی بھینسا ڈکراتے ہوئے اس کے سر پر پہنچ چکا تھا اور شہنشاہ افراسیاب کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اٹھ کر اس پر وار کرتا اس لئے تلوار اٹھاتے ہی اس نے تلوار کا رخ آگے کی طرف کر دیا اور اس بار خوش نصیبی سے تلوار کی نوک اس تیسرے بھینے کی بھی آنکھ میں لگی تو اسی وقت زور دار دھماکہ ہوا اور طلسمی بھینسا اس کی نظروں سے غائب ہو گیا اور اس کے غائب

ہوتے ہی ایک بار پھر بے حد شور سنائی دیا جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر رو رہی ہوں اور ساتھ ہی گھٹا ٹوپ اندھیرا بھی چھا چکا تھا اور ایک بار پھر تیز ہوا چلنے لگی اور اس طلسمی ہوا کی وجہ سے شہنشاہ افراسیاب کا دماغ تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

Pakistanipoint

Waqar  
Azeem

عمرو کو ہوش آیا تو وہ چونک پڑا کیونکہ اس کے سامنے دو پنجرے تھے اور ایک پنجرے میں اس کی بیوی چاند تارا اور دوسرے پنجرے میں شہنشاہ افراسیاب قید اور بے ہوش تھے۔ جبکہ ملکہ حیرت جادو زمین پر گری ہوئی تھی جیسے وہ بھی بے ہوش ہو۔ عمرو چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”چاند تارا اٹھو یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔“ عمرو نے پنجرے میں قید بے ہوش چاند تارا کو آواز دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سلاخ کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی۔

”خبردار عمرو سلاخ کو ہاتھ مت لگاؤ اور تمہارے آواز دینے پر تمہاری بیوی اٹھنے والی نہیں ہے اور

میرے سرتاج شہنشاہ افراسیاب بھی اس طلسم کے قیدی ہیں۔“ اس سے پہلے کہ عمرو چاند تارا والے پنجرے کی سلاخ کو ہاتھ لگاتا اسے ملکہ حیرت جادو کی تیز آواز سنائی دی۔ عمرو نے ملکہ حیرت جادو کو دیکھا جو اب بے ہوش نہیں تھی بلکہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

”کیا مطلب حیرت جادو تم یہ بات کیسے یقین سے کہہ سکتی ہو اور ہم طلسمات کی دنیا کے پہلے طلسم میں ہیں تو تمہارا خاوند اور میری بیوی قیدی کیسے بن گئے۔“ عمرو نے حیرت سے ملکہ حیرت جادو سے پوچھا۔

”شاید موٹے لوگوں کو یہ طلسم پسند نہیں کرتا اس لئے انہیں قید کر دیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

”تم کہنا کیا چاہتی ہو کیا پہلے طلسم میں یہ دونوں اس طرح قید رہیں گے اور تم نے مجھے سلاخ کو ہاتھ لگانے سے کیوں روکا ہے۔“ عمرو نے پھر حیرت سے پوچھا۔

”عمرو پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس وقت تم اور میں یعنی ہم دونوں کس طلسم میں ہیں

دوستی کرنے کے باوجود ایک دوسرے پر طنز کرنا اور دل کی بھڑاس نکالنا نہیں چھوڑا تھا۔

”میرے خیال میں عمرو اب تمہیں اور مجھے طلسم کی فناہی کے لئے مل کر اس طلسم میں کام کرنا ہو گا ورنہ آپس کی لڑائی ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔ یہ میری زندگی کے حیرت انگیز ترین خطرناک طلسمات ہیں جہاں طلسم کو فنا کرنے والا قید بھی ہو سکتا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں حیرت جادو تم درست کہتی ہو میں نے بھی اب تک لاتعداد خطرناک طلسمات فنا کئے ہیں لیکن واقعی ایسے ہولناک لہجے ہوئے طلسمات میری زندگی میں بھی کبھی نہیں آئے جہاں طلسمات کو فنا کرنے والا ہی قید ہو جائے خیر مجھے بولنے والی گڑیا سے پوچھنا چاہئے کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔“ عمرو نے زنبیل سے بولنے والی گڑیا نکال کر ملکہ حیرت جادو سے کہا۔

”عمرو تمہاری زنبیل میں دنیا جہاں کی چیزیں موجود ہیں جن کی مدد سے تم بہت سے طلسمات فنا کر چکے

لیکن اتنا تمہیں بتا دوں کہ ہم دونوں پہلے طلسم میں نہیں ہیں کیونکہ وہ میرے اور تمہاری بیوی چاند تارا کے ہاتھوں فنا ہو چکا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور پھر اس نے عمرو کو دیگر تفصیلات بھی بتا دیں۔

”اوہ۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہوئے طلسمات ہیں اور ان گیارہ طلسمات میں کوئی بھی کسی طلسم میں بے ہوش اور طلسم کا قیدی بن سکتا ہے۔“ عمرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں عمرو شاید اسی لئے ہی تو ہم چاروں کو بار بار دوستی کرنے کا کہا گیا تھا۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”پھر تو ہو سکتا ہے یہ دوسرا طلسم بھی نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے دوسرا طلسم تمہارے موٹے خاوند کے ہاتھوں فنا ہو چکا ہو۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور شاید تیسرا طلسم بھی تمہاری بھینس جیسی موٹی اور بد عقل بیوی کے ہاتھوں فنا ہو چکا ہو۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو ہنس پڑا اور ملکہ حیرت جادو بھی اپنی بات پر ہنس پڑی کیونکہ انہوں نے سیاہ محل میں داخلے کے طلسمات کی دنیا میں



”اُف۔ واقعی یہ تو بہت خطرناک طلسمات ہیں اگر تین افراد تک کو ان طلسمات کے قیدی اور بے ہوش ہو سکتے ہیں تو میں اور میری بیوی ان طلسمات کا شکار ہو سکتے ہیں۔“ عمرو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”اور خواجہ یہی کچھ ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے حیرت جادو یہ اچھا ہے کہ مجھے تم جیسی بدبخت اور نابکار جادوگرنی کا ساتھ حاصل ہے میرا مطلب ہے اچھی جادوگرنی کا ساتھ حاصل ہے ہم دونوں مل کر اس تیسرے طلسم کو فنا کر دیں گے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمرو۔ عیاری، مکاری میں اور دوسروں کو الو بنانے میں تم جیسا شیطان بھی دنیا میں کہیں نہیں ہو گا مجھے تم جیسے بدمعاش اور خزانہ چور کے ساتھ کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں دونوں کا فائدہ ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی مسکراتے ہوئے اور دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے کہا۔

”بولنے والی گڑیا اس تیسرے طلسم کا توڑ کیا ہے۔“

”ہو۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو بھی مسکرا نے لگا۔

”اے بولنے والی گڑیا مجھے بتایا جائے کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اسے کیسے فنا کیا جا سکتا ہے۔“ عمرو نے بولنے والی گڑیا کے سر پر اگلوٹھا رکھ کر دباتے ہوئے پوچھا تو بولنے والی گڑیا کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

”خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ عمرو اور ملکہ حیرت جادو اس وقت سیاہ طلسمات کے تیسرے طلسم میں ہیں کیونکہ پہلا طلسم ملکہ حیرت جادو اور شہزادی چاند تارا کی وجہ سے فنا ہوا تھا اور دوسرا طلسم شہنشاہ افراسیاب کی وجہ سے فنا ہوا ہے۔“ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا تین افراد بھی کسی طلسم میں بے ہوش ہو سکتے ہیں۔“ عمرو نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا اور ملکہ حیرت جادو بھی چونک کر بولنے والی گڑیا کو دیکھنے لگی۔

”ہاں خواجہ ان گیارہ طلسمات میں کہیں بھی ایک، دو یا تین افراد بے ہوش ہو سکتے ہیں۔“ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

عمرو نے بولنے والی گڑیا سے پوچھا۔

”معلوم نہیں لیکن خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ تم دونوں آگے بڑھو گے تو تم دونوں کو طلسم کا توڑ مل ہی جائے گا۔“ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے حیرت جادو آگے بڑھو پاتال کے سیاہ پرتوں کے ہولناک طلسمات میں تو دو بار میں افراسیاب کے ساتھ کام کر چکا ہوں آج پہلی بار تمہارے ساتھ بھی اس طلسم میں کام کرنا پڑے گا۔“ عمرو نے بولنے والی گڑیا کو زنبیل میں رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اب عمرو اور ملکہ حیرت جادو ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے کچھ دیر بعد ان دونوں نے خود کو ایک جنگل میں پایا۔

”ارے یہ کیا یہ تو جنگل ہے اور یہ اچانک کہاں سے آ گیا۔“ ملکہ حیرت جادو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”حیرت جادو تم خود بہت بڑی جادوگرنی ہو اور مجھ سے بہتر جانتی ہو۔“ عمرو نے غور سے جنگل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے ایسا لگتا ہے جیسے یہاں کوئی خطرہ ہے۔“

لیکھت ملکہ حیرت جادو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب کیسا خطرہ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔“ عمرو نے حیرت سے کہا۔

”عمرو ان طلسمات میں میری جادوئی طاقتیں پوری طرح کام کر رہی ہیں اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی ان دیکھی موت ہماری طرف بڑھ رہی ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے لیکھت چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک زور سے عمرو کو دھکا دیا اور خود بھی نیچے گر گئی اور اسی دوران درجن کے قریب تیر سائیں کی آواز کے ساتھ ان کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔ عمرو نے پہلے تو حیرت اور غصے سے ملکہ حیرت جادو کو دیکھا لیکن پھر تیروں کو دیکھ کر چونک پڑا۔

”اوہ۔“ یہاں اس جنگل میں تو نہ معلوم کہاں سے تیر چل رہے ہیں اگر تم مجھے بروقت دھکا نہ دیتی تو میں مر جاتا۔“ عمرو نے اس بار مشکور نگاہوں سے ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھ کر کہا۔

”عمرو مجھے تمہاری زندگی سے کوئی غرض نہیں ہے بلکہ میری اور شہنشاہ افراسیاب کی تو شدید خواہش ہے

کہ تم کسی طرح مر جاؤ لیکن کیا کروں تمہارے مرنے سے تمہاری بیوی چاند تارا کے ساتھ میں اور شہنشاہ افراسیاب بھی مارے جائیں گے لہذا مجبوری کے تحت طلسمات کے آخر تک ہم سب کا زندہ رہنا ضروری ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے ٹھیک کہا ہے اور میں اور چاند تارا بھی تم دونوں بدبختوں کی موت کے خواں ہیں لیکن ان طلسمات میں واقعی ہم سب مجبور ہیں۔“ عمرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھنے لگا۔

”نہیں ابھی لیٹے رہو۔ ہو سکتا ہے پھر اس طلسم میں کوئی ان دیکھا حملہ ہو جائے مجھے کولون سے پوچھنے دو۔“ ملکہ حیرت جادو نے بدستور نیچے لیٹے ہوئے عمرو کو مشورہ دیا تو عمرو نے اس کی بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کولون حاضر ہو۔“ ملکہ حیرت جادو نے بدستور نیچے لیٹے ہوئے ایک منتر پڑھ کر کہا تو اچانک ایک سیاہ رنگ کا مینڈھا وہاں نمودار ہو گیا۔

”کیا حکم ہے ملکہ عالیہ۔ آپ نے مجھے کس لئے

طلب کیا ہے۔“ اس مینڈھے کے منہ سے انسانی آواز نکلی جسے سن کر عمرو بالکل حیران نہ ہوا کیونکہ اس کی زندگی کا بیشتر حصہ جادوگروں کے ان جادو منتر کو دیکھنے میں ہی گزرا تھا۔

”کولون۔ مجھے بتاؤ کہ اس طلسم کا توڑ کیا ہے اور ہم اس کا کیسے خاتمہ کر سکتے ہیں اور یہ اچانک تیر کہاں سے آئے تھے اور اس جنگل میں آگے کتنی ایسی جگہ ہیں جہاں موت کے چھپے تیر ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

”ملکہ بس طلسمی جنگل کے آغاز میں ہی موت کے تیر چھپے ہوئے تھے آگے نہیں ہیں لیکن آپ دونوں آگے بڑھیں گے تو اس طلسمی جنگل کے درختوں کا رنگ سبز کی بجائے سرخ ہو جائے گا اور وہاں آپ کو اور خولجہ عمرو کو اپنے خون کی بھینٹ ایک ساتھ دینی ہو گی اور خون کے سات سات قطرے زمین پر پھینکنے ہوں گے ورنہ مخصوص وقت گزرنے کے بعد آپ اور بے ہوش شہنشاہ اور ساتھ ہی آپ کے دشمن عمرو اور اس کی بیوی سب ہی کا خاتمہ ہو جائے گا۔“ کولون

مینڈھے نے ادب سے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو“۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور یہاں بھی خون کی بھیٹ کا سن کر اس کا منہ بن گیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ طلسمات کی دنیا ہے اور یہاں قربانی دیئے بغیر طلسم کو کبھی فتح نہیں کیا جاسکتا۔ عمرو نے بھی ہونٹ بھیج لئے تھے کیونکہ ظاہری بات ہے اب درد کو برداشت کرنا پڑے گا اور خون دینا پڑے گا۔ عمرو اور ملکہ حیرت جادو اٹھ کھڑے ہوئے تھے کیونکہ کولون نے انہیں بتا دیا تھا کہ دوبارہ تیر نہیں آئیں گے اور پھر عمرو اور ملکہ حیرت جادو ایک بار پھر جنگل میں آگے بڑھنے لگے اور کچھ دیر بعد جنگل میں درختوں کے پتوں کا رنگ اب سبز کے بجائے سرخ نظر آنے لگا تو دونوں سمجھ گئے تھے کہ اب انہیں خون کی قربانی دینی ہے۔

اب عمرو نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی زنبیل سے ایک چاقو نکال لیا اور ملکہ حیرت جادو نے بھی جادو کے ذریعے ایک چاقو حاصل کر لیا اور دونوں نے اپنی ایک ایک انگلی کو چرکہ لگایا تو دونوں کے منہ سے

سکاری کی آوازیں نکلیں لیکن دونوں نے گن کر سات بار نیچے خون کے چھینٹے گرائے تو اچانک جنگل میں ایک لمحے کے لئے گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا لیکن پھر فوراً ہی روشنی ہوگئی لیکن یہ ایک لمحہ ہی ان کے لئے حیرت انگیز تھا کیونکہ اب جنگل کی بجائے دور دور تک چٹیل پہاڑیاں ان دونوں کا منہ چڑا رہی تھیں۔

”اُف یہ طلسم بھی کیسے کیسے رنگ بدل رہا ہے“۔ ملکہ حیرت جادو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمرو اور ملکہ حیرت جادو دونوں ان پہاڑوں میں ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ اب آگے کس طرح جائیں کیونکہ ان کے چاروں اطراف بلند و بالا پہاڑ تھے۔

”لگتا ہے طلسم کا توڑ ہمارے قریب ہی موجود ہے“۔ عمرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے“۔ ملکہ حیرت جادو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”یہاں موت کی سی خاموشی ہے اور طلسمات کی دنیا میں جہاں بالکل سناٹا ہوتا ہے وہاں طلسم ضرور گل کھلاتا ہے“۔ عمرو نے کہا۔

اس سے پہلے کہ ملکہ حیرت جادو یا عمرو کچھ بولتے اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں گونجنے لگیں اور یکلخت ان دونوں کے سامنے چھ کالی بھجنگ اور خوفناک شکل کی چڑیلیں نمودار ہو گئیں اور ان سب کے منہ سے خوفناک قہقہے نکل رہے تھے۔

”اوہ۔ دعوت کا مزہ نہیں آئے گا کیونکہ ہمارے طلسم میں جو جوڑی داخل ہوئی ہے وہ تو مریل سی ہے ان میں گوشت اور خون کی بہت کمی ہے۔“ ان میں سے ایک چڑیل نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں بانتی بہن تم درست کہتی ہو یہ جوڑی تو مریل سی ہے لیکن پھر بھی ان دونوں کے جسم میں جتنا بھی خون اور گوشت ہے اس سے ہم اپنی بھوک تو نہیں مٹا سکتیں لیکن ان دونوں کے خون سے اپنی پیاس ضرور مٹا سکتی ہیں۔“ ایک اور چڑیل نے کہا۔ ان چڑیلوں کی شکلیں اتنی زیادہ بھیانک تھیں کہ عمرو اور ملکہ حیرت جادو دونوں خوف سے ان چڑیلوں کو دیکھنے لگے تھے اور یہ تو سمجھ ہی گئے تھے کہ اس تیسرے طلسم کا توڑ یہی منحوس خوفناک چڑیلیں ہی ہیں جو ان دونوں کا

خون پینے اور گوشت کھانے کے درپے ہیں۔  
”لعنتی خالہ میرا خون بہت کڑوا ہے جس سے آپ سب کو بد ہضمی ہو جائے گی البتہ میری نئی نئی دوست ملکہ حیرت جادو کو حیران مت کرو اور اس کا خون پی جاؤ کیونکہ اس کا خون بے حد میٹھا ہے۔“ عمرو نے احمقوں کی طرح سر ہلاتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو غصے سے عمرو کو دیکھنے لگی۔

”ہاں میرا خون بہت میٹھا ہے لیکن میرا گوشت بہت زہریلا ہے البتہ اس مریل بوڑھے کا گوشت بہت لذیذ ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے عمرو کو گھورتے ہوئے کہا۔

”اے بوڑھے لعنتی میری سب سے چھوٹی بہن کا نام ہے۔ میرا نام بانتی ہے اور ہم سب تم دونوں کا خون پیئیں گے اور گوشت کھائیں گے اس لئے دونوں کے نیچے لیٹ جاؤ تاکہ ہم سب بھوکی بہنیں تم دونوں کے خون اور گوشت سے ضیافت اڑا سکیں۔“ بانتی چڑیل نے کہا جو غالباً ان بہنوں میں سب سے بڑی تھی۔

”میں جادوگروں کی ملکہ ہوں بد بخت چڑیلو میں

مد مقابل پر ہزار من کا ہی پڑتا تھا۔ عمرو کو عوج بن عنق کی تلوار نکالتے دیکھ کر ملکہ حیرت جادو نے اپنے ایک جادو کے ذریعے طلسم جشید کی تلوار حاصل کر لی تھی۔

”تو تم دونوں ہم سے مقابلے پر اتر آئے ہو ٹھیک ہے اب تم دونوں کی موت بہت بھیانک ہوگی اور ہم تم دونوں کے ایک ایک اعضاء کو کاٹ کر تڑپا تڑپا کر خاتمہ کریں گے اور تم دونوں کے خون اور گوشت سے ضیافت اڑائیں گے۔“ بانتی چڑیل نے غصے سے کہا اور اس نے ہاتھ ہلایا تو اس کے ہاتھ میں بہت بڑا گرز آ گیا اور اس کی دیگر پانچوں بہنوں کے ہاتھوں میں بھی گرز آ گئے جنہیں دیکھ کر ملکہ حیرت جادو کے ساتھ عمرو بھی حیران ہو گیا تھا کہ بظاہر دہلی پتلی، مریل اور بوڑھی چڑیلوں کے ہاتھوں میں اتنے وزنی ہتھیار کیسے آ گئے جن کو انہوں نے کمال پھرتی سے تھاما ہوا تھا اور ان دونوں کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

”ملکہ ہوشیار ہو جاؤ بظاہر یہ شیطان کی خالائیں مریل نظر آتی ہیں لیکن ان میں سانڈھوں کی طاقت ہے۔“ عمرو نے کہا۔

تمہیں اپنا خون پلاؤں اور گوشت کھانے کو دوں کیا تم سب کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے غصے سے کہا کیونکہ وہ بھی ان خوفناک چڑیلوں سے خوفزدہ ہونے کے بعد اب سنبھل چکی تھی۔

”اور میرا نام عمرو ہے میں عیار زماں شعلہ تپاں برق رواں اور موت جادوگراں ہوں تم سب بوڑھی چڑیلوں کا خاتمہ کر کے ہی دم لوں گا۔“ عمرو نے بھی کہا۔

”بکواس بند کرو تم دونوں۔ یہاں کسی بد بخت ملکہ اور نابکار عیار زماں کی دال نہیں گلے گی یہاں ہماری حکومت ہے شرافت سے نیچے لیٹ جاؤ تاکہ ہم بہنیں تم دونوں کا خون پی سکیں ورنہ تم دونوں کی موت بہت بھیانک ہوگی۔“ بانتی چڑیل نے اس بار غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

”چلو حیرت جادو ان سب خالاؤں کو اپنا کمال دکھا ہی دیتے ہیں۔“ عمرو نے زمبیل سے عوج بن عنق کی ہزار من وزنی تلوار نکالتے ہوئے کہا جو اس کے ہاتھ میں آتے ہی ہلکی پھلکی ہو جاتی تھی لیکن اس کا وار

”عمرو مجھے معلوم ہے اور میں ہوشیار ہوں“۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور اسی دوران تین چڑیلیں ملکہ حیرت جادو کے پاس پہنچ گئیں اور تین چڑیلیں عمرو کے قریب آ گئیں اور ایک ساتھ ان پر حملہ کیا۔ عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بوڑھی چڑیلوں سے نہیں بلکہ ہاتھیوں سے اس کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ عمرو کے ہاتھ میں چونکہ عوج بن عنق کی ہزار من وزنی تلوار تھی لیکن پھر بھی عمرو ہل کر رہ گیا تھا کیونکہ چڑیلیں بہت پھرتی سے اس پر وار کر رہی تھیں مگر عمرو بھی عیارزماں اور برق رواں تھا۔ وہ پھرتی سے ان چڑیلوں کے وار روک رہا تھا اور ان کا مقابلہ کر رہا تھا اور دوسری طرف ملکہ حیرت جادو بھی ان تینوں چڑیلوں سے بھرپور انداز میں مقابلہ کر رہی تھی اور ڈھالوں اور تلواروں کے ٹکراؤ سے جھٹکار اور شور برپا ہو رہا تھا۔ جلد ہی عمرو اور ملکہ حیرت جادو نے ان تلواروں کی وجہ سے اپنے مد مقابل تین تین چڑیلوں میں سے دو دو چڑیلوں کا خاتمہ کر دیا اور اب عمرو اور ملکہ حیرت جادو کے مد مقابل صرف ایک ایک چڑیل تھی جو غصے کی شدت سے گرز سے

ان کا مقابلہ کر رہی تھیں۔ عمرو اور چاند تارا کا تھکاوٹ سے بڑا حال ہو گیا تھا کیونکہ ان چڑیلوں نے ان کا کافی دیر تک مقابلہ کیا تھا اور بہت مشکل سے فنا ہوئی تھیں۔

اس دوران عمرو کے جسم پر گرز لگا جو آخری چڑیل نے مارا تھا۔ عمرو کے منہ سے زور دار چیخ نکلی لیکن پھر بھی اس نے تلوار نہ چھوڑی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی تو پھر اس کی بھیانک موت یقینی ہے۔ عمرو جیسے ہی نیچے گرا چڑیل اس کے سر پر پہنچ گئی لیکن عمرو نے لیٹے لیٹے اس تیزی سے تلوار اس کے پیٹ میں ماری تو چڑیل کے جسم میں آگ لگ گئی۔ عمرو نے طویل سانس لیا اور ملکہ حیرت جادو کو دیکھنے لگا جس کے پیٹ میں اس کی مد مقابل کا گرز لگا تھا۔ گوکہ ملکہ حیرت جادو نیچے گر چکی تھی لیکن تلوار اس نے بھی ہاتھ سے نہ چھوڑی تھی اور نیچے گرتے ہی اس نے چڑیل کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی جس سے اس آخری چڑیل کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی تیز شرر برپا ہوا اور تیز آندھی

چلنے لگی اور تیز ہوا میں غالباً بے ہوشی کا اثر تھا جس سے عمرو اور ملکہ حیرت جادو جو بہت مشکل سے اس طلسم کو فتح کر سکے تھے ان دونوں کے ذہن تاریک ہو گئے اور دونوں نیچے گرتے چلے گئے اور یہ ان دونوں کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے اپنے ہتھیار آخری وقت تک نہیں چھوڑے تھے ورنہ اس طلسم کی بھیانک چڑیلیں ان کا خاتمہ کرنے میں دیر نہ کرتیں۔

Pakistanipoint

ملکہ حیرت جادو کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران بلکہ ایک لحاظ سے خوفزدہ ہو گئی کہ اس کا خاوند شہنشاہ افراسیاب ایک پنجرے میں قید تھا اور بقیہ دو پنجروں میں عمرو اور چاند تارا الگ الگ قید تھے اور تینوں بے ہوش تھے۔ ملکہ حیرت جادو سمجھ گئی کہ اسے اکیلے اس طلسم کو مخصوص وقت گزرنے سے پہلے فنا کرنا ہو گا اگر اس نے مخصوص وقت میں طلسم کو فنا نہ کیا تو اس کی موت یقینی ہو جائے گی۔ ملکہ حیرت جادو نے اس بار کسی کو آواز دینے اور جگانے کی کوشش نہ کی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ سب فضول ہے جب تک اس کے ہاتھوں طلسم فنا نہیں ہوتا۔ ملکہ حیرت جادو ابھی اور ان تینوں کو ایک نظر دیکھ کر آگے بڑھ گئی تاکہ اس



طلسم کا توڑ ڈھونڈ کر اسے فنا کر سکے۔

”مجھے معلوم کر ہی لینا چاہئے کہ یہ طلسم ہے جہاں صرف میں ہی ہوش میں ہوں۔“ کچھ دیر آگے بڑھنے کے بعد ملکہ حیرت جادو نے خود سے کہا اور ایک طاقتور منتر پڑھ کر ہاتھ جھٹکا تو سیاہ رنگ کا ایک سانپ نمودار ہو گیا جس کا منہ کافی بڑا تھا۔

”کیا حکم ہے ملکہ آپ نے سوسوکارا کو کس لئے طلب کیا ہے۔“ اس سیاہ رنگ کے سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔ ملکہ حیرت جادو اس طلسم میں بھی اپنے جادو کو کام کرتے دیکھ کر خوش ہو گئی تھی۔

”سوسوکارا تم میری بہت طاقتور غلام طاقت ہو مجھے بتاؤ کہ اس وقت میں کس طلسم میں ہوں اور اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے سخت لہجے میں پوچھا۔

”ملکہ۔ مجھے اپنی طاقتوں سے معلوم ہو گیا ہے کہ اس بار آپ اور شہنشاہ اپنے ازلی دشمن خواجہ عمرو اور اس کی بیوی شہزادی چاند تارا، ان سیاہ محل کے داخلے کے طلسمات میں دوستوں کی حیثیت سے آئے ہیں اور

یہ واقعی بہت الجھے ہوئے طلسمات ہیں کہ طلسم کا فاتح طلسم فنا کرنے کے بعد بے ہوش ہو جاتا ہے اور اگلے کسی طلسم میں اسے ہوش آتا ہے تو اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اب کسی طلسم میں ہے اور آپ چاروں کا ایک ساتھ سفر کرنا آپ سب کے لئے ہی بہت اچھا ہے اب جیسا کہ سوائے آپ کے آقا افراسیاب، عمرو اور چاند تارا تینوں ہی بے ہوش اور طلسم کے قیدی ہیں۔“ سوسوکارا سانپ کے منہ سے پھر انسانی آواز نکلی۔

”ہاں یہ تو سب مجھے معلوم ہو چکا ہے مجھے یہ بتاؤ کہ اس وقت میں کون سے طلسم میں ہوش میں آئی ہوں اور اس طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے اور زیادہ سخت لہجے میں پوچھا۔

”ملکہ آپ تیسرے طلسم میں بے ہوش ہونے کے بعد اس سے اگلے یعنی چوتھے طلسم میں ہیں۔ پچھلے طلسم کو فنا کرنے میں خواجہ عمرو آپ کے ساتھ تھا لیکن اب آپ کو اکیلی یہ چوتھا طلسم فنا کرنا ہو گا اور آپ کو جاکوبا کا جادوسات بار پڑھنا ہو گا پھر آپ کے

سامنے چوتھا طلسم ظاہر ہو جائے گا۔“ طلسمی سانپ  
سوسوکارا نے ادب سے انسانی آواز میں کہا۔

”ہونہ۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔“ ملکہ حیرت جادو  
نے ہونٹ بھیچے ہوئے کہا کیونکہ جاکوبا کا طاقتور منتر  
پڑھنے کے لئے اسے مرغا بن کر منتر پڑھنا تھا کیونکہ  
یہی اس جادو کا اصول تھا اس لئے ملکہ حیرت جادو  
نے اسے واپس جانے کا حکم دیا تھا۔

”جو حکم ملکہ عالیہ۔“ سوسوکارا سانپ نے کہا اور پھر  
دھواں بن کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

”اوہ۔ جاکوبا کا منتر تو بہت طاقتور ہے اور اس  
میں ذرا سی غلطی ہو جائے تو منتر پڑھنے والے پر بھی  
الٹ سکتا ہے اور مجھے آگ بھی لگ سکتی ہے لیکن اگر  
منتر کامیاب ہو جائے تو پھر جاکوبا منتر پڑھنے سے  
آگ کے دریا میں بھی گھسنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“ ملکہ  
حیرت جادو نے سوسوکارا سانپ کے جانے کے بعد  
بدستور ہونٹ بھیچے خود سے کہا۔

”ٹھیک ہے اب جو ہو گا دیکھا جائے گا میرے  
پیچھے کوئی فوج نہیں لگی ہوئی جو جلدی میں منتر غلط ہو

جائے گا۔ مجھے سکون سے منتر پڑھنا ہو گا۔“ ملکہ حیرت  
جادو نے اس بار خود اعتمادی سے کہا اور اپنے دونوں  
ہاتھ لاتوں سے گزار کر کانوں کو پکڑ کر مرغا بن کر منتر  
پڑھنے لگی اور جیسے جیسے ملکہ حیرت جادو منتر پڑھتی جا  
رہی تھی اس کا جسم شدید گرم ہوتا چلا جا رہا تھا اور  
اس کے پورے وجود سے پسینہ نکلنے لگا تھا لیکن ملکہ  
حیرت جادو بدستور مرغا بنے اونچی آواز میں منتر پڑھتی  
رہی پھر یلخت اس کے جسم کو اتنی زور کا جھٹکا لگا کہ  
ملکہ حیرت جادو اچھل کر نیچے گری لیکن نیچے گرنے کے  
بعد وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ ملکہ حیرت  
جادو نے کامیابی سے جاکوبا کا انتہائی خطرناک منتر پڑھ  
لیا تھا اور جسم کو جھٹکا لگنا اسی بات کی علامت تھی کہ  
منتر کامیاب ہو گیا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کا پورا وجود  
پسینے سے تر تھا اور اس کا چہرہ بھی سرخ انگارہ ہو چکا  
تھا۔

”میرے خیال ہے اب مجھے آگے بڑھنا چاہئے اور  
کچھ دیر بعد میں طلسم کے توڑ کے قریب پہنچ جاؤں  
گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے پھر خود سے کہا اور آگے

بڑھنے لگی اور ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اس کے سامنے یکھٹ آگ کا دریا نمودار ہو گیا جس میں انتہائی شدید آگ بھڑک رہی تھی۔  
 ”اوہ۔ اب سبھی مجھے سوسوکارا نے کیوں جا کو بانتر پڑھنے کو کہا تھا یقیناً مجھے اس آگ کے دریا میں جا کر طلسم کے توڑ کو فنا کرنا ہو گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے چونکتے ہوئے کہا۔ اب ملکہ حیرت جادو نے ہنکارہ بھرا اور پھر اعتماد کے ساتھ آگ کے بھڑکتے دریا میں داخل ہو گئی۔

ملکہ حیرت جادو آگ میں گھسی تو واقعی اسے کچھ نہیں ہوا تھا جو کہ اسی طاقتور منتر کا اثر تھا ورنہ ملکہ حیرت جادو آگ میں جاتے ہی جل کر راکھ ہو جاتی۔ آگ کے بھڑکتے دریا میں جانے کے بعد ملکہ حیرت جادو کے پورے جسم سے پسینہ تیزی سے بہہ رہا تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے یہاں آگ کے دریا میں منتر پڑھ کر طلسم سامری کی تلوار حاصل کر لی کیونکہ آگ کے بھڑکتے دریا میں اسے حیرت انگیز طور پر سب کچھ نظر آ رہا تھا اور ملکہ حیرت جادو آگے بڑھتی چلی جا رہی

تھی اور بہت چوکنا تھی کیونکہ یہ طلسماتی دنیا تھی اور یہاں کسی بھی لمحہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ اچانک ملکہ حیرت جادو کو مگر مچھوں کا شور سنائی دیا تو ملکہ حیرت جادو ہوشیار ہو گئی۔

”اوہ۔ لگتا ہے مجھے اس طلسمی آگ کے دریا میں ان طلسمی مگر مچھوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور غالباً یہی اس چوتھے طلسم کا توڑ ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ اسی دوران تین بڑے بڑے خونی آنکھوں والے مگر مچھ ملکہ حیرت جادو کے قریب پہنچ گئے جن کے منہ سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے اور یہ آگ سرخ رنگ کی نہیں بلکہ نیلے رنگ کی تھی۔ یہ تینوں مگر مچھ جیسے ہی نیلے رنگ کی آگ منہ سے باہر پھینکتے اس سرخ آگ کے دریا میں مزید آگ بھڑک اٹھتی تھی اور اس طلسمی بھرکتی آگ کے دریا میں تلاطم برپا ہو جاتا تھا۔

اچانک ایک مگر مچھ آگ کے دریا سے ابھر کر ملکہ حیرت جادو کے بالکل قریب پہنچ گیا اور اس نے اپنا بھاڑ سامنہ کھولا اور ملکہ حیرت جادو کو کاٹنے کی کوشش

کی لیکن ملکہ حیرت جادو گو کہ آگ کے دریا میں تھی جہاں ہر طرف سرخ آگ کے شعلے لپک رہے تھے لیکن ملکہ حیرت جادو آسانی سے تیر رہی تھی کیونکہ اس نے بہت طاقتور عمل کا منتر پڑھا تھا۔ اب جیسے ہی مگرچھ نے اس پر حملہ کیا ملکہ حیرت جادو تیزی سے ایک طرف ہو گئی اور مگرچھ کا حملہ ناکام ہو گیا۔

ملکہ حیرت جادو نے دیکھا کہ اس دوران بقیہ دو مگرچھ ایک جگہ ساکت ہی تھے البتہ ان کے منہ سے نیلی آگ کے شعلے بدستور نکل رہے تھے۔ ملکہ حیرت جادو ایک طرف ہوئی تو مگرچھ اس کی طرف پلٹا اور اس نے تیزی سے ملکہ حیرت جادو کی طرف آگ کا شعلہ منہ سے نکال کر مارا تو ملکہ حیرت جادو کے منہ سے انتہائی دردناک چیخ نکل گئی کیونکہ اس نیلی آگ کے شعلے نے اس کے وجود میں گویا آگ بھر دی تھی۔ ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ سے طلسم سامری کی تلوار چھوٹ گئی اور ملکہ حیرت جادو آگ کے دریا میں گر کر اس طرح تڑپنے لگی جیسے اس کی گردن پر چھڑی پھیر دی گئی ہو۔

اسی دوران اس پر حملہ آور مگرچھ پھر اس کی طرف منہ کھول کر بڑھا۔ ملکہ حیرت جادو نے تکلیف کے باوجود اس مگرچھ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا اس لئے اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے پوری قوت سے اس مگرچھ سے دور ہو گئی اور جیسے ہی دوبارہ مگرچھ نے نیلی آگ کا شعلہ اس کی طرف پھینکا ملکہ حیرت جادو تیزی سے ایک طرف ہو چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مگرچھ کے منہ سے نکلی ہوئی نیلی آگ کی لپک بے حد تیز ہے اور ملکہ حیرت جادو آگ کے دریا میں ہونے کے باوجود اس نیلی آگ سے ماری جاسکتی ہے۔ ملکہ حیرت جادو نے ایک بار پھر منتر پڑھا تو اس کے گرد نیلا دھواں چھا گیا جو اس کے پورے وجود کے گرد چھایا ہوا تھا۔

”اوہ۔ شکر ہے مجھے اس نازک موقع پر فوراً ہی راکا پاکا کا خاص منتر یاد آ گیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے اس بار خوش ہوتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی ملکہ حیرت جادو کے گرد نیلا دھواں چھایا بقیہ دونوں مگرچھ بھی تیزی سے حرکت میں آ گئے جیسے انہیں ابھی ہوش آیا ہو اور

اب تینوں مگرچھ ملکہ حیرت جادو کی طرف بڑھے تو ملکہ حیرت جادو کی خوشی اور شوخی ایک بار پھر ختم ہو گئی لیکن چونکہ اس بھرتی آگ کے طلسمی دریا میں ملکہ حیرت جادو کا جادو مکمل طور پر کام کر رہا تھا اس لئے اس نے اپنے طاقتور جادو کے زور سے ایک بار پھر طلسم جمشید کی تلوار اور طلسم سامری کی ڈھال حاصل کر لی جو پہلے گرنے سے اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ اب جیسے ہی تینوں مگرچھ اپنے بھاڑ جیسے منہ سے نیلی آگ کے شعلے نکالتے ہوئے اس کے قریب پہنچے ملکہ حیرت جادو ان طلسمی ہتھیاروں سے ان سے مقابلے پر ڈٹ گئی۔ ملکہ حیرت جادو نے جیسے ہی ایک مگرچھ کی آنکھ میں تلوار کا وار کیا اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے کسی سخت چٹان پر تلوار ماری ہو۔

”حیرت ہے یہ کیسے بد بخت مگرچھ ہیں جو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں ورنہ طلسم جمشید کا وار پتھر کے بھی ٹکڑے اڑا دیتا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ تینوں مگرچھ اس پر مسلسل آگ کے شعلے مار رہے تھے لیکن نیلے دھوئیں کی وجہ سے ملکہ حیرت جادو

اس انتہائی خطرناک آگ کے شعلوں سے محفوظ تھی۔ ملکہ حیرت جادو چونکہ دہلی پتل تھی اس لئے تیزی سے ادھر ادھر اچھل کر ان مگرچھوں سے خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی اور ان پر وار بھی کر رہی تھی لیکن یہ دیکھ کر وہ خوف سے کانپ اٹھی کہ اس کی خطرناک تلوار کے وار سے ان تینوں مگرچھوں کو کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا۔

”آف۔“ یہ تو میں بہت مشکل میں پھنس گئی ہوں ان بد بختوں پر تو میری تلوار کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا۔ میں کب تک ان کا مقابلہ کروں گی جیسے ہی میں تھک جاؤں گی یہ مگرچھ میری تکہ بوٹی کر دیں گے بلکہ ہو سکتا ہے مخصوص وقت گزرتے ہی یہ بھرتی آگ کا طلسمی دریا مجھے جلا کر راکھ کر دے کیونکہ جاکو با منتر کا اثر بہت دیر تک نہیں رہتا۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوف کی شدت سے چلاتے ہوئے خود سے کہا۔

اچانک ایک مگرچھ آگ کے دریا میں ڈوب کر اس کے بالکل قریب پہنچ گیا اور اسے کاٹنے کی کوشش کی کیونکہ مگرچھوں نے دیکھ لیا تھا کہ ان کی نیلی مہلک

آگ کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ جیسے ہی اچانک آگ کے دریا کے نیچے سے نکل کر اس کے سر پر ایک مگرچھ پہنچا تو ملکہ حیرت جادو کے منہ سے خوف سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس نے تیزی سے ڈھال سامری آگے کر دی لیکن تیزی کی وجہ سے اس کا دوسرا ہاتھ جس میں اس نے طلسم جشید کی تلوار پکڑی ہوئی تھی وہ ہاتھ جلدی میں ڈھال کے کنارے پر لگا تو ملکہ حیرت جادو کے منہ سے درد کی شدت سے چیخ نکل گئی کیونکہ ایسا ہونے سے ایک تو اس کے ہاتھ سے طلسم جشید کی تلوار چھوٹ گئی تھی۔ دوسرا ڈھال کے کنارے پر ہاتھ لگنے سے اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا جس سے خون رسنے لگا تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے چیخے ہوئے اپنے ہاتھ کو جھکا تو اس کے ہاتھ سے نکلنے والے خون کے چھینٹے آگ کے دریا میں گرے اور ایک دو قطرے اسی مگرچھ پر بھی گرے تو اچانک مگرچھ کو سیاہ آگ لگ گئی اور مگرچھ بھک سے سیاہ آگ میں جلنے لگا۔

”اچھا تو ان مگرچھوں کو صرف خون سے فنا کیا ؟

سکتا ہے۔“ اس مگرچھ کو مرتے دیکھ کر اس بار ملکہ حیرت جادو نے تکلیف میں ہونے کے باوجود خوشی سے کہا اور خود ہی آگے بڑھنے لگی اور تیزی سے دیگر دونوں مگرچھوں پر اپنا ہاتھ جھٹک کر خون کے چھینٹے ان پر پھینکنے لگی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ پہلے ہی بہت دیر کر چکی ہے اور کسی بھی وقت طلسم کو فنا کرنے کا مخصوص وقت گزرنے والا ہے۔

جیسے ہی اس کی خون کے چھینٹے دیگر دونوں مگرچھوں پر پڑے تو یلکھت ان دونوں کے جسموں کو بھی آگ لگ گئی اور سیاہ آگ انہیں جلانے لگی۔ جیسے ہی یہ تینوں طلسم شکن طلسمی مگرچھ سیاہ آگ میں جل کر فنا ہوئے ہر طرف تیز چیخ و پکار اور گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور آگ کا دریا بھی خود ہی ختم ہو گیا۔ ملکہ حیرت جادو تیز گھٹا ٹوپ اندھیرے میں کھڑی تھی کہ اچانک تیز طوفانی ہوا چلنے لگی جس میں بے ہوشی کا اثر تھا اور پھر ملکہ حیرت جادو کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا اور یہ دھڑام سے نیچے گری اور تاریکیوں میں ڈوب گئی۔

”تو چلو اٹھو۔ نیچے بیٹھے تو اس طرح ہو جیسے اپنے پھوپھا جی کے گھر آئے ہوئے ہو اگر اس طلسم کا مخصوص وقت گزر گیا تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ عمرو نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں واقعی ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور عمرو نے ایک نظر اپنی قیدی اور بے ہوش بیوی کو دیکھا اور شہنشاہ افراسیاب نے اپنی قیدی اور بے ہوش بیوی کو دیکھا اور ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔

”افراسیاب ان طلسمات کی تباہی کے بعد تم اور تمہاری بیگم نے میرے ہاتھوں ہلاک ہونا ہی ہے لیکن اس طلسم کو فنا کرنے میں میرا بھرپور ساتھ دینا ہے اور اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔“ عمرو نے بدستور شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اسے غصے اور حیرت سے دیکھنے لگا۔

”تم میرے ہی ہاتھوں ہلاک ہو گے دیکھ لینا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ناگواری سے کہا۔

”ارے میرے دوست نما دشمن تمہیں معلوم ہی ہے

عمرو کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ شہنشاہ افراسیاب بھی ہوش میں ہے اور ہونٹ بھیچنے اپنی بے ہوش اور قیدی بیوی کو دیکھ رہا ہے جو پنجرے میں قید تھی۔ عمرو نے بھی چاند تارا کو دیکھا جو بے ہوش تھی اور ملکہ حیرت جادو کی طرح قید تھی۔

”لگتا ہے افراسیاب اس طلسم کو مجھے اور تمہیں مل کر فنا کرنا ہو گا۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہاں عمرو ہم دونوں کی بیگمات تو ان طلسمات کی قیدی بن چکی ہیں اور بے ہوش ہیں لہذا ہم دونوں کو ہی طلسم فنا کرنا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چوکتے ہوئے عمرو کی طرف دیکھ کر کہا۔

جادوگروں کی ملکہ ہونے کے باوجود بہت دلی پتلی ہے  
تم سے پتی رہتی ہوگی۔“ عمرو نے اس بار ہنستے ہوئے  
کہا تو شہنشاہ افراسیاب بھی ہنس پڑا۔

”ہاں عمرو ہم دونوں ایک دوسرے کے ازلی دشمن  
ہیں لیکن میں آج تک تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکا اور تمہارا  
سارا غصہ اپنے ساتھیوں پر اتارتا ہوں اور یہاں تک  
کہ بعض اوقات شدید غصے کے عالم میں اپنی بیگم ملکہ  
حیرت جادو کو بھی دھنک کر رکھ دیتا ہوں اور وہ بیچاری  
منتیں کرتی رہ جاتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

”لیکن افراسیاب میرا حال تم سے مختلف ہے۔“ عمرو  
نے اس بار بیچاری سے کہا۔

”ہاں عمرو میں جانتا ہوں میں ہٹا کٹا ہوں اور  
میری بیوی دلی پتلی ہے اس کے برعکس بیوی چاند تارا  
گو کہ عمر میں تم سے بہت چھوٹی ہے لیکن ہنسنے کی  
طرح موٹی ہے اور تم مرل سے ہو اور مجھے معلوم  
ہے جب چاند تارا کو غصہ آتا ہے تو وہ تمہیں دھنک  
کر رکھ دیتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ہنستے ہوئے

کہ میرا حافظہ بہت کمزور ہے اور میں تمہیں دعا دینے  
کے بجائے بددعا دے بیٹھا ہوں اس لئے میرے  
موٹے گینڈے اودہ معذرت چاہتا ہوں زبان غوطہ کھا  
گئی میرے اچھے دوست ناراض مت ہونا۔“ عمرو نے  
بدستور شرارت بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ  
اسے معلوم تھا کہ طلسمات ہیں کچھ اس طرح کہ عمرو  
جتنا مرضی شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیگم کو برا بھلا  
کہہ لے نہ یہ ان دونوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور  
نہ ہی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ان دونوں کو  
نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

”عمرو تم بہت چرب زبان ہو لیکن تم اب خاموش  
ہی رہنا ہے ورنہ تم میرے غصے سے واقف ہو کہ  
جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں پھر کچھ نہیں دیکھتا۔“  
شہنشاہ افراسیاب نے کھیانی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

”نہیں افراسیاب تم میرا اب تک کچھ نہیں بگاڑ سکے  
بلکہ میرے ہاتھوں ہی لٹتے رہے ہو البتہ تم جادوگروں  
کے شہنشاہ ہو اور جب تمہیں غصہ آتا ہو گا تو بیچاری  
ملکہ حیرت جادو جو عمر میں تم سے بہت چھوٹی ہے اور



کہا تو عمرو بھی کھیانے انداز میں ہنسنے لگا۔  
 ”ہاں افراسیاب میں عیار زماں موت جادوگراں اکثر  
 اوقات اپنی غصیلی بیوی کے ہتھوڑے نما ہاتھوں سے مار  
 کھا کر اپنی ہڈیاں سہلاتا رہتا ہوں۔“ عمرو نے بیچارگی  
 سے کہا تو شہنشاہ افراسیاب زور سے ہنس پڑا۔  
 ”میرے خیال میں عمرو ہمیں معلوم کر لینا چاہئے کہ  
 یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے کیونکہ ہم  
 دونوں باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔“ شہنشاہ  
 افراسیاب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔  
 ”ہاں افراسیاب تم درست کہتے ہو ہم واقعی باتوں  
 میں وقت ضائع کر رہے ہیں اور میں بے شمار طلسمات فنا  
 کر چکا ہوں لیکن یہ نئے انداز کے طلسمات واقعی  
 عجیب ہیں جہاں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ہم اب کون  
 سے طلسم میں ہیں۔“ عمرو نے بھی اس بار تشویش بھرے  
 لہجے میں کہا اور اپنی زنبیل سے لوح سلیمانی نکال لی۔  
 ”اے لوح سلیمانی مجھے بتاؤ کہ میں اور افراسیاب  
 سیاہ محل کے داخلے کے کس طلسم میں ہیں اور اسے  
 کیسے فنا کیا جا سکتا ہے۔“ عمرو نے لوح سلیمانی کی

طرف دیکھ کر کہا تو شہنشاہ افراسیاب جو اپنے جادو کا  
 استعمال کرنا چاہتا تھا عمرو کو لوح سلیمانی نکالتے دیکھ کر  
 اسے دیکھنے لگا۔

”خواجه عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اور افراسیاب اس  
 وقت سیاہ طلسمات کے پانچویں طلسم میں ہیں اور تم  
 دونوں کو آنکھیں بند کر کے سر کے بل گیارہ سو قدم  
 آگے بڑھنا ہو گا پھر آنکھیں کھولو گے تو تم دونوں کے  
 سامنے طلسم شروع ہو جائے گا اور اگر آخری قدم میں  
 بھی تم گر پڑے تو پھر طلسم تم دونوں پر بھاری پڑ  
 جائے گا۔“ لوح سلیمانی میں الفاظ ابھر آئے۔

”اوہ۔ الٹا ہو کر گیارہ سو قدم یہ تو بہت زیادہ ہیں  
 ہم کیسے سر کے بل گیارہ سو قدم چل سکتے ہیں۔“ عمرو  
 نے تشویش سے پوچھا اور لوح سلیمانی پر درج الفاظ  
 شہنشاہ افراسیاب بھی پڑھ رہا تھا اور انہیں پڑھ کر  
 شہنشاہ افراسیاب کا سانس بھی گویا رک سا گیا۔

”تم دونوں کو ایسا کرنا پڑے گا اور خواجه عمرو کی  
 زنبیل کی تمام کرامتی چیزیں مدد کریں گی اور افراسیاب  
 کا جادو بھی مکمل طور پر ان طلسمات میں کام کرے گا

”معلوم نہیں تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو تعریف بھی کرتے ہو اور دل بھی جلا دیتے ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو ہنس پڑا۔ پھر شہنشاہ افراسیاب نے جادو کے ذریعے ایک قالین منگوا لیا اور عمرو نے بھی اپنی زنبیل سے ایک اڑن قالین نکال لیا اور دونوں اپنے اپنے قالین پر آکر سر کے بل الٹا ہو گئے۔

اڑن قالین مجھے یہاں سے پورے گیارہ سو قدم دور لے چلو نہ ایک قدم زیادہ نہ ایک قدم کم اور احتیاط سے مجھے گرنا نہیں چاہئے۔“ عمرو اور شہنشاہ افراسیاب نے ایک ساتھ کہا تو بغیر کسی جھٹکے کے ان دونوں کے اڑن قالین اڑے اور آگے بڑھنے لگے اور کچھ دیر بعد پھر نیچے آکر زمین پر ٹک گئے۔

”بہت خوب شہنشاہ تمہارا مشورہ اچھا تھا اور ہم بھیا تک موت سے بچ لکے ہیں۔“ اس بار عمرو نے دل سے شہنشاہ افراسیاب کی تعریف کی کیونکہ اس کے منصوبے سے دونوں نے گیارہ سو قدم بغیر کسی مشکل کے طے کر لئے تھے جو ایک لحاظ سے ناممکن کام تھا

اس لئے اپنی عقل لڑاؤ اور جلدی کرو۔“ لوح سلیمانی میں الفاظ درج الفاظ تبدیل ہو گئے۔

”اوہ۔ یہ تو ہم بہت مشکل میں پھنس چکے ہیں ہم کیسے اتنا زیادہ سر کے بل چل سکتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی سے ہونٹ بھیچتے ہوئے کہا۔ عمرو نے لوح سلیمانی زنبیل میں رکھ لی اور سوچنے لگا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔

”سوچو شہنشاہ وقت بہت کم ہے۔“ عمرو نے بھی پریشانی سے کہا۔

”اگر ہم اڑن قالین پر سر کے بل کھڑے ہو جائیں اور اڑن قالین ہمارے کہنے پر گیارہ سو قدم کا فاصلہ طے کرے تو کیا اس سے اس طلسم کی خوفناک شرط پوری ہو سکتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو عمرو چونک گیا اور تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

”بہت خوب افراسیاب تم واقعی جادوگر ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو مگر شکل سے تم چمار ہی لگتے ہو۔“ عمرو نے خوش ہو کر کہا۔

لیکن شہنشاہ افراسیاب کی ذہانت کی وجہ سے ہو گیا تھا۔  
 ”ایک تو میرا دشمن نمبر ایک یعنی تم عیار زماں اور  
 دوسرا میری بیوی ملکہ حیرت جادو، تم دونوں بہت تیز  
 اور چالاک ہو اس لئے تم دونوں کی سنگت میں کچھ  
 ذہانت تو مجھ میں بھی آگئی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے  
 مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو ہنس پڑا۔

”چلو اب آگے بڑھو ہم پہلے ہی بہت دیر کر چکے  
 ہیں۔“ عمرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو شہنشاہ  
 افراسیاب نے بھی سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔  
 عمرو نے اپنا قالین زمبیل میں رکھ لیا تھا اور شہنشاہ  
 افراسیاب کا قالین بھی غائب ہو چکا تھا اور پھر دونوں  
 ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ اچانک ان دونوں کی  
 آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لیکن صرف کچھ دیر  
 کے لئے اور پھر جب اندھیرا دور ہوا تو دونوں حیرت  
 کی شدت سے اچھل پڑے کیونکہ ان دونوں نے خود کو  
 ایک گھنے جنگل میں پایا تھا۔

”میرے خیال میں اسی جنگل میں طلسم کا توڑ ہو  
 گا۔“ عمرو نے کہا۔

”ہاں ایسا ہی ہو گا اس لئے تو ہمیں ایک لمحے میں  
 ہی اس جنگل میں پہنچا دیا گیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب  
 نے کہا اور اب دونوں پھر ایک ساتھ آگے بڑھنے  
 لگے۔ اچانک ان دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں  
 نکل گئیں۔ منظر ہی کچھ ایسا بھیانک تھا۔ کچھ آگے  
 بڑھنے کے بعد ان دونوں نے دیکھا کہ جنگل کے اس  
 حصے میں درختوں پر انسانوں، دیوؤں اور پریوں کے  
 کٹے ہوئے سر لٹکے ہوئے تھے اور ان کی کٹی ہوئی  
 گردنوں سے خون رس رہا تھا اور یہ منظر تھا ہی اتنا  
 بھیانک کے بے حد بہادر ہونے کے باوجود عمرو اور  
 شہنشاہ افراسیاب دونوں کے منہ سے چیخیں نکل گئی  
 تھیں۔

”خواب۔ یہ۔ یہ۔ سس۔ سب کیا ہے۔“ شہنشاہ  
 افراسیاب نے خوف سے گھگھیاتے ہوئے کہا۔  
 ”معلوم نہیں یہ کیسا بھیانک طلسم ہے۔“ عمرو نے  
 بھی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے خیال میں ہمیں ان کو نظر انداز کر کے  
 آگے بڑھنا ہو گا کیونکہ ہو سکتا ہے یہ سب ہمیں

گئے۔ عمرو نے یہ بھیانک ترین منظر دیکھ کر خوف کی شدت سے چلاتے ہوئے کہا اور آگے کی طرف بھاگنے لگا تو شہنشاہ افراسیاب بھی تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور دونوں کے چہروں پر شدید خوف طاری تھا۔ مردوں عورتوں اور دیوؤں اور پریوں کے کٹے ہوئے سر بے ہنگم انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے ان کا پیچھا کرنے لگے۔ دونوں خوف کی شدت سے چلاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ جنگل ہونے کی وجہ سے ان کی رفتار تو کم تھی لیکن شدید خوف کی وجہ سے دونوں آگے بڑھ رہے تھے۔ اچانک دونوں کو ٹھوکر لگی اور دونوں دھڑام سے نیچے گرے اور جیسے ہی نیچے گرے دونوں کسی خلاء میں گرنے لگے اور ان کے منہ سے نکلنے والی چیخیں اور تیز ہو گئیں۔ کچھ ہی دیر بعد دونوں نے دیکھا کہ وہ خلاء میں گرنے کے بعد جھاڑیوں کے ایک بہت بڑے جھنڈ میں گرے ہیں اور جھاڑیوں کے گھنے جھنڈ میں گرنے کی وجہ سے انہیں کچھ نہیں ہوا تھا۔

”آف۔ بہت ہی بھیانک اور الجھا ہوا طلسم ہے۔“  
شہنشاہ افراسیاب نے بے بسی سے عمرو کی طرف دیکھتے

ڈرانے اور طلسم کے توڑ سے دور کرنے کے لئے کیا گیا ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ہاں افراسیاب یقیناً ایسا ہی ہے اس لئے ہمت کر کے آگے بڑھو اور فکر نہ کرو تمہارے ساتھ عیار زماں شعلہ تپاں ہے۔“ عمرو نے ہمت کرتے ہوئے کہا حالانکہ یہ بھیانک منظر دیکھ کر اس کا اپنا دل لرز گیا تھا۔

”ہاں چلو آگے بڑھتے ہیں واقعی ہمیں ان شعبدوں سے ڈرنا نہیں چاہئے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا تو دونوں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔

”ہاہا۔ ہی ہی ہی! انہیں بھیانک قہقہے سنائی دیئے اور ان دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو انسانی سر جن میں مرد اور عورتیں دونوں شامل تھیں اور دیوؤں اور پریوں کے کٹے ہوئے سروں کے منہ سے بھیانک قہقہے نکلنے لگے تھے اور وہ درختوں سے نیچے آ کر ان دونوں کے سر پر منڈلانے لگے۔

”بھاگو ورنہ یہ بھیانک سر کٹے ہمارا خاتمہ کر دیں

ہوئے کہا۔  
 ”ہاں شہنشاہ بہت ہی ہولناک طلسم ہے اور ابھی تک ہم یہ بھی معلوم نہیں کر سکے کہ اس کا توڑ کب ہے۔“ عمرو نے بھی بے بسی سے کہا اور دونوں ادھر ادھر دیکھنے لگے لیکن شکر کہ اب سرکٹے انہیں کہیں نظر نہیں آ رہے تھے۔

”وقت گزرتا جا رہا ہے مجھے جاباجا سے اس طلسم کا توڑ پوچھنا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور ایک منہ پڑھ کر زور سے ہاتھ جھٹکا تو ان کے سامنے دھواں نمودار ہوا اور ایک بوڑھے کے روپ میں تبدیل ہو گیا۔

”جاباجا تم سیاہ دنیا کے محافظ ہو مجھے جلدی بتاؤ کہ ان طلسمات کے پانچویں طلسم کا توڑ کیا ہے اور ہم کیسے اسے فنا کر سکتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بے تابی سے پوچھا تو عمرو بھی اسے پریشانی سے دیکھ لگا۔

”آقا آپ کو اور آپ کے ازلی دشمن خواجہ عمرو جو ان طلسمات میں آپ کا دوست ہے دونوں کو اپنے

خون کے اکیس قطرے اس جنگل کے اکیس درختوں پر گرانے ہوں گے جس سے آپ دونوں کے سامنے چار سیاہ رنگ کے خونخوار جنگلی کتے آئیں گے اور آپ دونوں کو ان کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کا خاتمہ کرنا ہو گا اور دیر مت کریں کیونکہ طلسم کا مخصوص وقت ختم ہونے میں بس تھوڑی ہی دیر رہ گئی ہے۔“ جاباجا نے کہا۔

”اوہ۔ کوئی اور حل نہیں ہے کیا ہمیں اپنے خون کی بھیٹ ضرور دینی ہوگی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے منہ بنا کر کہا کیونکہ خون کی بھیٹ دینا بہت مشکل اور تکلیف دہ عمل تھا اور عمرو بھی اس کی بات سن کر پریشان ہو گیا تھا کیونکہ ایک دو نہیں بلکہ اکیس درختوں پر خون پھینکنا تھا۔

”نہیں آقا اور کوئی حل نہیں ہے اور آپ اب دونوں دیر مت کریں اور اپنی تکلیف کو نہ دیکھیں ورنہ مخصوص وقت گزرنے کے بعد آپ دونوں طلسم کے فنا ہونے سے پہلے طلسم کا شکار ہو جائیں گے۔“ جاباجا نے کہا تو دونوں نے اپنے ہونٹ بھیچ لئے۔

شہنشاہ افراسیاب نے بھی جلدی سے جادو کے زور سے طلسم سامری کی تلوار حاصل کر لی۔

عمرو کی زنبیل کی کرامتی چیزوں کی یہ خصوصیت تھی کہ اگر کوئی چیز اس کے ہاتھ سے نیچے گر جاتی تھی تو خود ہی زنبیل میں چلی جاتی تھی اور عمرو اسے پھر سے نکال سکتا تھا اور ایسا ہی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے ساتھ تھا کہ ان کی جادوئی چیزیں ان کے ہاتھ سے نکلنے کے بعد بھی ضائع نہیں ہوتی تھیں اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو انہیں پھر سے جادو کے ذریعے حاصل کر لیتے تھے۔ اب جیسے ہی عمرو نے تلوار حیدی اور شہنشاہ افراسیاب نے طلسم سامری کی تلوار حاصل کی چاروں قد آور، طاقتور اور خوفناک کتے ان کے سروں پر پہنچے، عمرو اور شہنشاہ افراسیاب ان سے مقابلہ کرنے لگے۔

کتے طاقتور اور بھاری بھر کم ہونے کے باوجود بہت تیز اور پھرتیلے تھے اور ادھر ادھر اچھل کر ان پر حملے کر رہے تھے اور عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کو ایک دو بار زخمی بھی کر چکے تھے لیکن پھر بھی عمرو اور شہنشاہ

”ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو“۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو جابا جابا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب شہنشاہ افراسیاب نے نہ چاہتے ہوئے بھی جادو کے زور پر ایک چاقو منگوا لیا اور عمرو نے بھی بُرا سا منہ بناتے ہوئے زنبیل سے ایک چاقو نکال لیا اور دونوں نے اپنی ایک ایک انگلی پر کٹ لگائے تو دونوں کے منہ سے درد سے کراہ نکل گئی لیکن دونوں کو برداشت کرنا پڑا کیونکہ طلسم کا خاتمہ کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔

اب دونوں ایک ساتھ آگے بڑھے اور ترتیب سے ہر درخت پر ہاتھ جھٹک جھٹک کر اس پر اپنا خون گرانے لگے اور جیسے ہی کنتی کرتے ہوئے اکیسویں درخت پر خون کے چھینٹے مارے اچانک انہیں کتوں کے بھونکنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ دونوں نے دیکھا تو چونک گئے کیونکہ قد آور اور سیاہ رنگ کے بڑے منہ والے خونخوار اور طاقتور چار کتے غراتے ہوئے اور بھونکتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔ عمرو نے جلدی سے زنبیل سے تلوار حیدی نکال لی اور

افراسیاب نے اپنی تلواریں نہیں چھوڑی تھیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جیسے ہی ہتھیار ان کے ہاتھ سے چھوٹیں گے یہ خونخوار کتے ان پر پل پڑیں گے اور ان کی تکیہ بوٹی کر دیں گے۔

”میرے خیال میں یہ طلسمی کتے ایسے نہیں مریں گے اور طلسم کا مخصوص وقت گزر جائے گا مجھے کچھ اور ہی کرنا پڑے گا۔“ عمرو نے کہا اور زنبیل میں ہاتھ ڈال لیا اور سیاہ دھاگے کی ڈوری کا تصور کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چرخی آگئی جس میں سیاہ رنگ کی ڈوری لپٹی ہوئی تھی۔

”اے سیاہ ڈوری جلدی سے ان طلسمی خونخوار کتوں کے پاؤں کو جکڑ لے۔“ عمرو نے کہا تو اس چرخی سے سیاہ رنگ کی ڈوری خود ہی کھلی اور پھر یکلخت ان غراتے ہوئے خونخوار کتوں کے پاؤں سے لپٹی چلی گئی اور ایک زور دار جھٹکا دیا تو چاروں کتوں کے پاؤں کٹتے چلے گئے۔ عمرو کو یہ سیاہ ڈوری ایک بزرگ نے خفے میں دی تھی اور کہا تھا کہ مشکل میں اگر یہ سیاہ ڈوری کو حکم دے تو یہ اس کے دشمن جو اصلی ہوں یا

طلسمی سب کے پاؤں کو جکڑ کر کاٹ دے گی۔ اب جیسے ہی ان چاروں کتوں کے پاؤں کٹے یکلخت ہر طرف بے پناہ شور اور گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور اس کے بعد تیز ہوا چلنے لگی جس میں بے ہوشی کا اثر تھا اور عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کے ذہن تاریکیوں میں ڈوبتے چلے گئے جو کہ طلسم کا خاصہ تھا۔

Pakistanipoint

Waqar  
Azeem

”عمرو میرے مجازی خدا تم میرے ہاتھوں بہت پڑے ہو لیکن فکر نہ کرو میرے پاس شہزادے ارژنگ دیو اور اس کی منگیت شہزادی سورنگ پری کے دی ہوئی نایاب چیزیں ہیں اور اس طلسم میں تمہیں میں مرنے نہیں دوں گی اور اسے فنا کر کے ہی رہوں گی۔“ چاند تارا نے عمرو کے پنجرے کے قریب جاکر پُرعزم لہجے میں کہا لیکن اس کے پنجرے کی سلاخ کو ہاتھ نہ لگایا کیونکہ گزشتہ طلسم میں وہ سلاخ کو ہاتھ لگانے کا انجام بھگت چکی تھی اور اسے معلوم تھا اس طلسم کے فنا ہونے تک عمرو اور ان کے دشمن ہوش میں نہیں آ سکتے۔

اب چاند تارا انہیں چھوڑ کر آگے بڑھنے لگی اور ان سے دور ہو گئی لیکن کافی موٹی ہونے کی وجہ سے جلدی ہی تھک گئی۔

”ارے میں کیا احمقوں کی طرح چلتی جا رہی ہوں مجھے روشن تختی سے مشورہ لے لینا چاہئے کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔“ چاند تارا نے دھب سے نیچے بیٹھتے ہوئے کہا لیکن پھر چیخ مار کر اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اسے چاقو مار دیا

چاند تارا کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ صرف وہی آزاد ہے اور ہوش میں ہے جبکہ اس کا خاوند عمرو بھی ایک پنجرے میں قید ہے اور بے ہوش ہے اور ان کے دشمن شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی بے ہوش ہیں اور الگ الگ پنجروں میں قید ہیں۔

”لگتا ہے مجھے اس طلسم میں خود ہی کچھ کرنا ہو گا اور گو کہ پہلے بھی دو بار میں بہت خطرناک طلسماتی دنیا کا سفر کر چکی ہوں لیکن وہاں خواجہ میرے ساتھ تھا لیکن اب میں بالکل تنہا ہوں اور اس طلسم کو مجھے ہی فنا کرنا ہو گا اسی میں میرے خاوند سمیت سب کا فائدہ ہے۔“ چاند تارا نے پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے خود سے کہا اور طویل سانس لے کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔



”حیرت ہے یہ نیچے ایسا کیا ہے جو بیٹھنے سے ایسا لگتا ہے کسی نے زخمی کیا ہو۔“ چاند تارا نے خوف بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر اسے اپنا وہم سمجھ کر پھر بیٹھنے کی کوشش کی تو وہی حال ہوا اور اسے ایسا لگا جیسے واقعی کسی نے اسے چاقو مارا ہو۔

”اُف یہ تو بہت عجیب اور خوفناک طلسم ہے۔“ چاند تارا نے گہر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”مجھے اب دیر نہیں کرنی چاہئے اور روشن تختی سے مشورہ کر کے جلدی سے ہی اس خوفناک طلسم کو فنا کرنا ہو گا ورنہ بھیاںک موت ہی میرا مقدر بنے گی۔“ چاند تارا نے کہا اور اس بار نیچے بیٹھنے کے بجائے کھڑی رہ کر ہی اس نے اپنے جھولے سے روشن تختی نکال لی۔

”اے روشن تختی مجھے بتایا جائے کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔“ چاند تارا نے پریشانی سے پوچھا۔

”شہزادی چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اس وقت سیاہ طلسمات کے چھٹے طلسم میں ہے۔“ پھر گزشتہ پانچ

طلسمات کی تفصیل روشن تختی میں ابھرنے لگی۔

”اچھا ہوا ہے کہ پانچ طلسم فنا ہو چکے ہیں اب تو میں بھی اس طلسم کو فنا کر کے ہی رہوں گی لیکن اس طلسم کا توڑ کیا ہے اور اس طلسم میں نیچے بیٹھنے سے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے کسی نے حملہ کر کے زخمی کر دیا ہو۔“ چاند تارا نے پھر روشن تختی سے سوال پوچھا۔

”شہزادی چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ اس طلسم میں زمین میں طلسمی خنجر چل رہے ہیں جو واقعی نیچے بیٹھنے والوں کو چبھتے ہیں البتہ کھڑے رہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور تیسری بار نیچے بیٹھنے پر طلسم کے فنا کرنے والے کو شدید زخمی کر دیتے ہیں اس لئے تیسری بار ایسی غلطی نہ کی جائے اور اس طلسم کا توڑ یہ ہے کہ آنکھ بند کر کے سات قدم آگے بڑھا جائے اور آنکھ کھولنے پر طلسم کو فنا کرنے کا راز ظاہر ہو جائے گا۔“ روشن تختی پر جواب تحریر ہوا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے گو کہ میں تھک چکی ہوں لیکن نیچے نہیں بیٹھوں گی اور طلسم کو فنا کر کے ہی رہوں گی۔“ چاند تارا نے ایک عزم سے کہا اور روشن تختی

”حیرت ہے یہ نیچے ایسا کیا ہے جو بیٹھنے سے ایسا لگتا ہے کسی نے زخمی کیا ہو۔“ چاند تارا نے خوف بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر اسے اپنا وہم سمجھ کر پھر بیٹھنے کی کوشش کی تو وہی حال ہوا اور اسے ایسا لگا جیسے واقعی کسی نے اسے چاقو مارا ہو۔

”اُف یہ تو بہت عجیب اور خوفناک طلسم ہے۔“ چاند تارا نے گہر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”مجھے اب دیر نہیں کرنی چاہئے اور روشن تختی سے مشورہ کر کے جلدی سے ہی اس خوفناک طلسم کو فنا کرنا ہو گا ورنہ بھیانک موت ہی میرا مقدر بنے گی۔“ چاند تارا نے کہا اور اس بار نیچے بیٹھنے کے بجائے کھڑی رہ کر ہی اس نے اپنے جھولے سے روشن تختی نکال لی۔

”اے روشن تختی مجھے بتایا جائے کہ یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔“ چاند تارا نے پریشانی سے پوچھا۔

”شہزادی چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اس وقت سیاہ طلسمات کے چھٹے طلسم میں ہے۔“ پھر گزشتہ پانچ

طلسمات کی تفصیل روشن تختی میں ابھرنے لگی۔

”اچھا ہوا ہے کہ پانچ طلسم فنا ہو چکے ہیں اب تو میں بھی اس طلسم کو فنا کر کے ہی رہوں گی لیکن اس طلسم کا توڑ کیا ہے اور اس طلسم میں نیچے بیٹھنے سے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے کسی نے حملہ کر کے زخمی کر دیا ہو۔“ چاند تارا نے پھر روشن تختی سے سوال پوچھا۔

”شہزادی چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ اس طلسم میں زمین میں طلسمی خنجر چل رہے ہیں جو واقعی نیچے بیٹھنے والوں کو چیتے ہیں البتہ کھڑے رہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور تیسری بار نیچے بیٹھنے پر طلسم کے فنا کرنے والے کو شدید زخمی کر دیتے ہیں اس لئے تیسری بار ایسی غلطی نہ کی جائے اور اس طلسم کا توڑ یہ ہے کہ آنکھ بند کر کے سات قدم آگے بڑھا جائے اور آنکھ کھولنے پر طلسم کو فنا کرنے کا راز ظاہر ہو جائے گا۔“ روشن تختی پر جواب تحریر ہوا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے گو کہ میں تھک چکی ہوں لیکن نیچے نہیں بیٹھوں گی اور طلسم کو فنا کر کے ہی رہوں گی۔“ چاند تارا نے ایک عزم سے کہا اور روشن تختی

جھولے کے اندر رکھ دی۔ اب چاند تارا نے آنکھیں بند کیں اور گنتی کرتے ہوئے سات قدم چلی اور آنکھیں کھولیں تو حیرت سے اچھل پڑی کیونکہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا غار تھا جو کافی طویل بھی لگ رہا تھا البتہ حیرت انگیز طور پر اس میں اندھیرا نہیں تھا بلکہ روشن غار تھا جو کہ واقعی حیرت انگیز بات تھی لیکن چاند تارا چونکہ سمجھ چکی تھی کہ طلسماتی دنیا میں رنگ بدلتے رہتے ہیں اس لئے حیران نہ ہوئی۔

”مجھے خاص تلوار نکال لینی چاہئے“۔ چاند تارا نے کہا اور جھولے سے ایک تلوار نکال لی۔ چاند تارا اس کا استعمال پہلے طلسم میں بھی کر چکی تھی۔ چاند تارا نے ہنکارہ بھرا اور اس غار میں داخل ہو گئی اور اس نے دیکھا کہ غار کافی طویل ہے لیکن چاند تارا ہمت کرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور آگے جا کر غار گھوم گیا تو چاند تارا تلوار ہاتھ میں تھامے احتیاط سے گھوم گئی۔ چاند تارا یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ یہاں غار کے اندر پندرہ غاروں کے دہانے بنے ہوئے تھے۔

”اوہو یہ کیا اب میں کس غار میں داخل ہوں مجھے

ایک بار پھر روشن تختی سے مشورہ کرنا چاہئے“۔ چاند تارا نے کہا اور روشن تختی ایک بار پھر نکال لی۔ ”روشن تختی مجھے بتایا جائے کہ اب میں کیا کروں یہاں تو پندرہ غاروں کے دہانے بنے ہوئے ہیں“۔ چاند تارا نے سوال کیا۔

”شہزادی چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ ان پندرہ دہانوں میں چودہ دہانے موت کے دہانے ہیں جن کے اندر جانے سے آگ بھڑک جائے گی لیکن جو دہانہ زندگی کا ہے اس کے اندر جانے کا مطلب یہ نہیں کہ طلسم تباہ ہو گیا بلکہ اس کے اندر طلسم کا توڑ ہے جس سے مقابلہ کرنا پڑے گا“۔ روشن تختی پر حروف ابھرے تو چاند تارا چونک گئی۔

”لیکن مجھے کس طرح معلوم ہو گا کہ کون سا غار اصلی ہے جس کے اندر طلسم کا توڑ ہے جس سے مجھے مقابلہ کرنا پڑے گا“۔ چاند تارا نے پریشانی سے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا کیونکہ طلسم خطرناک ہوتا جا رہا تھا۔

”اس بارے میں نہیں بتایا جا سکتا لیکن شہزادی چاند

”ہاں واقعی مجھے ایسا ہی کرنا چاہئے اور ہو سکتا ہے اس میں مجھے کچھ فائدہ مل جائے۔“ چاند تارا نے اچانک خوشی سے چوکتے ہوئے کہا اور اپنے جھولے سے پندرہ سونے کے سکے نکال لئے۔

”طلسم کو فنا کرنے اور جان بچانے کے لئے ان سونے کے سکوں کو قربان کرنا پڑے گا۔“ چاند تارا نے کہا اور ایک سکہ پہلے دہانے میں ڈال دیا تو یکلخت بھک سے سکہ پگھل گیا تھا اور دہانے میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور آگ کو بھڑکتے دیکھ کر چاند تارا خوف سے کانپ گئی کہ اگر وہ اندازے سے اندر گھستی تو سکہ کی بجائے اس کا وجود جل چکا ہوتا اور خوش بھی ہوئی کہ اس کی تدبیر کامیاب رہی ہے اور پھر چاند تارا ہر دہانے میں سونے کا سکہ پھینکتی گئی جس سے بھک سے دہانے میں آگ بھڑک اٹھتی تھی۔

ساتویں دہانے میں سکہ ڈالنے پر کچھ نہ ہوا بلکہ اسے ایسا لگا جیسے کوئی بڑا سا بلا غرایا ہو۔ چاند تارا مزید تصدیق کے لئے باقی سکے بقیہ غاروں میں پھینکے لگی اور ہر دہانے کے اندر جاتے ہی سکہ بھک سے

تارا عقل کا استعمال کرے تو اس کا حل تلاش کر سکتی ہے کیونکہ آخر عیار زماں کی بیوی ہے اسے مجھ سمیت اور بھی خاص چیزیں دی گئی ہیں۔“ روشن تختی پر حروف ابھرے تو چاند تارا نے طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے میں کچھ سوچتی ہوں۔“ چاند تارا نے کہا۔

”شہزادی چاند تارا کو بتایا جاتا ہے کہ جلدی کرے کیونکہ طلسم کا مخصوص وقت گزرنے کے بعد طلسم خود ہی اسے ہلاک کر دے گا۔“ روشن تختی پر حروف ابھرے۔

”ٹھیک ہے میں کچھ سوچتی ہوں کیونکہ میں عیار زماں، شعلہ تپاں، برق رواں اور موت جادوگراں کی بیوی ہوں اور آسانی سے طلسم کا شکار نہیں بنوں گی بلکہ اسے فنا کر کے ہی دم لوں گی۔“ چاند تارا نے ایک عزم سے خود سے کہا اور روشن تختی جھولے میں رکھ لی۔

چاند تارا غور سے ان دہانوں کو دیکھنے لگی لیکن دہانہ ایک جیسا تھا اور انہیں دیکھ کر چاند تارا کے چہرے پر اب پریشانی نمودار ہو گئی تھی۔

پکھل جاتا تھا اور دہانے کے اندر آگ بھڑک اٹھتی تھی۔

”اوہ تو سوائے ساتویں دہانے کے بقیہ سب دہانے موت کی غاریں ہیں جہاں شدید گرم طلسمی آگ بھڑک رہی ہے۔“ چاند تارا نے چونکتے ہوئے خود سے کہا اور پھر چھوٹی تلوار نکال لی جو اس کے ہاتھ میں آتے ہی بڑی ہو گئی تھی۔ اب چاند تارا احتیاط کے ساتھ ساتویں غار کے اندر داخل ہو گئی وہ قدرے خوفزدہ بھی تھی کہ کہیں اس کا اندازہ غلط نہ ہو لیکن اسے کچھ نہ ہوا کیونکہ اس نے اپنی ذہانت سے اصلی غار کو تلاش کر لیا تھا۔ چاند تارا جیسے ہی اندر داخل ہوئی اس نے دیکھا کہ غار اندر سے کافی کھلا ہے اور ایک بیل کی جسامت جیسا خوفناک بلا اس میں بیٹھا تھا۔

”اُف یہ کون سی بھیانک مخلوق ہے شکل سے تو کوئی بلا ہے لیکن جسامت تو بیل کی ہے۔“ چاند تارا نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور تلوار کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔ اسی دوران بھیانک قوی ہیکل بلا غراتے ہوئے چاند تارا کی طرف لپکا۔ چاند تارا

چونکہ کافی موٹی تھی اور اب کافی تھک بھی چکی تھی اس لئے ادھر ادھر اچھل تو نہ سکی لیکن تلوار کا رخ آگے کی طرف کر دیا۔ یہ بیل کی جسامت کا خوفناک بلا بہت پھرتیلا تھا اور چاند تارا کی تلوار کے وار سے خود کو بچا گیا اور غراتے ہوئے خونی آنکھوں سے چاند تارا کو گھورنے لگا۔ چاند تارا خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی کہ یہ خوفناک اور خونخوار بیل کی جسامت والا طلسمی بلا تو اسے چیر پھاڑ کر رکھ دے گا جو بہت پھرتیلا تھا۔ اچانک بلا اچھلا اور چاند تارا کی طرف لپکا تو چاند تارا چیختی ہوئی نیچے ہو گئی اور اس کا نیچا ہونا ہی اس کی زندگی کا ضامن بن گیا ورنہ خونخوار بلا اسے دبوچ کر اس کی تیکہ بوٹی کر دیتا۔

چاند تارا تھکی ہوئی بھی تھی لیکن جانتی تھی کہ نیچے بیٹھ جانے کی صورت میں طلسم کی زمین میں چھپے طلسمی خنجر اسے شدید زخمی کر سکتے ہیں۔ بلا اس کی طرف لپکا تو چاند تارا نے تلوار آگے کر دی اور تلوار بلے کو لگی لیکن جھٹکے سے تلوار چاند تارا کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور نیچے گر کر غائب ہو گئی اور اس کے جھوٹے

اس کے ساتھ ہی اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا جیسے اس طلسمی بلے کی موت ہی اس کے منہ کے اندر ہتھیار مارنے سے ہوتی ہو۔ ہر طرف بے حد شور برپا ہو گیا تھا جیسے ہزاروں بدروحیں بین کر رہی ہوں اور پھر تیز ہوا چلنے لگی جس میں بے ہوشی کا اثر تھا اور چاند تارا اکیلی ہونے کے باوجود کامیابی سے اس چھٹے طلسم کو فنا کرنے کے بعد بے ہوش ہو کر نیچے گری اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

میں دوبارہ چلی گئی تھی۔

”اوہ۔ ہاں مجھے شہزادے ارژنگ دیو کے طلسم پلٹ ہار کو پہن لینا چاہئے۔“ چاند تارا نے چونکتے ہوئے کہا اور تیزی سے جھولے میں ہاتھ ڈال کر ایک ہار نکال کر اپنے گلے میں ڈال لیا۔

اسی دوران اس نیل کی جسامت والے بلے نے پھر چاند تارا پر چھلانگ لگائی اور چاند تارا اس بار نہ سنبھل سکی اور قوی ہیکل بلے نے اپنے خونی پنچے اس کی گردن میں پیوست کر دیئے لیکن بلے کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کی گردن سے خون رسنے لگا اور دور جاگرا۔ یہ سب طلسم پلٹ ہار کا کرشمہ تھا ورنہ اس بار چاند تارا کی گردن ادھڑ چکی ہوتی۔ اب جیسے ہی بلا جھٹکے سے دور گرا ایک بار پھر اچھل کر چاند تارا کی طرف غراتے ہوئے بڑھا۔

اسی دوران چاند تارا نے جھولے سے پھر وہی تلوار نکال لی جو اس کے ہاتھ میں آ کر بڑی ہو گئی تھی۔ چاند تارا نے تلوار کی نوک آگے کی تو بلے کے منہ میں نوک گھس گئی اور بلا کی زور دار چیخ بلند ہوئی اور

ہاتھوں کوئی طلسم فنا ہو چکا ہو۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں جادوگروں کے شہنشاہ واقعی میرے ہاتھوں چھٹا طلسم فنا ہو چکا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ اب میں کس طلسم میں ہوں۔“ چاند تارا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”وہ تو معلوم ہو ہی جائے گا لیکن تم نے تو واقعی کمال کر دیا ہے کہ اکیلے ہی طلسم کو فنا کر دیا ورنہ ہمیں تشویش تھی کہ تم اکیلی ہونے کی وجہ سے کسی طلسم کا شکار نہ ہو جاؤ۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے اور تحسین آمیز نظروں سے چاند تارا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”جادوگروں کے شہنشاہ افراسیاب میرے خاوند کی تو تم سے بے شمار لڑائیاں ہو چکی ہیں اور خواجہ عمرو بے شمار بار تمہارے طلسم ہوشربا میں بھی گھس کر تمہیں نقصان پہنچا چکا ہے کیونکہ وہ ایک تو بہت ذہین ہے دوسرا اس کے پاس زنبیل اور دیگر کئی کرامتی چیزیں ہیں۔ لیکن میرے پاس بھی چند زبردست کرامتی چیزیں

شہنشاہ افراسیاب کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو بدستور بے ہوش تھی اور عمرو بھی بے ہوش تھا البتہ عمرو تھنی کی طرح موٹی بیوی چاند تارا ہوش میں آ رہی تھی اور اٹھ کر حیرت سے ماحول کو دیکھ رہی تھی۔

”ایک تو میری ملکہ متواتر بے ہوش ہے مجھے اکیلے یا اپنے دشمنوں کے ساتھ مل کر طلسم کو فنا کرنا پڑ رہا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کو پنجرے میں قید اور بے ہوش دیکھ کر مایوسی سے کہا۔

”اوہ تو تم بھی میری طرح ہوش میں ہو۔“ چاند تارا نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر کہا۔

”کیا مطلب تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تمہارے

ہیں جن کی بدولت میں طلسم کو فتح کر سکتی ہوں۔“  
چاند تارا نے شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔  
”بہت خوب۔ پانچویں طلسم میں، میں تمہارے خاوند کے ساتھ مل کر طلسم کو فنا کر چکا ہوں مجھے اب یقین ہے کہ تم اس طلسم کو فنا کرنے میں میرا بھرپور ساتھ دو گی۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔  
”ظاہری بات ہے جادوگروں کے شہنشاہ اس میں ہم سب کا ہی فائدہ ہے ورنہ اس منحوس جادوگر کے عزائم بہت بھیانک اور خطرناک ہیں۔ اس کے طلسمات کو فنا کر کے اس کے سیاہ محل میں جا کر اس کا خاتمہ ضروری ہے۔“ چاند تارا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ پھر اٹھو آگے بڑھیں کیونکہ آگے بڑھ کر تلاش کرنے سے ہی طلسم کا توڑ ملتا ہے جہاں کسی طلسمی بلا سے ٹکرا کر اس کا خاتمہ کر کے ہی طلسم کو فنا کیا جا سکتا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔  
”ہاں جادوگروں کے شہنشاہ یہ ہماری دوستانہ مہم ہے

لیکن پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ ہم دونوں کس طلسم میں ہیں۔“ چاند تارا نے کہا۔  
”تم درست کہہ رہی ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور ایک منتر پڑھ کر ہاتھ جھٹکا تو اچانک اس کے سامنے ایک بچھو نمودار ہو گیا۔  
”کیا حکم ہے جادوگروں کے شہنشاہ۔ آپ نے مجھے کس لئے بلایا ہے۔“ بچھو نے کہا۔  
”بھونپو بچھو مجھے بتایا جائے کہ اس وقت میں اور خواجہ عمرو کی بیوی چاند تارا سیاہ طلسمات کے کس طلسم میں موجود ہیں اور اس کا توڑ کیا ہے اور ہم کس طرح اسے فنا کر سکتے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔  
”شہنشاہ کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اس وقت سیاہ طلسمات کے ساتویں طلسم میں ہیں اور اس طلسم کے کا راز پانے کے لئے آپ کو اور اس طلسم میں آپ کے ساتھ سفر کرنے والی خواجہ عمرو کی بیوی شہزادی چاند تارا کو اپنے خون کے سات قطرے نیچے گرانے ہوں گے جس سے طلسم کا توڑ آپ دونوں پر ظاہر ہو جائے گا۔“ سیاہ بچھو نے کہا۔



”اوہ۔ پھر وہی خون کی قربانی“۔ چاند تارا نے ہونٹ بھینچ کر پریشانی سے کہا۔

”کوئی اور حل نہیں ہے کیا خون کی بھینٹ دینا ضروری ہے“۔ شہنشاہ افراسیاب نے بھی چاند تارا کی بات سن کر الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں آقا اور کوئی حل نہیں ہے خون کی قربانی دینا لازمی ہے کیونکہ یہ یہاں کے طلسمات کے اصول ہیں اور آپ سب کو تو خوش ہونا چاہئے کہ اتنے سخت اصول نہیں بس خون کی چند بوندوں کی قربانی ہے“۔ سیاہ بچھو نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے ہم ایسا کر لیں گے لیکن اس طلسم کا توڑ کیا ہے“۔ شہنشاہ افراسیاب نے طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

”آپ جیسے ہی عمل پورا کریں گے اور ایک سو قدم آگے بڑھیں گے اور آنکھ بند کر کے پھر کھولیں گے تو طلسم کا توڑ آپ کے سامنے ظاہر ہو جائے گا“۔ سیاہ بچھو نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو“۔ شہنشاہ افراسیاب نے

کہا تو سیاہ بچھو دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

”چاند تارا تمہارا خاوند بے شک میرا ازلی دشمن ہے لیکن بہت ذہین اور بے حد بہادر انسان ہے اور مریل سا ہونے کے باوجود بے شمار بار اپنے خون کی بھینٹ دے کر خطرناک طلسمات کو فنا کرتا رہا ہے اور گزشتہ دو طلسماتی مہمات میں تم نے عمرو کا بھرپور ساتھ دیا تھا اس لئے تو پچھلا طلسم تم نے اکیلے فنا کیا ہے اس لئے امید ہے اس طلسم کو فنا کرنے میں اپنے خون کی بھینٹ دینے میں میرا ساتھ دو گی“۔ شہنشاہ افراسیاب نے چاند تارا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”فکر نہ کرو جادوگروں کے شہنشاہ ایسا میں ان سیاہ طلسمات کے پہلے طلسم میں بھی تمہاری بیوی کے ساتھ کر چکی ہوں کیونکہ میں طلسمات کے اصول جان چکی ہوں اور ویسے بھی میرا خاوند خواجہ عمرو اور تمہاری بیوی حیرت جادو تو دبلے پتلے ہیں لیکن ان کے برعکس ہم دونوں بھینسوں کی طرح پلے ہوئے ہیں۔ تھوڑے سے خون کی قربانی سے ہم مر نہیں جائیں گے“۔ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب ہنس پڑا۔

اب چاند تارا نے جھولے سے چاقو نکالا اور شہنشاہ افراسیاب نے بھی منتر پڑھ کر ایک چاقو حاصل کر لیا اور دونوں نے اپنی اپنی انگلی کو کٹ لگایا تو ان کی انگلیوں سے خون رسنے لگا اور ان کے منہ سے درد سے سسکاری کی آواز نکلی لیکن دونوں برداشت کر گئے۔ اب دونوں نے ہاتھ جھٹک کر سات بار خون نیچے پھینکا تو یہ دیکھ کر دونوں چونک گئے کہ جیسے ہی ساتویں بار دونوں کے خون کے قطرے زمین پر گرے نیچے زمین سیاہ ہوتی چلی گئی۔

”یہ طلسمات کی دنیا بھی نئے نئے رنگ بدلتی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور اب دونوں گن کر قدم بڑھتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور جیسے ہی ایک سو قدم پورے ہوئے دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں تو حیرت اور خوف کی شدت سے اچھل پڑے کیونکہ ایک خوفناک منظر ان کے سامنے تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے پاؤں کے نیچے ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا ہے اور اس خون سے شدید تعفن اٹھ رہا ہے اور بے حد بو تھی جس سے دماغ پھٹ رہا تھا۔

”ارے یہ آنکھ جھپکنے سے ہر طرف خون ہی خون کہاں سے آ گیا اور اتنی شدید بو سے میرا تو دماغ پھٹ رہا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں، اس بھیانک طلسم کی شدید بدبو بہت ناگوار اور برداشت سے باہر ہے۔“ چاند تارا نے بھی ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے ناگواری سے کہا۔

”چلو تیزی سے آگے بڑھو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا تو اس کے پاؤں غلیظ بو والے خون سے لتھڑ گئے۔ چاند تارا بھی خوف سے آگے بڑھنے لگی اور اس کے پاؤں بھی غلیظ اور ناگوار بو والے خون سے لتھڑ گئے تھے۔ ایک تو دونوں موٹے تھے دوسرا خون سے لتھڑنے کے بعد ان کی رفتار کم ہو گئی۔ شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا نے اپنے سانس روکے ہوئے تھے لیکن کب تک روک سکتے تھے اس لئے سانس لینے کی کوشش کی تو شدید بو سے ان کے دماغ پھٹنے کے قریب ہونے لگے اور دونوں کو شدید کھانسی ہونے لگی اور ان کی حالت خراب ہونے

لگی۔

یکلخت شہنشاہ افراسیاب زیادہ تیز رفتاری دکھانے کے چکر میں نیچے بو والے خون میں گرا لیکن تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے اس کے وجود میں آگ بھڑک اٹھی ہو اور اسی دوران چاند تارا بھی نیچے گری تھی اور اس کے منہ سے بھی درد کی شدت سے بھیانک چیخیں نکل گئی اور وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور اب شدید بو سے ان کا دماغ پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا۔ نیچے گرنے کے بعد دونوں کے منہ بھی گندے خون سے لتھڑ گئے تھے اس لئے دونوں ہی بے اختیار تھوکنے لگے۔ جیسے ہی دونوں نے اپنی تھوکیں نیچے پھینکیں یکلخت خون کا رنگ سرخ سے سیاہ ہو گیا اور ناگوار بو بھی یکلخت ختم ہو گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ خون بھی غائب ہو گیا۔

”اُف۔ دماغ کو پھاڑنے والی بہت ہی ناگوار بو تھی۔“ چاند تارا نے کراہتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھی شہنشاہ افراسیاب کی طرح کھڑی تو ہو چکی تھی لیکن آگ کی شدت اب بھی انہیں اپنے وجود میں محسوس

ہو رہی تھی۔

”اُف۔ یہ نامراد طلسم تو بہت ہی بھیانک ہے اور لگتا ہے ہماری جان لے کر چھوڑے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور اس سے پہلے کہ چاند تارا کچھ کہتی اچانک انہیں سائیں کی تیز آواز سنائی دی تو دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو چار قوی ہیکل ہاتھی کی جسامت کے کالے بھنگ چگاڈڑ اڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے جن کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں اور منہ سے کریہہ آمیز اور خوفناک آوازیں نکل رہی تھیں اور ان کے منہ سے آگ کے شعلے بھی نکل رہے تھے۔ اتنی بڑی جسامت کے چگاڈڑوں کو دیکھ کر ان دونوں کے اوسان خطا ہو گئے۔

”جادوگروں کے شہنشاہ جلدی کرو اپنا کوئی طلسمی ہتھیار نکال لو ہم شدید خطرے میں ہیں۔“ چاند تارا نے تیزی سے کہا اور تیزی سے اپنے جھولے سے چھوٹی سی ایک سرخ رنگ کی کڑاہی نکال لی۔

”اے سرخ کڑاہی جلدی سے چھتری بن جا۔“ چاند تارا نے تیزی سے کہا اور کڑاہی کو نیچے پھینکا تو کڑاہی

نیچے گرنے کے بعد یکلخت ایک بڑے چھاتے میں بدل گئی۔ چاند تارا نے اسے اٹھا کر سر پر کر لیا اور اسی دوران شہنشاہ افراسیاب نے بھی جادو سے طلسم جمشید کی چھتری حاصل کر لی اور سر پر کر لی۔ جیسے ہی دونوں نے سر پر چھاتے کئے یکلخت ان کے سر پر آگ کے شعلے گرنے لگے جو ان ہاتھیوں جیسے سیاہ چمگادڑوں کے منہ سے نکل رہے تھے۔

”اُف، ایک لمحہ بھی دیر کرتے تو یہ بھیا نک طلسمی چمگادڑ آگ کے شعلے ہم پر گرا کر ہمارا خاتمہ کر دیتے۔“ چاند تارا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ یہ چاروں چمگادڑ چلاتے ہوئے ان کے سر پر متواتر آگ برس رہے تھے اور ان کے منہ سے اتنی ہولناک کریہہ آمیز آوازیں نکل رہی تھیں کہ ان کے کان کے پردے پھٹنے لگے۔

اچانک چاروں چمگادڑ نیچے آگئے اور ان کی طرف لپکے تو چاند تارا اور شہنشاہ افراسیاب خوفزدہ ہو گئے۔ دو چمگادڑ چاند تارا کی طرف اور دو چمگادڑ شہنشاہ افراسیاب کی طرف تیزی سے لپکے اور ان پر آگ کے شعلے

پھینکے تو اس بار شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا ان شعلوں سے نہ بچ سکے اور نیچے گر کر ترپنے لگے کیونکہ آگ ان کے وجود میں لگ چکی تھیں اور دونوں کے منہ سے درد ناک چیخیں نکلتے لگیں کیونکہ آگ کے شعلوں نے ان کے وجود میں آگ بھر دی تھی۔ اس دوران جیسے ہی چمگادڑ ان کے قریب پہنچے۔ چاند تارا نے ترپنے کے باوجود جھولے سے تلوار نکال کر آگے کر دی۔ شہنشاہ افراسیاب نے بھی جلدی سے منتر پڑھ کر طلسم سامری کی تلوار حاصل کر کے آگے کر دی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ قوی ہیکل چمگادڑ انہیں کچل کر رکھ دیں گے۔ ان تلواروں کی وجہ سے چمگادڑ ان کے قریب آ کر ان پر حملہ نہ کر سکیں۔

چونکہ چھوٹی سی تلوار چاند تارا کے ہاتھ میں آ کر بڑی ہو گئی تھی اس لئے چاند تارا ہمت کر کے اٹھ کھڑی ہوئی اور پوری قوت سے اپنے مد مقابل دونوں چمگادڑوں سے مقابلہ کرنے لگی۔ اسے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے بھی ہمت پکڑی اور تیزی سے اٹھ کر اپنے مد مقابل دونوں چمگادڑوں کا مقابلہ کرنے لگا۔

تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔“ چاند تارا نے کہا۔ اچانک آخری چگادڑ کے جلنے کے بعد گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور ہر طرف تیز چیخوں جیسے ہزاروں بدروحیں بین کر رہی ہوں کی آوازیں گونجنے لگیں اور پھر تیز ہوا چلنے لگی جس میں بے ہوشی کا اثر تھا اور طلسم کے اصول کے مطابق یہ دونوں بے ہوش ہو کر نیچے گرتے چلے گئے۔

کھڑے ہونے کے بعد آگ کے شعلوں کا درد کم ہو گیا تھا اس لئے دونوں ان طلسمی چگادڑوں کا مقابلہ کرنے لگے جن کے وجود سے ناگوار بو پھوٹ رہی تھی۔

”آف ایک بار پھر ناگوار بو سے بھی لڑنا پڑے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور ناگواری سے زور سے تھوک پھینکا جو کہ ایک چگادڑ پر گرا جو اس پر حملہ کرنے کے لئے اس کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا اور تھوک اس چگادڑ پر گری تو چگادڑ کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی اور اس کے وجود میں آگ بھڑک اٹھی۔

”ارے واہ جادوگروں کے شہنشاہ تم نے تو کمال کر دیا ان قوی ہیکل طلسمی چگادڑوں کی موت ہمارے تھوک سے ہوگی۔“ چاند تارا نے خوش ہوتے ہوئے کہا جس نے شہنشاہ افراسیاب کے مد مقابل چگادڑ کا حال دیکھ لیا تھا اور اب دونوں ان چگادڑوں پر تھوک پھینکنے لگے جس سے واقعی چگادڑوں کے وجود جلنے لگے اور کچھ دیر بعد چاروں چگادڑ جل کر راکھ ہو گئے۔

”آف بہت ہی بھیانک طلسم تھا جس میں بہت

کے بعد ہوش آنے پر اب کس طلسم میں ہیں اور واقعی ہماری دشمن جوڑی ان طلسمات میں ہمارے ساتھ نہ ہوتی تو ہم دونوں ان طلسمات میں مارے جا چکے ہوتے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ملکہ۔ مزے کی بات یہ کہ اب تک تم اور میں اکیلے ہونے کی صورت میں بھی ایک ایک طلسم فنا کر چکے ہیں اور تم بھی ہمارے دشمنوں عمرو کے ساتھ اور اس کی بیوی چاند تارا کے ساتھ بھی ایک ایک طلسم فنا کر چکی ہو اور میں بھی عمرو اور چاند تارا کے ساتھ ایک ایک طلسم فنا کر چکا ہوں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”تو اگر ہم یہ طلسم فنا کر دیتے ہیں تو پھر عمرو اور چاند تارا کو اگلے طلسمات میں اکیلے اکیلے طلسم فنا کرنا ہو گا اور عمرو جیسے شیطان کا تو مجھے معلوم ہے وہ طلسم کو آسانی سے فنا کر دے گا لیکن مجھے چاند تارا کے بارے میں خدشہ ہے کہ چاند تارا اکیلی ہونے کی صورت میں طلسم کو فنا نہیں کر پائے گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

ملکہ حیرت جادو کی آنکھ کھلی تو وہ یہ دیکھ کر خوش ہو گئی کہ شہنشاہ افراسیاب بھی ہوش میں آ رہا ہے۔  
”ارے آقا آپ ہوش میں ہیں شکر ہے کسی طلسم میں ہم دونوں تو ایک ساتھ ہیں ورنہ مجھے ایک طلسم اکیلے فنا کرنا پڑا ہے اور دو طلسمات میں اپنے دشمنوں کی مدد حاصل کرنی پڑی ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں بیگم لیکن ان طلسمات نے ہمیں الجھا کر رکھ دیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں شہنشاہ۔ واقعی ان طلسمات میں ہم الجھ چکے ہیں اور معلوم ہی نہیں ہو پاتا کہ طلسم کو فتح کرنے

”بیگم فکر نہ کرو وہ موٹی چونکہ گزشتہ دو طلسماتی مہمات میں پہلے بھی سفر کر چکی ہے اس لئے اس کا حوصلہ بڑھ چکا ہے اور اس نے میرے ساتھ مل کر ساتوں طلسم فنا کیا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ چھٹے طلسم میں اس نے اکیلی ہونے کے باوجود اسے فنا کر دیا تھا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”اچھا بہت خوب۔ ورنہ مجھے اسی کی طرف سے فکر تھی۔“ ملکہ حیرت جادو نے اس بار خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”بیگم ابھی بھی ہم خطرے سے باہر نہیں نکلے کیونکہ ابھی طلسمات ختم نہیں ہوئے اب ہم معلوم کرتے ہیں کہ ہم کس طلسم میں ہیں اور پھر اس کے توڑ کا راز معلوم کر کے اسے فنا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر اس بوڑھے کھوسٹ جادوگر کا عمل پورا ہو گیا نہ اس کے عمل سے عمرو اور چاند تارا تو مارے ہی جائیں گے اور ان کی موت سے ہمیں تو خوشی ہی ہوتی لیکن اس کے عمل سے ہم بھی مارے جائیں گے اور بدبخت ہمارے طلسم ہوشربا پر قبضہ جمانے کے ساتھ اپ-

کالے عمل سے ہماری بیٹی کے ذہن پر قبضہ کر کے اس سے شادی رچا لے گا اس لئے اس بدبخت جادوگر کا مرنا ضروری ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں شہنشاہ اور ہمیں باتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان طلسمات کو فنا کرنے کے مخصوص اوقات ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے اس بار تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

شہنشاہ افراسیاب نے اپنے جادو سے اپنی ایک غلام طاقت کو بلوا کر معلوم کر لیا کہ وہ اس وقت آٹھویں طلسم میں ہیں اور یہاں آنکھیں بند کر کے ستر قدم چلنے کے بعد آنکھیں کھولنے پر طلسم کا توڑ ظاہر ہو گا۔ چنانچہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آنکھیں بند کر کے قدم گنتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور جیسے ہی ستر قدم ہوئے دونوں نے اپنی آنکھیں کھولی تو حیران ہو گئے کیونکہ ان کے سامنے ایک طویل صحرا تھا جہاں دور دور تک ریت ہی ریت ان کی نظروں کے سامنے تھی اور

سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ سامنے کچھ فاصلے پر ایک بہت بڑا قلعہ تھا جو سیاہ رنگ کا تھا۔ ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب غور سے اس سیاہ رنگ کے قلعے کو دیکھنے لگے جو گہرا سیاہ ہونے کی وجہ سے بہت خوفناک لگ رہا تھا۔

”میرے خیال میں بیگم ہمیں اس طلسم کو فنا کرنے کے لئے اس منحوس سیاہ قلعے میں جانا ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ٹھیک ہے شہنشاہ چلو اندر چلتے ہیں اور نمٹتے ہیں اس طلسم سے۔“ ملکہ حیرت جادو لے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ اب دونوں ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے اور اس بڑے قلعے کے قریب جا کر تھوڑا جھجکے پھر ہمت کر کے اس کے اندر داخل ہو گئے اور جیسے ہی قلعے کے بڑے دروازے سے اندر داخل ہوئے یلخت ایک دھماکے سے قلعے کا بڑا دروازہ بند ہو گیا تو دونوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

”اوہ ہم تو یہاں پھنس گئے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”آقا آپ فکر نہ کریں مجھے یقین ہے کہ ہم غلط جگہ نہیں آئے بلکہ ہمیں طلسم کا توڑ اسی سیاہ قلعے کے اندر سے ہی ملے گا۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ اس قلعے میں بے شمار راہداریاں اور برآمدے بنے ہوئے تھے جہاں مختلف کمرے تھے جن کے دروازے بند تھے۔

”اوہ بیگم۔ یہ قلعہ تو بہت بڑا ہے جہاں بے شمار راہداریاں اور برآمدے اور ان میں لاتعداد کمرے ہیں اور معلوم نہیں کہ اب کہاں جانا پڑے گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”شہنشاہ فکر نہ کریں اس طلسماتی دنیا میں ہمارا جادو بھرپور طریقے سے کام کر رہا ہے اس لئے ہم اس طلسم کے توڑ کو تلاش کر کے اس طلسم کو فنا کر دیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے۔ بیگم آؤ ان کمروں کو کھول کر دیکھتے ہیں کہ کون سی بلا ہمارے سر پر نازل ہوتی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ مجھے اپنی ملکہ کے ساتھ ہوتے



ہوئے کوئی جھجک یا خوف نہیں رہتا کیونکہ میری بیگم بہت ذہین اور بہت بڑی جادوگرنی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

”مجھے بھی آپ کا ساتھ ہونے پر ہمت ملتی ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم مل کر اس طلسم کو فنا کر ہی دیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور دونوں نے راہداری میں بنے ایک بند کمرے کے دروازے کو دھکا دے کر کھولا تو ایک چڑچڑاہٹ کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک ہال نما کمرہ ہے۔ دونوں اس کمرے میں داخل ہو گئے اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے لگے۔ ان کے اندر جاتے ہی اس کمرے کا دروازہ بھی بند ہو گیا تھا۔ اچانک انہیں چگادڑوں کی کریہہ آمیز آوازیں سنائی دیں تو دونوں نے چونک کر ایک ساتھ اس ہال نما کمرے کی چھت کو دیکھا تو بے اختیار ان کے منہ سے چیخیں نکل گئیں۔ کیونکہ بے شمار چگادڑیں کمرے کی چھت پر لٹکی ہوئی ہیں اور ان کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے جو نیچے

گر رہا ہے اور ان چگادڑوں کے علاوہ چند انسانوں کی لاشیں بھی چھت پر لٹکی ہوئی تھیں اور ان سے خون رس رہا تھا اور یہ بہت ہی بھیانک منظر تھا اس لئے بے اختیار ان دونوں کی رگوں میں خوف کی لہر دور گئی تھی۔

”شہنشاہ۔ یہ سب کک کیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے یہ بھیانک منظر دیکھ کر خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

”تمہارے ساتھ جادوگروں کا شہنشاہ ہے اور تم جادوگروں کی ملکہ ہو ہمیں ان شعبدوں سے ڈرنا نہیں چاہئے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا حالانکہ یہ بھیانک منظر دیکھ کر اس کے اپنے اوسان خطا ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے اپنی رفتار تیز کر دی اور آگے بڑھنے لگے کیونکہ انہیں اس ہال کمرے کے اندر ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا اور یہ اس بھیانک کمرے سے باہر جانا چاہتے تھے۔ ابھی یہ دونوں اس دوسرے دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک چھت پر لٹکے چگادڑوں کے منہ سے نکلنے والی کریہہ آمیز آوازیں تیز ہو گئیں اور ان انسانی لاشوں کے منہ سے بے ہنگم قہقہے نکلنے

لگے۔ پھر سب چمگادڑ اور لاشیں چھت سے نیچے آ کر ان کی طرف بڑھے۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر ایک بار پھر ان دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور تیزی سے بھاگ کر ان دونوں نے ایک ساتھ زور سے کمرے کے دوسرے دروازے پر لائیں ماریں تو دروازہ ایک چڑچڑاہٹ کے ساتھ کھل گیا اور دونوں تیزی سے اس بھیانک کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اس ہال کمرے سے نکل کر وہ اس سے بھی بڑے ہال کمرے میں پہنچ گئے تھے اور اس بھیانک ہال کمرے کا دروازہ ان کے یہاں اس بڑے ہال کمرے میں آنے کے بعد خود ہی بند ہو گیا تھا۔

”ملکہ بہت ہی بھیانک ماحول تھا پچھلے ہال کمرے میں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے یہاں آ کر قدرے سکھ کا سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ انہوں نے چھت پر نظر ڈال کر دیکھ لیا تھا یہاں کوئی بھیانک منظر نہیں تھا۔

”لیکن آقا ہم طلسم کے توڑ کی تلاش میں معلوم نہیں کہاں آگئے ہیں مجھے ڈر ہے طلسم کا مخصوص

وقت نہ گزر جائے۔“ ملکہ حیرت جادو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”آدم بو آدم بو۔“ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب کوئی جواب دیتا ان دونوں کو ایک بھاری آواز سنائی دی جیسے بادل گرج رہے ہوں اور پھر یکنخت ایک بحیم شحیم اور طاقتور جن ان کے سامنے نمودار ہو گیا جس کا رنگ توڑے کی مانند سیاہ تھا اور آنکھیں سرخ انگارہ تھیں اور سر گنجا تھا اور اس جن کی ایک آنکھ تھی جو ماتھے کے درمیان میں تھی جس سے اس کی شکل اور بھی بھیانک ہو گئی تھی۔

”اوہ۔ ایک نہیں دو دو آدم زاد۔ آج برسوں بعد میری خواہش پوری ہو گئی اور مجھے ایک نہیں دو دو آدم زادوں کے گوشت اور خون سے اپنی بھوک اور پیاس مٹانے کا موقع ملا ہے۔“ اس جن نے ان دونوں کو دیکھ کر بھیانک انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

”کک کون ہو۔ تت۔ تم۔ اور جانتے نہیں کہ ہم دونوں جادوگروں کے شہنشاہ اور ملکہ ہیں تم ہماری تعظیم کرو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اس بھیانک اور قوی ہیکل

ایک آنکھ والے جن کو دیکھ کر خوف سے تھوک نکلنے ہوئے کہا۔

ہاہاہاہ۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شور بہ تم دونوں آدم زاد ہو اور مجھ بھوکے جن کی خوراک ہو۔ بس مجھے یہی معلوم ہے اور اس دہلی پتلی آدم زاد اور خاص کر تم جیسے مھینسے کا خون پینے سے میری برسوں کی پیاس اور گوشت کھانے سے بھوک ختم ہو جائے گی۔ جن نے بدستور بھیانک قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور ان کے قریب آنے لگا۔

”ہمارے قریب مت آؤ ورنہ ہم تمہیں جادو سے کتا بنا دیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی خوف بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے منتر پڑھنے لگے تو یہ دیکھ کر خوش ہو گئے کہ ان کا جادو یہاں بھی کام کر رہا تھا۔ دونوں نے ایک طاقتور منتر پڑھ کر اس ایک آنکھ والے کالے بھنگ اور قوی ہیکل جن کی طرف ہاتھ جھٹکا اور اسے کتا بننے کا کہا لیکن یہ دیکھ کر دونوں حیران اور پریشان ہو گئے کہ اس جن پر ان کے طاقتور جادو کا کچھ اثر نہیں ہوا تھا اور وہ بدستور قہقہے لگاتا ہوا

ان کی طرف بڑھ رہا تھا اور اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر وہ دونوں پیچھے ہٹنے لگے۔ ان کے چہروں پر خوف غالب آ گیا تھا۔

”بیگم جلدی سے منتر پڑھ کر طلسمی تلواریں حاصل کرتے ہیں اور اس نابکار کا خاتمہ کرتے ہیں۔“ اچانک شہنشاہ افراسیاب نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور دونوں نے تیزی سے منتر پڑھا تو شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں طلسم سامری کی تلوار آ گئی اور ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ میں طلسم جمشید کی تلوار آ گئی تھی جنہیں دیکھ کر دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ریگ گئی۔ ایک لمحہ کے لئے اس خوفناک جن نے چونک کر انہیں دیکھا اور سمجھ گیا کہ یہ آسانی سے اس کا شکار بننے کی بجائے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس کے قہقہے وقتی طور پر بند ہو گئے لیکن چند لمحوں بعد وہ پھر قہقہے لگاتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

”تمہارے یہ معمولی کھلونے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس لئے شرافت سے دونوں نیچے لیٹ جاؤ اور خود کو

میرے حوالے کر دو۔ جن نے ہنستے ہوئے کہا۔  
 ”ابھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ کھلونے ہیں یا  
 تمہاری موت کے ہتھیار۔ امتحان جن یہ دنیا کی بہت  
 طاقتور طلسمی تلواریں ہیں جو پتھر کو بھی آسانی سے کاٹ  
 کر رکھ دیتی ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور ملکہ  
 حیرت جادو کے ساتھ آگے بڑھا کیونکہ اس بار ان کے  
 ہاتھوں میں زبردست طلسمی تلواریں تھیں۔ دونوں جن کے  
 قریب آ گئے اور تابڑ توڑ اس پر دونوں نے تلواریں  
 ماریں تاکہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں لیکن یہ دیکھ  
 کر دونوں کے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ اس جن کو کچھ  
 نہیں ہوا تھا جیسے اس کا جسم فولاد کا بنا ہوا ہو۔

”ارے یہ کیا۔ یہ بدبخت تو معلوم نہیں کس مٹی کا  
 بنا ہوا ہے جس پر اتنی طاقتور طلسمی تلواروں کا بھی کچھ  
 اثر نہیں ہوا۔“ ملکہ حیرت جادو نے خوف بھرے لہجے  
 میں کہا اور شہنشاہ افراسیاب بھی اپنی پھرتیاں بھول کر  
 اس جن کو دیکھنے لگا جس پر ان طلسمی تلواروں کا بھی اثر  
 نہیں ہوا تھا اور نہ ہی ان کے جادو سے اس جن کو  
 کچھ ہو رہا تھا۔

”بس کر لیا اپنا شوق پورا اب جلدی سے نیچے لیٹ  
 جاؤ تاکہ میں تم دونوں کا خون پی سکوں۔“ جن نے  
 قہقہے لگاتے ہوئے کہا تو دونوں خوف سے پیچھے ہونے  
 لگے۔

”بیگم طلسم کا مخصوص وقت گزرنے والا ہے اور یہ  
 بدبخت جن تو واقعی موت بن کر ہمارے سر پر پہنچ چکا  
 ہے اور ہمیں ہلاک کر کے ہی دم لے گا کچھ سوچو کیا  
 کریں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اس جن کو اپنی طرف  
 بڑھتے دیکھ کر انتہائی پریشانی سے کہا۔

”ہاں آقا یاد آیا جلدی سے آپ شمشیر کا منتر  
 پڑھیں اور میں بھی پڑھتی ہوں شمشیر پم منتر سے ہمارے  
 وجود اس جن کی طرح بڑے اور فولادی ہو جائیں  
 گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے سوچتے ہوئے کہا تو شہنشاہ  
 افراسیاب چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

”بہت خوب ملکہ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو اور  
 موقع کی مناسبت سے کام چلانا جانتی ہو۔“ شہنشاہ  
 افراسیاب نے کہا اور دونوں تیزی سے پیچھے ہٹتے  
 ہوئے ایک طاقتور منتر پڑھنے لگے پھر تیزی سے الٹے

ہو کر ٹانگیں اوپر اور سر نیچے کر لیا۔ جن نے حیرت سے انہیں ایسا کرتے دیکھا تو اس کے قہقہے اور تیز ہو گئے۔ اچانک دونوں منتر پورا ہونے کے بعد سیدھے ہوئے اور انہوں نے ہاتھوں کو جھٹکا تو یلکھت ان دونوں کے وجود اس جن کی طرح بڑے اور قوی ہیکل ہو گئے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے وجود فولاد کی طرح ٹھوس ہو گئے ہیں۔

”ارے یہ کیا تم دونوں تو میرے جیسے ہو گئے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ جن نے چونکتے ہوئے کہا۔  
 ”بے وقوف جن ہم جادوگروں کے شہنشاہ اور ملکہ ہیں کوئی عام سے لوگ نہیں ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”پھر بھی تم میری خوراک ضرور بنو گے۔“ جن نے گرجتے ہوئے کہا اور اب تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور اب ان دونوں کا اس جن سے مقابلہ شروع ہو گیا۔ چونکہ ان دونوں کے جسم بھی فولاد جیسے ہو گئے تھے اس لئے یہ دونوں بھرپور انداز میں اس خوفناک ایک آنکھ والے سیاہ جن سے مقابلہ کرنے لگے لیکن

اکیلا جن ان پر بھاری پڑ رہا تھا۔ اچانک کچھ سوچ کر شہنشاہ افراسیاب نے پھر منتر پڑھ کر طلسم سامری کی تلوار حاصل کی اور جن کے سنہلنے سے پہلے ہی اس کی اکلوتی آنکھ میں تلوار گھونپ دی۔ جن کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی اور وہ اس بار نیچے گر کر تڑپنے لگا کیونکہ اس کی موت ہی اس کی آنکھ پھوڑنے سے ہو سکتی تھی۔ یلکھت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور ہر طرف سے تیز چیخوں کی آوازیں آنے لگیں اور پھر وہی طلسمی ہوا چلی جس سے وہ دونوں بے ہوش ہو کر دھڑام سے نیچے گرتے چلے گئے۔

”مجھے بولنے والی گڑیا سے مشورہ لے لینا چاہئے کہ میں کس طلسم میں ہوں اور اس کا توڑ کیا ہے۔“  
عمرو نے کچھ سوچ کر ٹھٹھک کر رکھتے ہوئے کہا اور زنبیل سے بولنے والی گڑیا نکال لی۔

”اے بولنے والی گڑیا مجھے بتایا جائے کہ میں یہاں کس طلسم میں موجود ہوں اور اس کا توڑ کیا ہے۔“  
عمرو نے بولنے والی گڑیا کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دہاتے ہوئے کہا تو اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

”خوابہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اس وقت نویں طلسم میں ہے اور اس طلسم کا راز پانے کے لئے خوابہ عمرو کو اپنے خون کے اکیس قطرے اس طلسماتی زمین کو بھیجنا دینے ہوں گے اور پھر اڑنے والے قالین پر سات سو اکیس قدم کا فاصلہ طے کرنا ہو گا جہاں ایک جزیرہ خوابہ عمرو کو نظر آئے گا وہیں خوابہ عمرو کو طلسم کا توڑ ملے گا۔“ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

”اُف پھر وہی خون کی قربانی کیا کوئی اور حل نہیں ہے۔“ عمرو نے ناگواری سے کہا۔

”عمرو تمہاری آسانی کے لئے ایک اور حل بھی ہے

”ارے یہ کیا ابھی تک میری بیوی بے ہوش ہے اور قید میں ہے۔“ عمرو نے حیرت سے چوہکتے ہوئے کہا کیونکہ اسے ہوش آ چکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی بے ہوش اور قید میں ہیں۔

”بہت آرام کر لیا لگتا ہے یہ طلسم مجھے اکیلے کو ہی فنا کرنا ہو گا چلو کوئی بات نہیں مجھے کسی کی مدد کی ضرورت بھی نہیں ہے۔“ عمرو نے ان تینوں کو بے ہوش اور قید میں دیکھ کر خود سے کہا اور شانے اچکا کر اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھنے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان طلسمات میں آگے بڑھنے سے ہی طلسم کا توڑ ملتا ہے۔ کچھ دیر آگے بڑھنے کے بعد عمرو رک گیا۔

اکیس سرخ اشرفیاں اگر تم اس طلسماتی زمین پر پھینکو گے تو طلسم کی شرط پوری ہو جائے گی اور تمہاری زنبیل میں تو دنیا جہاں کا خزانہ ہے صرف اکیس سرخ اشرفیوں کی قربانی تمہارے لئے کیا معنی رکھتی ہے۔“

بولنے والی گڑیا نے کہا تو عمرو کا منہ مزید بن گیا۔

”بولنے والی گڑیا کیا ایک یا زیادہ سے زیادہ دو اشرفیوں سے کام نہیں چل سکتا۔“ عمرو نے رو دینے والے لہجے میں پوچھا کیونکہ صرف دو اشرفیاں دینے پر بھی عمرو کی جان نکل رہی تھی یہاں تو اکیس اشرفیوں کی بات تھی۔

”نہیں۔ خواجہ عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ یا تو اپنے خون کے اکیس قطروں کی قربانی دے یا پھر اکیس سرخ اشرفیوں کی قربانی اور اکیس میں سے ایک بھی اشرفی کم ہوئی تو اس طلسم میں ہر طرف آگ بھڑک جائے گی اور اس وقت زنبیل کی کرامتی چیزیں بھی تمہارا ساتھ نہیں دیں گی۔“ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے بولنے والی گڑیا تمہارا شکریہ۔“ عمرو نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور اس کے سر سے اگٹوٹھا

ہٹایا تو بولنے والی گڑیا پھر سے بے جان ہو گئی اور عمرو نے اسے زنبیل میں ڈال دیا۔

”اوہ۔ اکیس اشرفیاں یہاں پھینک کر تو میں کنگال ہو جاؤں گا خون کی قربانی ہی ٹھیک ہے پہلے بھی طلسمات میں خون کی قربانی دیتا رہا ہوں اگر اب دوں گا تو مر نہیں جاؤں گا۔“ عمرو نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا حالانکہ اس کی زنبیل میں لاکھوں کی تعداد میں سرخ اشرفیاں موجود تھیں لیکن عمرو جیسا دنیا کا کبجوس شخص کیسے خزانے کی قربانی دے سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے زنبیل سے ایک بخر نکالا اور اپنی ایک انگلی کو کٹ لگایا تو اس کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

عمرو نے گنتی کرتے ہوئے خون کے اکیس چھینٹے زمین پر چھڑکے تو پیچھے ہر طرف سانپ ہی سانپ نمودار ہو گئے۔

”اوہ۔ مجھے جلدی سر سے اوپر ہونا پڑے گا۔“ عمرو نے کہا اور زنبیل کو اڑن قالین نکالنے کا حکم دیا تو اڑن قالین زنبیل سے باہر آگیا۔ عمرو جلدی سے اڑن قالین پر بیٹھ گیا۔

”اے اژن قالین جلدی سے فضا میں بلند ہو جاؤ ورنہ یہ موزی طلسمی سانپ میرا حشر کر دیں گے۔“ عمرو نے قالین پر بیٹھ کر تیزی سے کہا اور اس سے پہلے کہ کلبلا تے ہوئے سانپ اس کے قریب پہنچتے قالین فضا میں بلند ہو گیا تو عمرو نے سکھ کا سانس لیا۔

”اے اژن قالین مجھے سات سو اکیس قدم دور نیچے اتار دو۔ اوہ۔ یہ عجیب طلسم ہے خون کی قربانی دو پھر بھی کاٹنے کے لئے سانپ پہنچ گئے یہ تو شکر ہے مجھے بولنے والی گڑیا نے پہلے سے ہی اژن قالین کا مشورہ دے دیا تھا۔“ عمرو نے کہا تو قالین آہستہ سے آگے بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد عمرو نے نیچے دیکھا تو حیران ہو گیا کیونکہ طلسم ایک بار پھر رنگ بدل چکا تھا اور عمرو کو کچھ دور ایک جزیرہ نظر آ رہا تھا جہاں ہر طرف گھنے درخت تھے۔

”اُف اس طلسم نے تو ابھی سے میرا سر ہی چکرا دیا ہے۔“ عمرو نے کہا۔ کچھ دیر بعد قالین نیچے جزیرے پر اتر گیا تو عمرو نے اسے تہہ کر کے زمییل میں ڈال لیا اور تلوار حیدری نکال لی کیونکہ یہ طلسماتی دنیا تھی اور

پھر کوئی نیا رنگ بدل سکتی تھی۔ عمرو جزیرے پر آگے بڑھنے لگا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے پاؤں کے نیچے پانی ہی پانی ہے اور وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہا ہے اس جزیرے پر پھیلا ہوا پانی گرم ہوتا جا رہا ہے۔

”ارے یہ کیا۔ میں جیسے جیسے آگے بڑھ رہا ہوں پانی گرم ہوتا جا رہا ہے اگر ایسا رہا تو مزید آگے بڑھنے پر مجھے کھولتے ہوئے پانی میں جانا پڑے گا۔“ عمرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا کیونکہ واقعی اب اس کے پاؤں جلنے لگے تھے۔ عمرو ہمت کر کے ہونٹ بھیچے مزید آگے بڑھا تو اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں کیونکہ پانی واقعی بہت گرم ہونا شروع ہو گیا تھا۔ عمرو واپسی کے لئے جیسے ہی پیچھے ہوا اسے ایسے محسوس ہوا جیسے کسی ان دیکھی دیوار نے اس کا راستہ روک لیا ہو جیسے اب آگے بڑھنے کے سوا اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ عمرو نے دانت پر دانت جما کر دو چار قدم اور آگے بڑھائے تو اس کے منہ سے درد سے کراہ نکل گئی کیونکہ واقعی اب اسے ایسا لگا جیسے نیچے کھولتا ہوا پانی ہو اور مزید آگے بڑھنا اس کے بس



پاؤں گھٹنوں تک اس میں ڈوب چکے تھے اور یہ دیکھ کر عمرو چونک گیا تھا کہ کھولتے ہوئے پانی میں آگے سیاہ رنگ کی بھڑکتی ہوئی آگ بھی جل رہی تھی جو کہ حیرت انگیز بات تھی۔ لیکن عمرو جانتا تھا کہ یہ طلسماتی دنیا ہے اور یہاں اسے ایسے بھیانک اور خوفناک مناظر کا سامنا کرنا ہی پڑے گا۔ عمرو اس سیاہ آگ کی تپش کو جانتا تھا کہ اس کی تپش بے حد تیز ہوتی ہے اور فولاد تک کو پگھلا دیتی ہے اس لئے عمرو رک گیا تھا۔ اسے یہ بھی فکر تھی کہ ابھی تک طلسم کا توڑ اس کے سامنے ظاہر نہیں ہوا تھا۔ اور اب یہ بھیانک سیاہ آگ نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

”ارے ہاں میرے پاس سیاہ تریاق ہے جس کے پینے سے بھیانک سے بھیانک طلسمی آگ میں جایا جا سکتا ہے۔“ عمرو نے چونکتے ہوئے کہا اور زنبیل سے ایک چھوٹی سی بوتل نکال لی جس میں کوئی سیاہ محلول تھا اور عمرو نے اس بوتل کا ڈھکن کھول کر محلول تھوڑا سا پی لیا اور ڈھکن بند کر کے بوتل زنبیل میں رکھ دی۔ سیاہ تریاق پی کر عمرو کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس

سے باہر تھا۔

”اوہ! میری زنبیل میں اتنی کرامتی چیزیں ہیں اور میں خود کو تکلیف دے رہا ہوں۔“ عمرو نے چونکتے ہوئے کہا اور زنبیل سے ٹھنڈی گولی نکالی اور منہ میں رکھ لی تو عمرو کو سکون مل گیا۔ ورنہ اس کی ٹانگیں گرم پانی سے جلنے لگی تھیں کیونکہ گرم پانی اس کی جوتیوں سے اوپر تک آ گیا تھا اور عمرو تکلیف میں تھا لیکن اب ٹھنڈی گولی منہ میں رکھنے سے گرم پانی کا اثر ختم ہو گیا تھا حالانکہ اب پانی باقاعدہ ابل رہا تھا۔ عمرو اب اطمینان سے آگے بڑھنے لگا اور جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا پانی کی مقدار بڑھتی جا رہی تھی۔

پانی میں سے اس طرح بلبے اٹھ رہے تھے جیسے پانی نیچے سے آگ پر گرم ہو رہا ہو اگر عمرو منہ میں ٹھنڈی گولی نہ رکھتا تو کھولتے ہوئے پانی میں اس کی موت بہت بھیانک ہوتی۔ عمرو نے ایک بار پھر پیچھے مڑنے اور راستہ بدلنے کی کوشش کی لیکن پھر کسی ان دیکھی دیوار نے اس کا راستہ روک دیا۔ دراصل اب مزید آگے بڑھنے سے پانی گہرا ہو گیا تھا اور اس کے

نے بیخ بستہ پانی میں ڈبکی لگا لی ہو کیونکہ اس کے وجود میں یہ سیاہ محلول پینے سے شدید سردی سرایت کر گئی تھی اور اسے یہ سیاہ محلول کی بوتل ایک مہم میں ایک سنیاسی نے تحفے میں دی تھی اور کہا تھا کہ اس سیاہ محلول کی یہ خاصیت ہے کہ اس کے چند گھونٹ پینے سے جسم میں شدید سردی سرایت کر جاتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ بہت کثرت سے نکلتا ہے اور جتنی مرضی بھڑکتی ہوئی اصل یا طلسمی آگ ہو اسے پینے کے بعد اس میں جانے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اس لئے ٹھنڈی گولی کو منہ میں رکھنے کے باوجود اس نے ٹھنڈی تاثیر کے سیاہ محلول کو بھی پی لیا تھا۔ اب عمرو کو کھولتے ہوئے گرم پانی میں ہونے کے باوجود اس طرح لگ رہا تھا جیسے کسی ٹھنڈی جگہ پر کھڑا ہو۔ عمرو اعتماد سے آگے بڑھا اور کھولتے ہوئے پانی کے سیاہ آگ کے دائرے میں گھس گیا۔ جیسے ہی عمرو اس خوفناک بھڑکتی سیاہ آگ کے دائرے میں آیا ایک لمحے کے لئے تو اسے یوں لگا جیسے اس کا وجود بھک سے جل کر راکھ ہو گیا ہو اور عمرو کے منہ سے چیخ بھی نکلی لیکن یہ

احساس بس چند لمحوں کے لئے تھا اب عمرو کو آگ کی تپش محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

عمرو دل ہی دل میں شکر ادا کرنے لگا کہ اس کی زنبیل اور دیگر کرامتی چیزیں یہاں ان طلسمات میں اس کا بھرپور ساتھ دے رہی ہیں اگر اس کی زنبیل کی کرامتی چیزیں اس کا ساتھ نہ دے رہی ہوتیں تو عمرو اب تک اس بھڑکتی آگ میں جل کر راکھ ہو چکا ہوتا۔ عمرو اب اعتماد سے اس سیاہ بھڑکتی آگ میں آگے بڑھنے لگا جو حیرت انگیز طور پر پانی کے اوپر جل رہی تھی اور چونکہ طلسماتی دنیا تھی اس لئے یہاں کچھ بھی ممکن ہو سکتا تھا۔ عمرو نے ایک بار پھر تلوار حیدری کو پکڑ لیا تھا اور تیزی سے آگے بڑھا۔

”حیرت ہے کیسا عجیب طلسمی جزیرہ ہے جہاں پانی میں بھڑکتی سیاہ آگ جل رہی ہے معلوم نہیں یہاں طلسم کا توڑ کیا ہے اگر دیر ہو گئی اور میں طلسم کا توڑ نہ ڈھونڈ پایا تو طلسم کا مخصوص وقت گزرنے کے بعد میں کرامتی چیزیں ہونے کے باوجود ہلاک ہو جاؤں گا۔“ عمرو نے اس بار فکر مندی سے کہا۔ اسی دوران

اچانک عمرو کے سامنے سرخ رنگ کے قوی ہیکل دو بھیڑیے نمودار ہوئے جو اچانک سیاہ آگ سے ہی کہیں نمودار ہوئے تھے اور انہوں نے اتنی تیزی سے عمرو پر حملہ کیا کہ عمرو کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور عمرو کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ دونوں بھیڑیے عمرو کو رگیدتے ہوئے نیچے گرا کر اس کی گردن کی طرف لپکے۔ عمرو نے جلدی سے زنبیل اپنی گردن کے آگے کر دی اور یہی لمحہ اس کی زندگی کا ضامن بن گیا۔ ورنہ ایک لمحے کی دیر اس کی بھیاںک موت کا سبب بن جاتی کیونکہ بھیڑیے اس کی گردن کو ادھیڑ کر رکھ دیتے۔ لیکن زنبیل کسی لوہے کی طرح ان کے بھاڑ جیسے آڑی نما منہ کے سامنے فولاد بن گئی اور وہ زنبیل کو نہ پھاڑ سکے۔ اسی دوان عمرو کو موقع مل گیا اور اس نے تیزی سے اچھل کر ایک بھیڑیے کے منہ پر پوری قوت سے ٹانگ مار دی اور ہاتھ بڑھا کر تلوار حیدری پھر سے زنبیل سے نکال لی جو اس کے ہاتھ سے نکلنے کے بعد خود ہی زنبیل میں چلی گئی تھی۔

عمرو نے جیسے ہی تلوار حیدری نکالی اسی دوران

دوسرے بھیڑیے نے اس کی گردن پر پھر حملہ کر دیا لیکن عمرو اس بار سنبھل چکا تھا اور اس نے تلوار حیدری کا وار اس بھیڑیے پر کیا تو بھیڑیے کی گردن کٹ کر دور جا گری جبکہ تلوار کا وار کرتے ہوئے عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ طلسمی بھیڑیا لوہے کا بنا ہوا ہو اور اگر عام تلوار ہوتی تو شاید عمرو کی تلوار ہی ٹوٹ جاتی لیکن تلوار حیدری کے سامنے کوئی طلسمی مخلوق نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ اب دوسرا بھیڑیا غراتے ہوئے عمرو کو دیکھ رہا تھا۔ عمرو کھڑا ہو چکا تھا اور اس نے تلوار حیدری ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی۔ اچانک بھیڑیا وہاں سے بھاگنے لگا۔

”ارے ارے کہاں جا رہے ہو میرے ہاتھوں مر تو جاؤ۔“ عمرو نے چلاتے ہوئے کہا۔

”آقا جلدی کریں طلسم کا مخصوص وقت ختم ہونے والا ہے اور وقت گزرنے کے بعد آپ بھیاںک موت مارے جائیں گے۔“ اچانک زنبیل کا محافظ بونا باہر نکلا اور اس نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ محافظ بونے تم بہت دیر سے آئے ہو لیکن

جا لگے گا۔“ محافظ بونے کہا۔

”بہت خوب محافظ بونے تم نے بہت اچھا مشورہ دیا ہے مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا۔“ عمرو نے خوشی سے کہا اور خنجر داؤدی زنبیل سے نکالا اور آنکھیں بند کر کے اسے طلسم کے توڑ دوسرے سرخ بھیڑیے پر وار کرنے کا کہا اور خنجر فضا میں پھینک دیا اور آنکھیں کھول کر دیکھا تو خنجر داؤدی تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور اس کی نظروں سے غائب ہو گیا اور کچھ ہی لمحوں میں اچانک زور دار دھماکہ ہوا کیونکہ خنجر داؤدی یقیناً چھپے ہوئے بھیڑیے کو جا لگا تھا اور اس کا خاتمہ کر دیا تھا اور اس کے خاتمے کے ساتھ ہی ہر طرف تیز شور سنائی دیا جیسے ہزاروں بدروحیں بین کر رہی ہوں اور پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور اس طلسماتی دنیا کے اصول کے مطابق وہی ہوا چلنے لگی جس میں بے ہوش ہونے کا اثر تھا اور عمرو کا ذہن تاریکوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

درست وقت پر آئے ہو۔ جلدی بتاؤ اس طلسم کا توڑ آخر کیا ہے۔“ عمرو نے اسے دیکھ کر بے تابی سے پوچھا۔

”آقا یہی سرخ بھیڑیے ہی اس طلسم کا توڑ ہیں اور دوسرے بھیڑیے نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کے ہاتھ میں تلوار حیدری ہے اور وہ آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے وہ بھاگ گیا ہے کیونکہ یہ اصل بھیڑیا نہیں ہے اصل بھیڑیا ہوتا تو وہ ضرور آپ سے مقابلہ کرتا کیونکہ بھیڑیے انسان کے بدترین دشمن ہوتے ہیں۔“ محافظ بونے کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسا ہے تو میں اس طلسم کے توڑ بھیڑیے کو کہاں تلاش کروں اور تم کہہ رہے ہو کہ طلسم کا مخصوص وقت بھی بس ختم ہونے والا ہے۔“ عمرو نے پریشانی سے کہا۔

”آقا آپ خنجر داؤدی نکالیں اور آنکھ بند کر کے اسے حکم دیں کہ وہ اس طلسم کے توڑ بھیڑیے کو جا کر ہلاک کر دے اور پھر وہ طلسم کا توڑ بھیڑیا اس طلسم میں جہاں بھی چھپا بیٹھا ہو گا خنجر داؤدی خود ہی اسے

”خواجہ۔ شکر ہے کہ کسی طلسم میں تو کجیوں، لاچار اور مجھ سے فرمانبرداری سے پٹنے والے خاوند کا ساتھ تو مجھے نصیب ہوا۔“ چاند تارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مگر میری سائڈھ کی طرح پلٹی ہوئی اور میری درگت بنانے والی عقل کی اندھی اور غصیلی بیگم ابھی یہ طلسم فنا نہیں ہوا بلکہ ہم نے اسے فنا کرنے کے لئے ابھی کوئی حرکت ہی نہیں کی۔“ عمرو نے بھی چاند تارا کو آزاد دیکھ کر خوشی سے کہا کیونکہ اسے بھی شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے ساتھ طلسمات کو فنا کرتے ہوئے کوئی خوشی نہیں ہوتی تھی۔ بس مجبوری کے تحت یہ سب کر رہا تھا۔

”کیا کہا تم نے۔ مجھے موٹی سائڈھ، عقل کی اندھی کہا۔ اب دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔“ چاند تارا نے غصے سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے عمرو کی طرف بڑھی کیونکہ اس کی خوشی عمرو کی بات نے ختم کر دی تھی۔

”بیگم ایک مشہور محاورہ ہے کہ زبان میں ہڈی نہیں ہوتی لیکن یہ ہڈیاں تڑوا دیتی ہے۔ وہی کچھ شاید اب

چاند تارا کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر خوش ہو گئی کہ اس کا خاوند عمرو بھی اسی دوران ہوش میں آ کر اٹھ رہا تھا۔

”ارے واہ چاند تارا تم بھی ہوش میں ہو جبکہ ہمارے دشمن بے ہوش ہیں اور قید میں ہیں۔“ عمرو نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں خواجہ ہم دونوں اس طلسم میں آزاد ہیں اور ہم دونوں کو یہ طلسم مل کر فنا کرنا ہو گا۔“ چاند تارا نے بھی عمرو کو دیکھ کر خوشی سے کہا اگرچہ ایک طلسم کو اس نے اکیلی ہونے کے باوجود کامیابی سے فنا بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی ڈر رہی تھی اگر دوبارہ اکیلی کو طلسم فنا کرنا پڑا تو کہیں طلسم کا شکار نہ ہو جائے۔

ہونے والا ہے کہ میری بات نے تمہیں آگ بگولہ کر دیا ہے اور تم میری طرف کسی طوفان کی طرح آرہی ہو۔ ارے میری حسین و جمیل بیگم یہ بس تمہیں سمجھانے کے لئے کہہ رہا تھا کہ طلسماتی دنیا میں غصہ عقل کو کھا جاتا ہے اس لئے اپنے غصے کو قابو میں رکھو۔ عمرو نے گھبراتے ہوئے جلدی سے کہا کیونکہ اس نے اپنی باتوں سے اپنی ہتھنی کی طرح موٹی بیوی چاند تارا کو آگ بگولہ کر دیا تھا۔

”پھر تم نے مجھے عقل کی اندھی کیوں کہا۔“ چاند تارا نے بدستور غصے سے کہا۔

”طلسماتی دنیا میں، میں نے محسوس کیا ہے کہ تمہارا دماغ بہت تیز چلتا ہے اور مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ میری پیاری سی بیوی نے اکیلے ہونے کے باوجود ایک طلسم بھی فنا کر دیا ہے میں تو بس تمہیں آزما رہا تھا کہ تم کسی بات پر غصہ تو نہیں کرتی اور اب تمہیں حسین بھی کہا ہے اور تمہاری تعریف بھی کی ہے۔“ عمرو نے بات بناتے ہوئے کہا کیونکہ چاند تارا کو غصہ دلا کر اب ڈرا رہا تھا کہ کہیں طلسماتی دنیا میں ہی اس

کی درگت بنانا شروع نہ کر دے۔

”اچھا، بہت خوب، میرے خاوند نے میری تعریف بھی کی ہے ٹھیک ہے اب کوئی مجھے غصہ دلانے والی بات نہ کرنا ورنہ اب کی بار نہیں چھوڑوں گی۔“ چاند تارا نے کہا تو عمرو نے سکون کا سانس لیا۔

”کیا ہو گیا ہے آقا آپ کو اور مالکن کو۔ آپ دونوں تو یوں لگیں لگا رہے ہیں جیسے یمن یا بصرہ کے کسی باغیچے میں پھر رہے ہوں۔ یہ طلسماتی دنیا ہے جہاں مخصوص وقت سے پہلے طلسم فنا نہ کیا جائے تو طلسم۔ آپ دونوں کو ہی فنا کر دے گا۔“ زنبیل کے محافظ بونے زنبیل سے باہر نکلتے ہوئے کہا تو دونوں چونک گئے۔

”محافظ بونے یہ کون سا طلسم ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔“ اس بار عمرو کے بجائے چاند تارا نے محافظ بونے سے پوچھا۔

”مالکن آپ کو اور آقا کو بتایا جاتا ہے کہ آپ دونوں اس وقت سیاہ طلسمات کے دسویں طلسم میں ہیں اور گزشتہ نو طلسمات آپ دونوں اور آپ کے دشمنوں

ہوئے محافظ بونے سے کہا۔

آقا میں نے محاورتا بات کی ہے۔“ محافظ بونے نے کہا۔

”اُف کیا بکواس ہے اب مجھے بھی مرغا بننا پڑے گا میں کیسے مرغا بن سکتی ہوں۔“ چاند تارا نے گھبراتے ہوئے کہا۔

”بیگم اب تک مجھے تو بے شمار بار مرغا بنا کر میری درگت بنا چکی ہوں لیکن آج تمہیں بھی مرغا بننا پڑے گا ورنہ طلسم ہم سب کو مار ڈالے گا۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مالکن، میں نے کوئی مذاق واقعی نہیں کیا۔ ان طلسمات میں آپ مختلف حالات سے گزر رہے ہیں اور اپنے خون کی قربان بھی دیتے آئے ہیں یہ تو معمولی شرط ہے لہذا دیر مت کریں۔“ محافظ بونے نے کہا تو چاند تارا اور عمرو ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اسی دوران محافظ بونا اچک کر زنبیل میں گھس گیا جیسے اسے اتنا ہی بتانے کی اجازت تھی۔

”چلو چاند تارا مجبوری ہے اب ہم کیا کر سکتے ہیں

کے ہاتھوں فتا ہو چکے ہیں۔“ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا۔

”ٹھیک ہے اب اس دسویں طلسم کا توڑ کیا ہے۔“ اس بار عمرو نے پوچھا۔

”اس کے لئے آپ دونوں کو مرغا بن کر ایک ساتھ آگے بڑھنا ہو گا وہ بھی آنکھیں بند کر کے اور دس قدم کے بعد آپ دونوں آنکھیں کھول کر کھڑے ہو جائیں گے تو اس دسویں طلسم کے توڑ کے راز کو پا سکیں گے۔“ محافظ بونے نے کہا۔

”یہ کیا بیہودگی ہے۔ مجھ سے تو گھٹیا مذاق کرتے رہتے ہو لیکن یہاں چاند تارا بھی موجود ہے۔“ عمرو نے غصے سے کہا۔

”آقا یہ اچھے ہوئے طلسمات ہیں اور میں آپ سے کوئی مذاق نہیں کر رہا کیونکہ اس طلسم کے راز کو پانے کے لئے یہی شرط ہے۔“ محافظ بونے ڈرتے ہوئے جلدی سے کہا۔

”بیگم مرغا کیسے بن سکتی ہے۔ اسے تو مرغا بننا پڑے گا انڈے دینے والی مرغی۔“ عمرو نے مسکراتے

کے ساتھ ہو جو عیار زماں، شعلہ تپاں اور برق رواں  
ہے۔ عمرو نے جوش بھرے لہجے میں کہا تو چاند تارا  
کے چہرے پر مسکراہٹ رنگ گئی۔

”ویسے بیگم طلسمات کی دنیا میں تمہارا غصہ بھی فوراً  
جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے ورنہ گھر میں تو جب تک  
مجھے دھنک کر نہ رکھ دو تمہیں چین نہیں آتا تھا۔“ عمرو  
نے مسکراتے ہوئے اس کی تعریف کی تو چاند تارا بھی  
مسکرانے لگی۔

”دراصل جب تک میں اپنے گنجے خاوند کے سر پر  
چپتیں نہ ماروں اس کا دماغ روشن نہیں ہوتا۔“ چاند  
تارا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمرو بھی ہنس پڑا۔  
”اب چلو خواجہ ہم پھر باتوں میں وقت ضائع کر  
رہے ہیں۔“ چاند تارا نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمرو  
بھی سنجیدہ ہو گیا۔

”ہاں واقعی جلدی چلو کیونکہ ان طلسمات کو مقررہ  
وقت میں فنا کرنا ضروری ہے اگر ہم ایسا کرنے میں  
ناکام رہوے تو طلسم ہمیں ہلاک کر دے گا۔“ عمرو نے  
بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ

چلو بن جاؤ مرغا۔“ عمرو نے پھیکی سی مسکراہٹ سے  
کہا۔ دونوں نہ چاہتے ہوئے بھی مرغا بن گئے اور قدم  
گنتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ گو کہ چاند تارا بہت موٹی  
تھی اسے مرغا بن کر آگے بڑھنے میں دشواری ہو رہی  
تھی لیکن موت کے خوف سے اس نے بہر حال دس  
قدم چل ہی لئے اور جب وہ کھڑی ہوئی تو اس کا  
وجود پسینے سے شرابور ہو چکا تھا جیسے میلوں چل کر آئی  
ہو۔

”بہت خوب بیگم۔ تم نے تو کمال کر دیا۔“ عمرو نے  
خوش ہو کر کہا۔ اب دونوں کھڑے ہوئے تو انہیں کچھ  
فاصلے پر سرخ رنگ کی ایک حویلی نظر آئی جس کا ایک  
ہی دروازہ تھا۔

”یہ طلسماتی دنیا بہت رنگ بدل رہی ہے خواجہ  
یہاں ان طلسمات میں ہر موڑ پر کوئی نیا منظر ہوتا  
ہے۔“ چاند تارا نے کہا۔

”بیگم فکر نہ کرو اب تک کامیابی سے نو طلسم فنا ہو  
چکے ہیں تو اسے بھی فنا کر ہی لیں گے اور اب تم  
اکیلی یا دشمنوں کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے خاوند خواجہ عمرا



تھام کر آگے بڑھنے لگے اور سرخ حویلی کے قریب پہنچ گئے۔ عمرو اور چاند تارا نے اس کے اکلوتے بڑے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن زور لگانے پر بھی دروازہ نہ کھلا۔

”میرے خیال میں کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔“ عمرو نے چونکتے ہوئے کہا اور جلدی سے زنبیل سے سنہری چپلیں نکال لیں اور اپنے جوتے اتار کر زنبیل میں رکھ کر چپلیں پہن لیں۔

”اے سنہری چپلو ہمیں جلدی سے اس سرخ عمارت کے اندر اس طلسم کے توڑ کے قریب لے جاؤ۔“ عمرو نے کہا اور چاند تارا کا ہاتھ تھام لیا تو دونوں کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور سنہری چپلیں عمرو کو اڑائے ہوئے اس بلند سرخ حویلی کی دیواروں کے اوپر سے گزارتے ہوئے اندر لے گئیں اور نیچے اتار دیا۔

”حیرت ہے میں نے تو سنہری چپلوں کو طلسم کے توڑ کے قریب اتارنے کا کہا تھا لیکن یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔“ عمرو نے حیرت سے کہا۔

”خواجہ ہو سکتا ہے اصول کے مطابق طلسم کے توڑ

کو خود ہی ڈھونڈنا پڑے کیونکہ ان طلسمات میں اب تک ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔“ چاند تارا نے کہا تو عمرو نے اسے تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا کر سنہری چپلوں کو اتار کر زنبیل میں رکھ کر اپنے استعمال والے جوتے پہن لئے کیونکہ سنہری چپلوں سے اس نے جو کام لینا تھا وہ اس نے کر دیا تھا۔ اب چاند تارا اور عمرو آگے بڑھنے لگے اور حویلی کے بڑے صحن سے گزر کر ایک بالکونی میں پہنچے تو انہیں اپنے پیچھے سے قہقہوں کی آواز سنائی دی۔ دونوں نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو خوف کی شدت سے ان کا خون خشک ہو گیا کیونکہ دونوں نے دیکھا کہ پانچ ڈھانچے حویلی کے صحن میں کھڑے بے ہنگم انداز میں قہقہے لگا رہے تھے اور ان ڈھانچوں کی بے نور آنکھوں سے خون نکل رہا ہوتا ہے۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر دونوں کا حال برا ہونے لگا۔ عمرو نے بھی اپنی زندگی میں ایسا بھیانک اور خوفناک منظر نہیں دیکھا تھا اس لئے خوفزدہ ہو گیا تھا لیکن فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔ اسی دوران یہ ڈھانچے قہقہے لگاتے ہوئے ان کی طرف

بڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر عمرو نے جلدی سے زنبیل سے سرخ مرچیں نکال لیں اور تیزی سے ان کی طرف اچھال دیں۔ یہ سرخ مرچیں جیسے ہی ان ڈھانچوں کی طرف گئیں یکلخت ان ڈھانچوں کو آگ لگ گئی۔ طلسمی ڈھانچے بھک سے جل کر راکھ ہو گئے۔ ان ڈھانچوں کے آگ لگنے پر حویلی کی بالکونی کا واحد دروازہ کھل گیا تو عمرو اور چاند تارا سمجھ گئے کہ انہیں اندر جانا پڑے گا۔ چونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ بھیانک مناظر سے گزرے تھے اس لئے احتیاط کے ساتھ اس دروازے سے گزر کر اندر داخل ہو گئے جہاں سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔

”چلو بیگم میرے خیال میں ہم طلسم کے قریب پہنچ چکے ہیں اور کافی دیر بھی ہو چکی ہے کہیں مخصوص وقت ہی نہ گزر جائے۔“ عمرو نے کہا تو چاند تارا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور دونوں سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد دونوں ایک بڑے کمرے میں تھے جس کی دیواریں سرخ رنگ کی تھیں دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے پیچھے سے سیڑھیاں غائب ہو گئیں اور اب یہ

کمرے میں قید ہو چکے تھے۔ عمرو اور چاند تارا حیرت اور خوف سے کمرے کا جائزہ لینے لگے۔ اچانک ان کی نظروں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور جیسے ہی اندھیرا ختم ہوا دونوں حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ ان کی نظروں کے سامنے ایک نیا منظر تھا اور طلسماتی دنیا رنگ بدل چکی تھی۔ سرخ رنگ کا بھاری بھر کم یحیم شحیم خوفناک شکل کا ایک دیو اور ایک پتلی لیکن دراز قد حسین پری وہاں کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

”بہت خوب کافی دنوں بعد اس دسویں طلسم میں کوئی آدم زاد آئے ہیں اور ہم دونوں بہت بھوکے ہیں ہماری بھوک اب مٹ جائے گی۔“ دیو نے کہا۔ ویسے اگر عام حالات ہوتے تو چاند تارا انہیں دیکھ کر ڈر جاتی لیکن طلسمات کی دنیا کا یہ اس کا تیسرا سفر تھا اور کافی حد تک اس میں ہمت آگئی تھی اس لئے اس کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔

”میں خواجہ عمرو کی بیوی ہوں جو عیار زماں ، شعلہ تپاں اور برق رداں ہے۔ تم دونوں کی موت تمہیں ہمارے پاس لائی ہے۔“ چاند تارا نے بے خوف ہو کر

کہا تو عمرو نے چونک کر چاند تارا کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ریگ گئی کیونکہ طلسمات کی دنیا کا سفر کر کے چاند تارا میں بھی ہمت پیدا ہو گئی تھی جو کہ اچھی بات تھی۔

”اوہ۔ تو تم دونوں بدبخت ہم سے ٹکرانے آئے ہو ہم تم دونوں کو کچل کر رکھ دیں گے۔“ سرخ دیو نے گرج کر کہا۔

”یہ آدم زاد بہت ہمت والے لگتے ہیں اور ایسے نہیں مانیں گے ان کا مقابلہ کر کے ان کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔“ سرخ پری نے کہا اور دونوں نے اپنے ہاتھ ہلائے تو ان کے ہاتھوں میں تلواریں آ گئیں۔

”اوہ۔ تو تم ہمارا خاتمہ کرنا چاہتے ہو۔“ عمرو نے کہا اور زمبیل سے تلوار حیدری نکال کر چاند تارا کو دے دی اور خود تیزی سے عوج بن عنق کی تلوار نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اسی دوران سرخ دیو اور پری بھی ان کے قریب پہنچ گئے اور پھر تلواروں کی جھٹکار سے ماحول گونجنے لگا۔

”اوہ، لگتا ہے ان بدبختوں کے ہاتھوں میں کوئی

بہت طاقتور ہتھیار ہیں ورنہ ہمارے طلسمی ہتھیار کی ایک ضرب سے ہی ان کی تلواروں کے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔“ سرخ پری نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس لئے تو یہ بدبخت اتنے طلسم فنا کر کے یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔“ سرخ دیو نے کہا۔

”آقا اور مالکن جلدی کریں طلسم کا مخصوص وقت ختم ہونے والا ہے اور پھر آپ کے ہاتھوں سے خود ہی زمبیل کے کرامتی ہتھیار غائب ہو جائیں گے اور آپ کی زمبیل کی کرامتی چیزیں اور مالکن کے جھولے کرامتی چیزیں آپ کا ساتھ نہیں دے سکیں گی۔“ انہیں زمبیل کے محافظ بونے کی تیز آواز سنائی دی تو دونوں گھبرا گئے کیونکہ اتنے کرامتی ہتھیاروں کے باوجود یہ دیو اور پری ان کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے تھے۔

”ارے ہاں خواجہ۔ تمہارا جال الیاسی کام نہیں دے گا جس سے پہلے بھی تم پاتال کی سیاہ پرتوں والی مہم طلسم ہفت شکل میں کام لے چکے ہو۔“ یکلخت چاند تارا نے پری کا مقابلہ کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو عمرو چونک گیا۔

”بہت خوب چاند تارا تم نے درست وقت پر خوب یاد دلایا ہے۔“ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ دیو سمجھا شاید عمرو ڈر کر بھاگ رہا ہے اس لئے وہ اس کے پیچھے لپکا۔ اسی دوران عمرو نے تیزی سے زنبیل سے جال الیا سی نکال کر دیو پر پھینکا تو دیو اس میں قید ہوتا چلا گیا۔

سرخ پری اپنے ساتھی کو جال میں قید دیکھ تو ٹھٹک کر رک گئی تو یہ دیکھ کر موٹی ہونے کے باوجود چاند تارا نے تیزی سے تلوار حیدری اس کے پیٹ میں گھونپ دی۔ عمرو نے بھی قیدی دیو کے پیٹ میں عوج بن عنق کی تلوار گھونپ دی۔ طلسم کے توڑ دیو اور پری نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ اسی وقت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور تیز آندھی چلنے لگی۔

”آہ افسوس اگر یہ دونوں صرف چند لمحے اور دیر کر دیتے تو طلسم ان کے لئے موت بن جاتا۔“ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور آندھی تیز ہونے لگی تو عمرو اور چاند تارا بے اختیار بے ہوش ہو کر نیچے گرتے چلے گئے۔

Pakistanipoint

جاکار جادوگر ایک تاریک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے گرد ایک دائرہ بنا ہوا تھا اور وہ منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا اس کے ہاتھ میں سرمئی رنگ کی ایک کھوپڑی تھی اس میں صرف چند سفید نکلتے ہی نظر آ رہے تھے۔ جاکار جادوگر خاص کالا منتر پڑھ کر اس کھوپڑی پر پھونکیں مار رہا تھا جو اس کے عمل سے سیاہ ہوتی جا رہی تھی ساتھ ہی ایک بڑا پتھر بھی اس کے سامنے پڑا تھا جس پر گیارہ رنگوں کے خانے بنے ہوئے تھے جو کہ مٹتے جا رہے تھے اور نو رنگ مٹ چکے تھے اور صرف دو رنگ سفید اور سیاہ باقی تھا۔

جاکار جادوگر کی آنکھیں بدستور بند تھیں اور بہت گہرائی میں ڈوبا ہوا تھا اور اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ

باقی ہے جس میں کوئی فرد بے ہوش اور قیدی نہیں ہو گا۔ میرے اتنے طاقتور طلسمات کیسے فنا ہو گئے اور کن بدبختوں نے انہیں فنا کیا ہے۔“ جاکار جادوگر نے غصے کی شدت سے چلاتے ہوئے کہا۔

”میں ابھی بتاتی ہوں آقا۔“ چاگونی چڑیل نے کہا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کچھ دیر بعد کھول دیں۔ ”آقا۔ آپ کے دس طلسمات واقعی فنا ہو چکے ہیں اور سیاہ محل میں داخلے کا صرف ایک ہی طلسم باقی ہے پھر طلسم کے فاتح یہاں آپ کے سیاہ محل میں داخل ہو جائیں گے۔“ چاگونی چڑیل نے کہا۔

”لیکن یہ بدبخت کون ہیں اور انہوں نے میرے دس خوفناک طلسمات کیسے فنا کئے ہیں کیونکہ میرے طلسمات میں گھسنے کی شرط یہ تھی کہ چار ایسے افراد ہوں جو کم از کم دو خطرناک طلسماتی دنیا کو فنا کر چکے ہوں۔“ جاکار جادوگر نے غصے سے ہوئے کہا۔

”آقا ایسا ہی ہوا ہے اور آپ کے طلسمات واقعی نئے انداز کے اور طاقتور تھے لیکن جن چار افراد نے آپ کے دس طلسمات فنا کئے ہیں وہ کوئی عام لوگ

جس پتھر پر وہ کالا عمل کر رہا ہے اس کے نو رنگ مٹ چکے ہیں۔ اچانک دسواں سفید رنگ بھی مٹ گیا تو یلکھت جاکار جادوگر کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

”ارے یہ کیسے ہو سکتا ہے میرے اتنے خوفناک اور طاقتور ترین دس طلسمات کیسے فنا ہو سکتے ہیں اور انہیں آخر کس نے فنا کیا ہے۔“ جاکار جادوگر نے چونکتے ہوئے کہا حیرت اور پریشانی کے ساتھ اس کے چہرے پر شدید غصہ بھی تھا۔

”چاگونی، چاگونی حاضر ہو۔“ جاکار جادوگر نے اپنے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا۔ اچانک کمرے میں دسواں بلند ہونے لگا اور ایک سیاہ رنگ کی انتہائی خوفناک شکل کی چڑیل میں تبدیل ہو گیا۔ ”کیا حکم ہے آقا آپ نے اپنے خاص عمل کے دوران مجھے طلب کیا ہے۔“ اس چڑیل نے کہا۔

”چاگونی میرے گیارہ طلسمات میں سے دس طلسمات فنا ہو گئے ہیں اور اب صرف ایک ہی طلسم

نہیں ہیں اور دو میاں بیوی کی جوڑیاں ہیں۔ ایک جوڑی تو طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ہیں جن کی بیٹی سے آپ شادی کرنا چاہتے ہیں اور دوسرے دو فرد دنیا کا سب سے خطرناک انسان عمرو اور اس کی بیوی چاند تارا ہیں اور یہ چاروں افراد اس سے پہلے ہسپتال کی سیاہ پرتوں کے طلسمات اور طلسم ہفت شکل کی طلسماتی مہمات میں یکجا کام کر چکے ہیں۔“ جاگونی چڑیل نے کہا۔

”اوہ میرے اتنے خطرناک، الجھے ہوئے اور طاقتور طلسمات ان بد بختوں نے فدا کر دیئے ہیں۔ میں ان کی بوٹیاں نوچ لوں گا۔“ جاکار جادوگر نے غصے کی شدت سے مٹھیاں بھیجنے ہوئے کہا۔

”آقا۔ آپ نے سیاہ بدروحوں کو بلانے کا عمل شروع کیا ہوا ہے اور عمل کے پورا ہونے میں بس تھوڑی سی ہی دیر باقی ہے اگر آپ نے اپنے عمل کو ادھورا چھوڑ دیا تو پھر دس سال تک آپ سیاہ بدروحوں کو بلانے کا عمل نہیں کر سکیں گے اور بغیر سیاہ بدروحوں کو بلانے آپ نہ ہی دنیا پر قبضہ کر سکتے ہیں اور نہ

ہی طلسم ہوشربا پر قابض ہو سکتے ہیں اور اس طرح آپ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی بیٹی شہزادی ساسان جادو سے شادی بھی نہیں کر سکیں گے۔“ جاگونی چڑیل نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی میں نے تو سیاہ بدروحوں کو بلانے کا عمل شروع کیا ہوا ہے اور اگر میں عمل ادھورا چھوڑ کر باہر جاتا ہوں تو میری طاقتیں بھی کم ہو جائیں گی پھر اب میں کیا کروں۔“ جاکار جادوگر نے اس بار فکر مندی سے کہا۔

”آقا۔ آپ فکر نہ کریں ابھی گیارہواں طلسم باقی ہے اور اگر آخری طلسم بھی فنا ہوتا ہے تو پھر آپ چاہ گم چلے جائیں۔ وہاں یہ چاروں نہیں پہنچ سکیں گے۔“ جاگونی چڑیل نے کہا۔

”یہ کیسا مشورہ دے رہی ہو اگر میں چاہ گم کی دستوں میں چلا گیا تو پھر اگلے پچاس سال سے پہلے میں ہی دنیا میں نہیں آسکوں گا۔“ جاکار جادوگر نے پھر غصے سے کہا۔

”آقا۔ جانے تو جہاں ہے آپ کو عمل شروع

کرنے سے پہلے ان چاروں کو کسی طرح مار دینا چاہئے تھا پھر سیاہ بدروحوں کو بلانے کا عمل کرتے کیونکہ یہ چاروں دنیا کے خطرناک لوگ ہیں اور گو کہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں لیکن انہیں آپ کے طلسمات فنا کرنے کے لئے یکجا ہونا پڑا ہے اور انہوں نے ایسا کیا ہے۔“ چاگوینی نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی مجھے سیاہ شیطان کی سیاہ بدروحوں کو بلانے کا عمل کرنے سے پہلے ان کا بندوبست کرنا چاہئے تھا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ اتنے خطرناک ثابت ہوں گے۔“ جاکار جادوگر نے غصے کے ساتھ کہا۔

”آقا۔ آپ کا گیارہواں طلسم بھی خطرے میں پڑ چکا ہے کیونکہ دس طلسمات کے خاتمے کے بعد طلسمی اصول کے مطابق چاروں ہی آزاد ہیں اور ہوش میں ہیں اور طلسم پر بھاری پڑ سکتے ہیں۔“ چاگوینی نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے دس طلسمات کے فنا ہونے کے بعد ایسا ہی ہونا تھا یہ چاروں بدبخت میری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک ثابت ہوئے ہیں اور میں تو دنیا کا طاقتور جادوگر تھا لیکن ان چاروں بدبختوں نے

میرے اتنے خطرناک طلسمات فنا کر دیئے ہیں جس کا مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔“ جاکار جادوگر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

”آقا۔ آپ نے عمل تقریباً پورا کر لیا ہے بس چند منٹ باقی ہیں آپ کا آخری طلسم بہت خطرناک ہے وہ وہاں طلسم کا شکار بن سکتے ہیں لیکن اگر وہ طلسم میں فنا ہونے کی بجائے اسے فنا کر بھی دیتے ہیں تو انہیں کافی دیر لگ سکتی ہے اس دوران آپ اپنا عمل پورا کر لیں اگر عمل پورا ہو گیا تو آپ کے طلسم فنا ہونے کے باوجود آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہو گا بلکہ آپ ان سے زیادہ خوفناک طلسمات بنا سکتے ہیں اس لئے آپ بس اپنے عمل کو تیز کر دیں تاکہ سیاہ شیطان کی دنیا سے سیاہ بدروحیں آپ کی مدد کو پہنچ جائیں۔“ چاگوینی چڑیل نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم نے مجھے درست مشورہ دیا ہے مجھے واقعی اب سب فکر چھوڑ کر صرف سیاہ بدروحوں کے عمل کو پورا کرنا چاہئے اور عمل کے پورا ہونے میں بس تھوڑی سی دیر باقی ہے اور طلسمی پتھر کے آخری طلسم کے سیاہ

”ارے میرے ساٹھ شہنشاہ تم ابھی تک زندہ ہو۔  
کیسے ڈھیٹ ہو کہ اتنے خطرناک طلسمات بھی تمہارا کا  
کچھ نہیں بگاڑ سکے۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کو دیکھتے  
ہوئے کہا۔ عمرو کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ اس  
وقت سب ہی ہوش میں تھے اور آزاد تھے اور یہ دیکھ  
کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔  
چاروں کو تقریباً ایک ساتھ ہی ہوش آیا تھا اور ان  
سب کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ چاروں اس  
وقت آخری اور گیارہویں طلسم میں ہیں اور دس طلسم  
ان چاروں کی محنت سے فنا ہو چکے ہیں۔

”غالباً ہم چاروں نے چار چار بار ان دس طلسمات  
میں حصہ لیا ہے ایک بار اکیلے اور تین بار مشترکہ ہو کر

رنگ کے مٹنے سے پہلے مجھے عمل پورا کر لینا چاہیے۔“  
جاکار جادوگر نے کہا۔

”آقا۔ آپ کا آخری طلسم بہت خطرناک ہے اس  
لئے ضروری نہیں کہ وہ اسے فنا کر سکیں وہ طلسم کا شکار  
بھی ہو سکتے ہیں۔“ چاگوئی نے کہا۔

”نہیں چاگوئی اتنے خطرناک لوگ اتنی آسانی سے  
ہلاک نہیں ہو سکتے بہر حال تم جاؤ میں اپنا عمل جلد  
سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اگر واقعی  
ان بدبختوں نے آخری طلسم فنا کر دیا تو تم میری دیگر  
غلام طاقتوں کے ہمراہ تم ان چاروں کا راستہ روکنے کی  
کوشش کرنا تاکہ وہ مجھ تک جلد نہ پہنچ سکیں۔“ جاکار  
جادوگر نے کہا تو چاگوئی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے تم جاسکتی ہو۔“ جاکار جادوگر نے کہا تو  
چاگوئی نے ادب سے سر ہلایا اور دھواں بن کر غائب  
ہو گئی اور اس کے غائب ہوتے ہی اندھیرا چھا گیا اور  
جاکار جادوگر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر سے  
اپنے عمل کو شروع کر دیا۔



ہے کہ ہم سب کے ہاتھوں دس طلسمات فنا ہو چکے ہیں۔“ چاند تارا نے کہا۔

”ہاں ہتھنی چاند تارا تم نے بھی کمال کیا ہے اور تم نے اکیلے اور اس منحوس عمرو کے ساتھ بھی طلسمات فنا کئے ہیں اور طلسمات کی فنا ہی میں میرا اور میری بیوی حیرت جادو کا بھی بھرپور ساتھ دیا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بند بختوں۔ تم دونوں بھی کم نہیں ہو۔“ چاند تارا نے غصے آنے کے بجائے ہنس کر کہا تو عمرو بھی ہنس پڑا اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ ایک دوسرے کے ازلی دشمن ان طلسمات میں ایک دوسرے کے دوست بھی بنے ہوئے تھے۔

”میری بیگم بے شک کئی بار میری درگت بنا چکی ہے جس طرح ملکہ حیرت جادو سانڈھ جیسے شہنشاہ افراسیاب کے ہتھوڑے نما ہاتھوں سے پٹ چکی ہے لیکن میری بیوی کا دماغ طلسمات کی دنیا میں خوب چلتا ہے اور طلسمات میں وہ میرا بھرپور ساتھ دیتی

اور پھر یہ طلسمات فنا ہوئے ہیں اور ہم گیارہویں اور آخری طلسم میں ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے عمرو کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ واقعی تمہارا اندازہ درست ہے اور اب گیارہویں اور آخری طلسم کو ہم سب نے مل کر فنا کرنا ہے اس لئے تو چاروں ہی ہوش میں ہیں اور لوہے کے مضبوط پنجروں میں قید بھی نہیں ہیں۔“ چاند تارا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اگر ہم چاروں ہی اس آخری طلسم میں آزاد ہیں تو اس کا مطلب ہے یہ بہت ہی خطرناک طلسم ہو گا۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”ہاں افراسیاب مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔“ عمرو نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تو سب اٹھو اور آگے بڑھتے ہیں اور اس طلسم کے توڑ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ طلسم فنا کرنے کا مخصوص وقت ہوتا ہے اور گو کہ ان طلسمات میں ہم نے اپنے خون کی قربانیاں بھی دی ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی تکالیف برداشت کی ہیں لیکن شکر

ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب مسکرانے لگے اور چاند تارا ہنس پڑی۔

”ہاں عمرو یہ ہم چاروں کی تیسری مشترکہ طلسماتی مہم ہے اور میں اور آقا تو جادوگروں کے شہنشاہ اور ملکہ ہیں اور بہت بڑے جادوگر ہیں اور تم جیسے شیطان کو طلسمات کو ختم کرنے کا بھرپور تجربہ ہے اور تم اب تک بے شمار طلسمات فنا کر چکے ہو لیکن واقعی چاند تارا نے طلسمات کی ہر مہم میں خوب کام کیا ہے واقعی اس میں کوئی شک نہیں ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی چاند تارا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”چلو اب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے کیونکہ میرے خیال میں جاکار جادوگر کے خوفناک عمل کو پورا ہونے میں بس کچھ ہی دیر باقی رہتی ہوگی اور ہمیں اس کے عمل پورا ہونے سے پہلے اسے ہلاک کرنا ہوگا ورنہ طلسمات فتح کرنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔“ عمرو نے اٹھتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب، چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چاروں

ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ اچانک ان چاروں کو بے اختیار ٹھوکر لگی تو چاروں نیچے گرتے چلے گئے لیکن حیران تھے کہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس سے ٹھوکر کھاتے۔ جیسے ہی یہ چاروں کھڑے ہوئے یہ دیکھ کر حیرت کی شدت سے اچھل پڑے کہ ان کے سامنے ٹھانٹیں مارتا سمندر تھا لیکن سمندر کا پانی بالکل سیاہ تھا اور پانی میں سے بلبلے اور بھاپ نکل رہی تھی۔

”کیا تم نکموں کے پاس کوئی ایسی چیزیں ہیں جن سے تم دونوں احمقوں پر سیاہ طلسمی سمندر کا کھولتا ہوا پانی اثر نہ کر سکے یا میری مدد کی ضرورت ہے۔“ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”تم جیسا عیار اپنی اور اپنی بیوی چاند تارا کی فکر کرے ہم اپنا دفاع کرنا اور ان طلسمات سے نمٹنا جانتے ہیں۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے منہ اٹھائے ہمیں کیا دیکھ رہے ہو جلدی سے اس کا انتظام کرو یہ تم دونوں کی نانی اماں کا گھر نہیں ہے جو سکون سے کھڑے ہو۔“ اس بار

چاند تارا نے ان پر طنز کیا تو عمرو ہنس پڑا اور شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو منہ بنا کر ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

عمرو نے زنبیل سے وہی سیاہ تریاق والی بوتل نکال لی اور بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کا ایک گھونٹ پیا اور چاند تارا کو بھی پینے کے لئے دیا جسے اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی پی لیا کیونکہ اس کا ذائقہ بہت کڑوا تھا۔ اس کے بعد عمرو نے زنبیل سے چاندی کی دو ٹھنڈی گولیاں نکال کر ایک اپنے منہ میں رکھ لی اور ایک چاند تارا کو دے دی جسے چاند تارا نے اپنے منہ میں رکھ لیا۔

”واہ۔ تم دونوں تو واقعی بہت بڑے شیطان ہو خاص کر عمرو تمہاری زنبیل میں تو دنیا جہاں کی اہم چیزیں ہیں جن سے تم کسی بھی خوفناک اور خطرناک ترین طلسم کو بھی فنا کر سکتے ہو۔“ شہنشاہ افراسیاب نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے ایک طاقتور منتر پڑھ کر دو انگوٹھیاں حاصل کر لیں جو سیاہ رنگ کی تھیں جسے دیکھ کر یہ

دونوں خوش ہو گئے۔

”واہ۔ طلسم جمشید اور طلسم سامری بھی خاص مہروں والی انگوٹھیاں۔“ عمرو نے چومتے ہوئے کہا۔

”عمرو۔ تم واقعی شیطان ہو تمہیں ہر چیز کا علم ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ان انگوٹھیوں کے پہننے سے تم آگ کے سمندر میں بھی جا سکتے ہو اور یہ تو کھولتا ہوا پانی ہی ہے۔“ عمرو نے کہا۔ اب چاروں ہی آگے بڑھے جہاں سمندر کے کنارے پر ایک کشتی موجود تھی جس میں چار افراد آرام سے بیٹھ سکتے تھے۔ اب چاروں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کشتی میں بیٹھ گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ طلسماتی دنیا میں ہیں اور انہیں نئے نئے اسرار ہی دیکھنے کو ملیں گے۔ جیسے ہی یہ چاروں کشتی میں بیٹھے کشتی خود ہی کنارے سے آگے بڑھ کر سمندر میں چلی گئی اور کھولتے ہوئے سیاہ سمندر میں آگے بڑھنے لگی جیسے ان کے بیٹھنے کا ہی انتظار کر رہی ہو۔

ایک سمت عمرو اور چاند تارا بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری طرف شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بیٹھ

ساتھ ہوں اور سب سے بڑھ کر ہمارے دوست خواجہ عمرو جیسا ذہین اور عیار و مکار شخص اور اس کی بیگم بھی ہمارے ساتھ اس طلسماتی سفر میں شریک ہیں اور ہم سب نے اب تک مل کر جہاں دس خوفناک الجھے طلسمات کا خاتمہ کیا ہے وہاں آخری طلسم بھی فنا کر ہی دیں گے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو چاند تارا اور عمرو کے چہروں پر مسکراہٹ ریگ گئی کیونکہ دوستی کے نام پر بھی شہنشاہ افراسیاب نے عمرو کو مکار ضرور کہا تھا۔

طلسمی کشتی ان سب کو لئے آگے بڑھ رہی تھی اور چاروں کے چہروں پر تشویش دوڑنے لگی کیونکہ جیسے جیسے وقت گزرا جا رہا تھا ان کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی کیونکہ ان طلسمات کے فنا کرنے کا مخصوص اوقات تھے۔ کچھ دیر بعد کشتی ان چاروں کو لئے ایک جزیرے پر آ گئی۔ اس جزیرے کا رنگ سیاہ تھا اور اس کے رخت اور ان کے پتے تک سیاہ تھے۔ حیرت ہے کیسا زیب ویران۔ اور خوفناک جزیرہ ہے جو مکمل طور پر سیاہ ہے۔ عمرو نے حیرت سے کہا۔

”خواجہ۔ یہ تو واقعی عجیب اور خوفناک جگہ ہے۔“

گئے تھے اور غور سے سیاہ سمندر کے کھولتے ہوئے پانی کو دیکھنے لگے جس میں سے دھواں اور بلبے نکل رہے تھے۔ اگر ان چاروں نے کرامتی اور طلسمی چیزوں کا اہتمام نہ کیا ہوتا تو کھولتے ہوئے پانی کی تپش سے یہ چاروں کشتی میں ہونے کے باوجود جل جاتے۔ حیرت انگیز طور پر اس طلسماتی دنیا کے سیاہ سمندر کے اندر طلسمی مخلوق بھی تھی اور پانی میں مچھلیاں، مگر مچھ اور دیگر آبی مخلوق تیر رہی تھیں اور پانی میں اچھل کود کرتی نظر آ رہی تھیں۔

”اف۔ کیسی عجیب طلسماتی دنیا ہے جہاں کھولتے ہوئے سمندر میں بھی مخلوق ہے۔“ چاند تارا نے کہا۔

”بیگم طلسمات کی دنیا میں ایسے حیرت انگیز واقعات دیکھنے کو ملتے ہی رہتے ہیں۔“ عمرو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے عمرو کی بات پر اتفاق کر رہے ہوں۔

”معلوم نہیں یہ طلسم کیا ہے اور ہمیں کہاں لے کر جا رہا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”بیگم اس بار تم اکیلی نہیں ہو بلکہ میں بھی تمہارے

چاند تارا نے بھی کہا۔

”مجھے فکر صرف یہ ہے کہ دیر ہوتی جا رہی ہے کہیں طلسم کا مخصوص وقت ہی نہ گزر جائے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”نہیں شہنشاہ میرے خیال میں اگر ایسا ہوتا تو ہمیں کھولتے ہوئے سیاہ سمندر میں ہی بھٹکایا جاتا اب اس جزیرے پر ہیں تو یہاں ہم طلسم کا توڑ ڈھونڈ ہی لیں گے۔“ ملکہ حیرت جادو نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر ایسا ہے تو ہم چاروں کو تیزی سے اس جزیرے میں آگے بڑھنا ہو گا کیونکہ یہ طلسمات ایسے ہیں کہ ان کے توڑ کو خود تلاش کرنا پڑتا ہے۔“ چاند تارا نے بھی ملکہ حیرت جادو کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا تو عمرو اور شہنشاہ افراسیاب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اب وہ چاروں ایک ساتھ تیزی سے آگے بڑھنے لگے کیونکہ کشتی سے اتر کر جزیرے کے ساحل پر پہنچ چکے تھے۔ یہ چاروں جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے جزیرے میں انہیں بھیانک چیخیں سنائی دینے

لگی تھیں جو کہ بہت ہی ڈراؤنی تھیں اور بہت بہادر ہونے کے باوجود یہ ڈراؤنی آوازیں سن کر وہ خوفزدہ ہو گئے تھے۔

اچانک ان سب کو بھیڑیوں کے غرانے کی آوازیں سنائی دیں تو چاروں چونک گئے اور ٹھٹھک کر رک گئے۔ اسی دوران ان کے سامنے چار کچم کچم سرخ انگارہ آنکھوں والے سیاہ رنگ کے قوی ہیکل مھینسے نمودار ہوئے جن کے منہ سے بھیڑیوں جیسی غراہٹیں نکل رہی تھیں ان کے قریب پہنچ گئے اور ان کی طرف لپکے تاکہ ٹکریں مار کر ان کا خاتمہ کر سکیں۔ یہ واقعی انتہائی حیران کن بات تھی کہ یہ قوی ہیکل مھینسے تھے لیکن ان کے منہ سے بھیڑیوں جیسی غراہٹیں نکل رہی تھیں۔

عمرو نے جلدی سے تلوار حیدری نکال لی اور چاند تارا نے اپنی تلوار نکال لی۔ شہنشاہ افراسیاب نے تیزی سے جادو کے زور سے طلسم سامری کی تلوار اور ملکہ حیرت جادو نے طلسم جمشید کی تلوار حاصل کر لی اور ان قوی ہیکل مھینسوں کی ٹکروں سے بچنے کے لئے تیزی سے ایک طرف ہو گئے لیکن موٹا ہونے کی وجہ

سے شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا تیزی سے ایک طرف نہ ہو سکے اس لئے ان دونوں کو لکریں لگیں اور دونوں نیچے گر کر بری طرح تڑپنے لگے جیسے انہیں ذرّ کیا جا رہا ہو البتہ عمرو اور ملکہ حیرت جادو دبلے پتلے اور پھرتیلے ہونے کی وجہ سے تیزی سے ایک طرف ہ گئے تھے اور ان دونوں کی تلواریں ان کے مد مقابل بھینسوں کی گردنوں پر پڑیں تو دونوں بھینسوں کی گردنیں کٹ گئیں۔ اسی دوران بقیہ دو بھینسے جنہوں نے چاند تارا اور شہنشاہ افراسیاب پر وار کیا تھا ان کی طرف بڑھے اور ان پر پھر ڈکراتے ہوئے حملہ کیا عمرو اور ملکہ حیرت جادو پھر تیزی سے ایک طرف ہو گئے اور اپنا راستہ بدل کر ان بھینسوں کی گردنوں وار کئے تو یہ بھینسے بھی ان کے وار سے فنا ہو گئے اور جیسے ہی یہ چاروں بھینسے فنا ہوئے لکھت گھٹا ٹوب اندھیرا چھا گیا جسے دیکر عمرو اور ملکہ حیرت جادو خواہ سے اچھل پڑے کہ طلسم فنا ہو گیا ہے۔ کچھ ہی دیر میں اندھیرا چھٹ گیا تو عمرو اور ملکہ حیرت جادو نے دیکھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور چاند تارا ابھی تک نیچے پڑے۔

ہوئے تھے اور درد کی وجہ سے کراہ رہے تھے۔  
”اٹھو چاند تارا اور افراسیاب میں نے اور تمہا موم بتی نے مل کر طلسم کو فنا کر دیا ہے۔“ عمرو خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

”مگر نہ ہی ہم میں سے کوئی بے ہوش ہوا ہے نہ ہی طلسم کی تباہی کا اعلان ہوا ہے۔“ چاند تارا کراہتے ہوئے کہا تو عمرو نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن خود اس کے اوپر گرا تو چاند تارا کی چیخ اُگئی اور ایسا ہی ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ہوا۔ اس نے بھی اپنے خاوند کو اٹھانے کوشش کی اور اسے ہاتھوں کا سہارا دیا لیکن اس وزن سے دھڑام سے اس کے اوپر گری۔

”میں پہلے ہی تکلیف میں ہوں حیرت جادو تم مجھ پر گر کر میری دردوں میں اور اضافہ کر دیا ہے شہنشاہ افراسیاب نے ایک زور دار ہاتھ غصے سے ملکہ حیرت جادو کی کمر پر لگاتے ہوئے کہا تو اس چہ بھینسے کے ہاتھ سے دلی پتلی ملکہ حیرت جادو کے ہاتھ سے زور دار چیخ نکلی اور اسے اپنے خاوند کی مدد

پر گئی اور یہی کچھ عیاروں کے عیار خواجہ عمرو عیار کے ساتھ بھی ہوا اور چاند تارا نے اسے اپنے اوپر گرتے دیکھ کر غصے سے اس کے سینے میں اتنے زور سے ہاتھ مارا جس سے عمرو کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی۔

اچانک ان سب کو سانپوں کے پھنکارنے کی تیز آوازیں سنائی دیں تو چاروں اپنی اپنی تکلیف بھول کر جیسے تیسے تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ چار انتہائی خوفناک اژدھے تھے جن کی آنکھوں سے خون نکل رہا تھا ان چاروں نے اپنی طرف سانس کھینچا۔ اس سے پہلے کہ یہ چاروں سنبھلتے اژدھوں کی سانسوں سے عمرو اور ملکہ حیرت جادو بے اختیار ان کے منہ کی طرف گھسٹ کر جانے لگے لیکن چونکہ شہنشاہ افراسیاب اور خاص کر چاند تارا بہت موٹے تھے اس لئے انہوں نے خود کو قابو کر لیا۔

چاند تارا نے ملکہ حیرت جادو کے سر کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا جو کہ اژدھے کی سانس کی طاقت سے اڑ کر اس کے پاس گری تھی اور عمرو شہنشاہ افراسیاب کے قریب گرا تھا اور شہنشاہ افراسیاب کے

ہاتھ میں عمرو کی ایک ٹانگ آگئی تھی اس لئے عمرو اور ملکہ حیرت جادو طلسمی اژدھوں کے بھاڑ جیسے منہ میں جانے سے بچ گئے۔ اسی دوران عمرو نے سنبھل کر زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور ان چاروں اژدھوں پر پھینکا تو چاروں اژدھے اس میں پھنس گئے جو سانس اندر کی طرف کھینچ کر انہیں دبوچنا چاہتے تھے۔ عمرو نے جال کے سرے کو کھینچا تو جال بہت ہی تنگ ہو گیا اور چاروں اژدھے اس میں دب کر ہلاک ہو گئے۔ ایسا جال الیاسی کی خاصیت کی وجہ سے ہوا تھا۔ ان اژدھوں کے ہلاک ہوتے ہی ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا۔

”ہر۔ ا۔ ہم نے میدان مار لیا۔“ چاند تارا نے خوشی سے کہا۔

”عمرو میں نے بھی تمہاری نامراد موٹی بیوی کے ساتھ مل کر اس طلسم کو ختم کرنے میں تمہاری مدد کی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے خوشی سے کہا۔ اسی دوران انہیں کدھوں کے چلانے کی آوازیں سنائی دیں تو ان چاروں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ان کے سانس خوف

سے اٹک گئے کیونکہ بے شمار گدھ جن کے منہ سے آگ کے شرارے نکل رہے تھے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

”اُف۔ کیا بھیانک طلسم ہے جو ختم ہونے میں ہی نہیں آ رہا۔“ ملکہ حیرت جادو نے پریشانی سے کہا۔ یہ گدھ ان کے قریب آ کر ان پر آگ پھینکنے لگے۔ لیکن ان سب پر اپنی کرامتی اور طلسماتی چیزوں کی وجہ سے آگ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ یکلخت ان گدھوں کے آگ برسانے سے جزیرے میں ہر طرف آگ بھڑک اٹھی تھی جس کے شعلے بلند ہوتے جا رہے تھے۔

”اُف۔ بہت ہی منحوس طلسم ہے۔“ چاند تارا نے بھی پریشانی سے کہا۔

”آقا۔ انہیں گاگا کے سیاہ منتر سے ہی قابو کیا جا سکتا ہے۔“ یکلخت ملکہ حیرت جادو نے کہا اور ایک منتر تیزی سے پڑھ کر ہاتھ اوپر کی طرف جھٹکا تو اس کے ہاتھ سے سینکڑوں تیر نکل کر ان گدھوں کی طرف بڑھے۔ تیر اتنی کثیر تعداد میں تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے گدھ ان تیروں کا شکار ہو گئے اور جیسے ہی یہ

گدھ ان تیروں کا شکار ہوئے یکلخت ہر طرف گٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور رونے پینے کی تیز آوازیں آنے لگیں۔

”آہ۔ سیاہ محل کے داخلے کا آخری طلسم بھی فنا ہوا۔“ انہیں گٹا ٹوپ اندھیرے میں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور تیز ہوا چلنے لگنی لیکن اس بار بھی کوئی بے ہوش نہیں ہوا تھا اور پھر جیسے ہی روشنی ہوئی وہ نیا منظر دیکھ کر چونک پڑے۔



تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں عمرو۔ اس صورت میں ہم کامیاب ہو کر بھی ناکام رہیں گے کیونکہ اگر جاکار جادوگر نے اپنا خوفناک عمل پورا کر لیا تو ہم سب کی بھیانک موت یقینی ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی پریشانی سے کہا۔ اب چاروں تیزی سے اس بڑے سیاہ محل کے اکلوتے دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ لیکن یہ سب جیسے ہی اس سیاہ محل کے اندر داخل ہوئے انہیں ایک بھیانک سیاہ رنگ کی چڑیل اور دیگر کئی خوفناک بلاؤں کا سامنا کرنا پڑا جو انہیں گھوڑ رہی تھیں۔

عمرو نے دیکھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کچھ پڑھ رہے ہیں۔ عمرو کو بھی ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اور چاند تارا خطرے میں ہیں۔ عمرو نے تیزی سے سلیمانی چادر زنبیل سے نکال کر تیزی سے اپنے اور چاند تارا کے اوپر ڈال دی جس سے وہ دونوں یکلخت غائب ہو گئے۔ اسی دوران عمرو اور چاند تارا نے دیکھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی غائب ہو چکے تھے۔ انہوں نے بھی شاید غائب ہونے کا منتر

ان چاروں نے دیکھا کہ وہ سنگلاخ ویران اور خشک پہاڑیوں کے درمیان موجود ہیں جہاں پہلے عمرو اور چاند تارا پہنچے تھے اور ان کے کچھ دیر بعد شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو پہنچے تھے اور چاروں نے یکجا ہو کر طلسمات کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔ چونکہ تمام گیارہ طلسمات فنا ہو گئے تھے اس لئے انہیں سامنے بہت بڑا سیاہ محل نظر آ رہا تھا جس کا اکلوتا مگر بڑا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

”جلدی کرو۔ ہم نے تمام طلسمات کا خاتمہ تو ان کے مخصوص اوقات سے پہلے کر لیا ہے لیکن اگر ہم نے جاکار جادوگر کے خوفناک عمل کو نہ روکا تو پھر ہماری یہ تمام کامیابی ناکام بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔“ عمرو نے

پڑھا تھا۔ ان چاروں کو غائب ہوتا دیکھ کر سب بلاؤں اور چڑیلوں میں کھلبلی مچ گئی تھی اور بہت بے تاب ہو گئے تھے۔

”چلو بیگم میرے ساتھ چلو۔ ہم جاکار جادوگر کے خزانے والے کمرے کو تلاش کر کے خزانہ حاصل کرتے ہیں۔“ خزانے کو اپنے قریب محسوس کرتے ہی عمرو نے اپنی عادت کے مطابق بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے خواجہ لیکن ہمیں سب سے پہلے جاکار جادوگر کا خاتمہ کرنا چاہئے جس کے لئے ہم نے یہ سب مصائب اٹھائے ہیں کیونکہ ہم جتنی دیر کریں گے اتنا ہی نقصان ہو گا۔“ چاند تارا نے کہا۔

”ہاں بیگم تم درست کہہ رہی ہو لیکن وہ دونوں بدبخت افراسیاب اور حیرت جادو غائب ہو کر نجانے کہاں دفع ہو گئے ہیں۔ کہیں وہ خزانے والے کمرے میں نہ گئے ہوں۔“ عمرو نے کہا۔

”ان دونوں کو دفع کرو ہمیں جلدی سے جاکار جادوگر کے کمرے میں پہنچ کر اس کا خاتمہ کرنا چاہئے ورنہ ہماری اس جیت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ

ہماری یہ جیت ہار میں بدل جائے گی۔“ چاند تارا نے دوبارہ کہا۔

”ٹھیک ہے چلو مجھے امید ہے کہ سلیمانی چادر کی وجہ سے ہم جاکار جادوگر کی طلسمی بلاؤں کی نظروں میں نہیں آئیں گے۔“ عمرو نے کہا۔

”اس بدبخت جادوگر کے گیارہ خوفناک طلسم فنا ہو گئے ہیں لیکن پھر بھی اس کے محل میں اس کی طلسمی بلاؤں نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔“ عمرو نے کہا۔

”ظاہری بات ہے خواجہ جاکار جادوگر ہم سب کو الجھانا چاہتا ہے۔“ چاند تارا نے کہا۔

”آقا آپ اور مالکن دیر کر رہے ہیں جاکار جادوگر کے عمل کو پورا ہونے میں بس چند لمحات ہی رہ گئے ہیں جلدی کریں۔“ ان دونوں کو زنبیل کے محافظ بونے کی تیز آواز سنائی دی تو دونوں چونک گئے۔

”اوہ۔ جلدی کرو چاند تارا ورنہ ہم نے اپنے دوست نما دشمنوں کے ساتھ مل کر جو طلسم فنا کئے ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور جاکار جادوگر اپنا عمل پورا کر کے ہر طرف تباہی مچا دے گا اور ہمیں سردار

امیر حمزہ نے جس مقصد کے لئے یہاں بھیجا ہے وہ مقصد پورا نہیں ہو سکے گا۔“ عمرو نے زمبیل کے محافظ بونے کی بات سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔  
”لیکن ہم اب کہاں جائیں یہ سیاہ محل تو بہت بڑا ہے۔“ چاند تارا نے کہا۔

”ہاں محافظ بونے تم ہی بتا دو ہم کہاں جائیں کیونکہ اس بد بخت کو تلاش کرنے لگے تو بہت دیر ہو جائے گی۔“ عمرو نے چونکتے ہوئے زمبیل کے محافظ بونے سے پوچھا جو زمبیل سے سر نکال چکا تھا۔

”آقا آپ دائیں طرف جائیں جہاں بے شمار بحیم شجیم دیو، نازک پریاں اور آدم زادوں میں بے شمار طاقتور مرد اور حسین لڑکیاں آپ کو نظر آئیں گی اور جہاں جاکار جادوگر کی طلسمی بلائیں سلیمانی چادر کی وجہ سے آپ دونوں کا راستہ نہیں روک سکیں وہاں وہ سب بھی آپ دونوں کا راستہ نہیں روک سکیں گے آپ برآمدے میں جائیں وہاں اکیس کمرے بنے ہوئے ہیں اور وہاں دائیں طرف ساتویں کمرے میں جاکار جادوگر اپنے خوفناک عمل کے بالکل آخری مرحلے میں

ہے۔“ محافظ بونے نے کہا تو عمرو اور چاند تارا نے اثبات میں سر ہلادیئے۔ چونکہ دونوں نے سلیمانی چادر اوڑھی ہوئی تھی اس لئے بلا جھجک برآمدے آگئے اور آگے بڑھنے لگے اور ساتویں کمرے کے قریب پہنچے تو انہیں دروازہ کھلتا ہوا نظر آیا جیسے کسی نے دروازہ کھولا ہو۔ عمرو سمجھ گیا تھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہے ہیں۔ عمرو اور چاند تارا بھی اس کمرے میں داخل ہو گئے جس میں گہرا اندھیرا تھا۔ یہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے کمرے کا دروازہ خود ہی بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی یہ دونوں ظاہر ہو گئے۔ عمرو اور چاند تارا نے دیکھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو بھی ظاہر ہو چکے تھے۔

”اوہ لگتا ہے جاکار جادوگر نے یہاں اس کمرے میں کوئی بہت ہی خوفناک عمل کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ہم چاروں غیبی حالت میں ہونے کے باوجود ظاہر ہو چکے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے کہا۔  
”موٹے بھینسے جلدی سے اس نامراد جاکار نابکار کو

ڈھونڈو ورنہ ہم سب مارے جائیں گے۔“ عمرو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب ناگواری سے اسے دیکھنے لگا۔  
 ”اور عمرو تم بھی اپنی ہتھنی بیگم کے ساتھ اسے ڈھونڈنے میں ہماری مدد کرو۔“ ملکہ حیرت جادو نے بھی عمرو کی بات کا بدلہ چکاتے ہوئے کہا۔  
 ”آپ سب باتوں میں بہت وقت ضائع کر رہے ہیں جلدی اس کمرے کے تہہ خانے میں جائیں جہاں سیاہ شیطان کی دنیا سے سیاہ بدروحوں کے بلانے کا عمل بس پورا ہونے میں چند لمحے باقی ہیں ابھی جاکار جادوگر کمزور ہے اگر سیاہ بدروحیں یہاں پہنچ گئیں تو پھر آپ سب کی بھیانک موت یقینی ہو جائے گی۔“ اس سے پہلے کہ چاند تارا یا عمرو کچھ بولتے انہیں زنبیل کے محافظ بونے کی تیز آواز سنائی دی۔  
 ”اوہ۔ یہاں کہاں ہے تہہ خانہ۔“ عمرو نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

”آپ چاروں اپنے خون کے سات قطرے اس کمرے کے فرش پر ڈالیں تو تہہ خانہ خود ہی ظاہر ہو جائے گا لیکن جلدی کریں۔“ محافظ بونے نے کہا اور

زنبیل کے اندر گھس گیا۔  
 ”ارے عمرو یہ تمہارا ہم شکل بونا کون تھا یہ تو بڑی کمال کی چیز ہے جو تمہیں ہر خطرے سے آگاہ کر رہا ہے۔“ شہنشاہ افراسیاب نے تحسین آمیز نگاہوں سے کہا۔

”لیکن شہنشاہ پھر وہی خون کی قربانی دینی ہو گی۔“ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور چاند تارا بھی خون کی قربانی کا سن کر گھبرا گئی تھی۔

”ہمارے پاس وقت نہیں ہے جہاں اس سیاہ محل کے داخلے کے گیارہ طلسمات میں خون کی جھینٹ دی ہے وہاں ایک بار پھر سہی اور سب جلدی کرو۔“ عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہاں ہاں واقعی ہم سب دیر کر رہے ہیں۔“ شہنشاہ افراسیاب نے بھی اس بار گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور جادو سے ایک چاقو حاصل کر لیا اور عمرو نے بھی زنبیل سے ایک خنجر نکال لیا اور اپنی ایک انگلی پر کٹ لگا تو ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا نے بھی ایسا ہی کیا اور سب تیزی سے گنتی کرتے ہوئے نیچے خون کے

تھے اور پھر جب صرف ایک لمحے کی دیر باقی تھی تو ایک ساتھ دو تلواریں اس کے سینے میں پیوست ہو گئیں تو اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور عمل کا آخری لفظ ادھورا رہ گیا۔ یلکھت تمام دھواں جو سیاہ بدروحیں تھیں عمل پورا نہ ہونے کی وجہ سے یلکھت غائب ہو گئیں اور کمرہ دھوئیں سے پاک ہو گیا۔ اگر عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کو صرف اس ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو بدروحوں کے بلانے کا عمل پورا ہو جاتا اور پھر جاکار جادوگر کے گرد ایک جادوئی ہالہ چھا جاتا اور عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کی محنت ضائع ہو جاتی۔ گو کہ شہنشاہ افراسیاب بھاری بھر کم تھا لیکن موت کے خوف کی وجہ سے اس نے جاکار جادوگر کو مارنے میں عمرو کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ یہ دیکھ کر عمرو اور شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ساتھ چاند تارا اور ملکہ حیرت جادو بھی خوش ہو گئیں کہ آخری لمحات میں ہی سہی لیکن ان کی محنت کامیاب ہو گئی تھی۔ جاکار جادوگر اپنا سینہ پکڑے نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ اسی دوران اس نے منتر پڑھ کر یہاں سے غائب ہونا چاہا لیکن عمرو اور شہنشاہ افراسیاب

چھینٹے پھینٹے لگے اور جیسے ہی ان سب کے خون کے سمایات سات قطرے فرش پر گرے یلکھت دیوار میں ایک خلاء نمودار ہوا جہاں نیچے سیڑھیاں جاری تھیں۔ سب خوش ہو گئے اور تیزی سے خلاء سے گزر کر سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔ ان چاروں نے دیکھا کہ ایک کھوپڑی میں دیا روشن تھا جس کی دھیمی روشنی میں ایک بوڑھا اور خوفناک شکل کا جادوگر اپنی آنکھیں بند کئے کوئی عمل کر رہا تھا۔ کھوپڑی جادوگر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اور کمرے میں ہر طرف دھواں پھیلتا جا رہا تھا جیسے کوئی سیاہ سائے یہاں جمع ہو رہے ہوں۔

”اودہ جاکار جادوگر تو اپنے عمل میں بس کامیاب ہو ہی گیا ہے۔“ ملکہ حیرت جادو اور چاند تارا نے خوف سے چلاتے ہوئے کہا۔ عمرو نے تلوار حیدری تیزی سے نکال لی اور شہنشاہ افراسیاب نے بھی ایک تلوار حاصل کر لی اور دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے جاکار جادوگر کی طرف بڑھے۔ جاکار جادوگر کے ہاتھ میں موجود کھوپڑی کا رنگ سیاہ ہو چکا تھا بس ایک نکتہ ہی سفید تھا جو کہ سیاہ بدروحوں کے عمل کے بالکل آخری لمحات

نے ایک بار پھر اس کی گردن پر وار کئے تو اس کی گردن کٹ گئی۔ اس کی گردن کٹتے ہی ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور ہر طرف بے پناہ شور برپا ہو گیا اور تیز ہوا چلنے لگی۔ عمرو تیزی سے آگے بڑھا اور اندازے سے چاند تارا کے قریب پہنچ کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور شہنشاہ افراسیاب نے بھی جلدی سے آگے بڑھ کر اندھیرا ہونے کے باوجود اندازے سے ملکہ حیرت جادو کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ اب ہوا کا طوفان اتنا شدید ہو گیا تھا کہ ہر طرف تیز شور برپا ہونے لگا۔ عمرو اور چاند تارا نے ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

”آقا آپ اور مالکن مضبوطی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیں میں آپ کو یہاں سے لے جا رہا ہوں کیونکہ سیاہ محل میں جاکار جادوگر کا عمل پورا نہ ہونے کی وجہ سے شدید آگ بھڑکنے والی ہے اور آپ دونوں زنبیل میں آجائیں میں اپنی طاقتوں سے پہلے ان تمام افراد کو محفوظ مقام پر لے جاؤں گا کیونکہ یہ سب جادو کے اثر میں تھے اور یہ آگ میں جل کر مر سکتے ہیں۔“ عمرو اور چاند تارا کو محافظ بونے کی تیز

آواز سنائی دی۔

”اے زنبیل مجھے اور چاند تارا کو اپنے اندر سمو لے اس محل میں موجود تمام خزانے سمیت۔“ عمرو نے محافظ بونے کی تیز آواز سن کر جلدی سے مگر دھیمے لہجے میں کہا تاکہ خزانے کے الفاظ چاند تارا نہ سن لے اور کہیں آدھے خزانے کی مالک نہ بن جائے۔ جیسے ہی عمرو نے کہا ان دونوں کو ایسا لگا جیسے ان کے جسم سکرنے لگے ہوں اور پھر دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے زنبیل نے ان دونوں کو اپنے اندر سمو لیا ہو جہاں ہر طرف اندھیرا تھا اور یہاں زنبیل کے اندر آتے ہی ان دونوں کے ذہن تاریکیوں میں ڈوبتے چلے گئے۔ جب دونوں کو ہوش آیا تو ان دونوں نے دیکھا کہ وہ دونوں انہی سنگلاخ پہاڑوں میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ ہی زنبیل کا محافظ بونا بھی زنبیل سے باہر تھا۔

”آقا۔ میں نے آپ دونوں کو زنبیل سے باہر نکال لیا ہے اور آپ کو ہوش میں لے آیا ہوں۔“ محافظ بونے نے کہا۔

”سیاہ محل کہاں ہے اور وہاں قیدی دیو پریاں اور

انسان کہاں ہیں۔“ عمرو نے حیرت سے پوچھا۔  
 ”ان سب کو میں نے آگ بھڑکنے سے پہلے محفوظ  
 جگہ پہنچا دیا ہے جہاں ہر کوئی اپنی اپنی منزل کی طرف  
 روانہ ہو گیا ہے البتہ جاکار جادوگر کے مرنے سے اس  
 کی طلسمی بلائیں اور غلام طاقتیں بھڑکتی آگ میں جل  
 مری ہیں۔“ محافظ بونے نے کہا۔

”اور وہ بدبخت افراسیاب اور حیرت جادو کہاں  
 ہیں۔“ چاند تارا نے اس بار پوچھا۔  
 ”مالکن وہ بدبخت اپنے جادو کے ذریعے محفوظ رہے  
 ہیں۔ وہ جاکار جادوگر کے مرنے کے بعد تاریکی میں  
 آپ دونوں کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ ان کا مقصد  
 پھرا ہو گیا تھا لیکن میں نے اس سے پہلے آپ کو  
 زنبیل میں پہنچا کر زنبیل کو غائب کر دیا تھا اور پھر ان  
 قیدی دیو پریوں اور مردوں اور لڑکیوں کی مدد کرنے  
 چلا گیا اور چونکہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو  
 اپنے جادو سے معلوم ہو گیا کہ آپ دونوں غائب ہو  
 چکے ہیں اور ان کی دسترس سے دور جا چکے ہیں اس  
 لئے وہ دونوں آپ دونوں کو ناہنجار کہتے ہوئے اپنے

جادو کے ذریعے وہاں سے غائب ہو کر طلسم ہوش  
 روانہ ہو چکے ہیں۔“ محافظ بونے نے کہا۔  
 ”ہم ان پر ہزاروں لعنتیں بھیجتے ہیں بس سردار امیر  
 حمزہ کی وجہ سے میں نے ان سے دوستی کی تھی کیونکہ  
 واقعی ان طلسمات میں ہم چاروں کا دوستانہ انداز میں  
 شریک ہونا ضروری تھا۔“ عمرو نے کہا۔

”تم یہ بتاؤ کہ سیاہ محل میں کوئی خزانہ نہیں تھا۔“  
 چاند تارا کو اچانک خزانے کا خیال آیا تو اس نے محافظ  
 بونے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ خزانے کا سن کر عمرو گھبرا گیا  
 اور اس نے گھور کر محافظ بونے کی طرف دیکھا۔

”مالکن سیاہ محل میں بہت بڑا خزانہ موجود تھا مگر  
 آپ دونوں کے زنبیل میں جاتے ہی تمام خزانہ غائب  
 ہو گیا تھا۔“ محافظ بونے نے عمرو کی طرف دیکھتے  
 ہوئے کہا تو عمرو نے اپنے چہرے پر مایوسی طاری کر  
 لی جیسے واقعی اسے دلی افسوس ہو رہا ہو مگر وہ دل ہی  
 دل میں محافظ بونے کا شکریہ ادا کر رہا تھا ورنہ ابھی  
 اس کی شامت آ جاتی اور اس بہت بڑے خزانے سے  
 اسے ہاتھ دھونے پڑ جاتے جو اب اس کی زنبیل میں

موجود تھا۔ محافظ بونے کا جواب سن کر چاند تارا نے برا سا منہ بنا لیا تھا۔

”فکر نہ کرو خولجہ، سردار امیر حمزہ نے ہمیں بہت سارا خزانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔“ چاند تارا نے عمرو کے مایوس چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دانت کٹوس دیئے۔

ختم شد

عمرو کی عیاریوں سے بھرپور ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

خاص نمبر

## مصنف خالد نور عمرو اور سیاہ بوتل

\*\* شہزادی صالحہ، جسے پرستان کے شہزادے جہانوخ دیو نے اغوا کر لیا۔

\*\* عمرو نے عیاری سے اپنی بیوی سے ہار ٹھگ لیا۔ کیسے؟

\*\* عمرو جیسے ہی پرستان کی سرحد میں داخل ہوا تو سرخ کھوپڑی نے اس پر شعا عین

پھینک دیں۔ پھر کیا ہوا۔ سرخ کھوپڑی کس کی تھی؟

\*\* عمرو کی زنبیل کی کراماتی چیزیں اس کے کسی کام نہ آ رہی تھیں۔ پھر عمرو نے دیو

شہزادے کا کیسے مقابلہ کیا؟

\*\* دیو شہزادہ، جس نے عہد کر لیا تھا کہ وہ عمرو کو ہلاک کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھے

گا۔ کیا وہ اپنا عہد پورا کر سکا۔ یا؟

\*\* سیاہ بوتل، جسے دیو شہزادے نے جادو کھنڈر میں چھپا دیا تھا جہاں موت منہ

پھاڑے کھڑی تھی۔ سیاہ بوتل کا کیا راز تھا اور عمرو اسے کیوں حاصل کرنا چاہتا تھا۔

\*\* جادو کھنڈر، جہاں عمرو نے قدم رکھا ہی تھا کہ وہ موت کے بھیانک کنوئیں میں

گر گیا اور اس پرمنوں وزنی چٹان گرا دی گئی۔ کیا عمرو چٹان کے نیچے دب کر ہلاک

ہو گیا۔ یا؟

\*\* وہ لمحہ جب عمرو نے جادوئی الماری میں سیاہ بوتل غائب پائی تو وہ چکرا کر رہ

گیا۔ پھر کیا ہوا؟